مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

(سائے ملک کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور تو ہی جس سے چاہے سلطنت چھین لے)

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکم راں
وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامینِ سلاطین

مُرتبۂ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)

اوّل تعلقہ دار (کلکٹر) پنشنر سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے (۱۸۸) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسبِ فرمائش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۵۴ھ
۱۹۳۶ء

مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اوّل ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد (سے) مجلّد (للعہ) محصول ڈاک مجلّد (۱۴ر) بلا جلد (۱۱ر)

His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad (Deccan)

ی حضرت قوی قدرۃ بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی حضور نظام خلداللہ ملکہ و سلطنتہ۔

سالِ و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت

یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بر دوام

سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حالِ خوش

اصلِ ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اس مجموعہ فرامین سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوارِ آبائی

ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی

سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب میر

میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار

سلطنت برطانیہ جی سی۔ ایس۔ آئی جی سی۔ بی۔ ئی خلد اللہ ملکہ

و سلطنتہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت فخر و مباہات سے

معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند

آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند

گزرانیدہ نمک خوارِ جانثار

فدوی البشیر الدین احمد تعلقہ دار

هو الناصر

دیباچہ کتابِ نزہت آئین فرامینِ سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داریِ یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رُت ختم ہو جاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختمِ بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوشِ گل کشودہ برائے وداع ہے ✣ اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے ✣ اس وقت گاہک ٹوٹ پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بعید ہو جاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہ ہی حال ہے بڑے چھوٹے ننھے نکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کوئے کوئے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچہ کی پیدائش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخلِ امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آلِ تیمور نے کیا اس لیئے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پہ بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج۔ فتح پور سیکری میں قصر و ایوان۔ دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد۔ الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں اُن کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دار الانشا شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہو کر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ خاں سپہدار توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکہ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عمالانِ ممالکِ محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک سند نشینِ احمد نگر و اتابانِ فرنگ وغیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب نامجات جلال الدین اکبر کی طرف سے لکھے گئے ہیں اُن میں نظم دفتر کے کیا پہلو ہیں ہمسر بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورۂ چنگیزی کی کیا آن بان ہے ملک داری سیاست سفارت مذاہب مشارب فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر اور اُس کی شادابی زعفران و بنفشہ گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سیب و انگور کی فراوانی دریاؤں کی روانی برف کا پٹنا بادشاہ کا پکھلی و دنتور کے رستہ سے بڑھنا راہ میں درختوں کا ہجوم فوارہ تراشوں کی دھوم ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں نہ وہ اطفال دبستاں جو منشی فاضل پاس کرنے کے لیے ان دفتروں کو درساً درساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلا اور اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو بھچکر حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا چیز تھا اور اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کس طرح تھپکتا ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں اور امرا اور علما اور مشایخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے نورعین عبدالرحمن نے مرتب کیا فرمانوں کے مسودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنا دیئے جمہور کے سامنے پیش کیے زمانہ اگر مسلمانوں کے آجتک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس ہو جاتے مگر سہ بہر ساعت بہر لحظہ بہ ہر دم + دگرگوں میشود احوالِ عالم - شاہجہاں آگرہ کے قلعہ میں معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو سلطان اور اُن کے مشغلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آجتک اُن کے تھل بیڑے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور فی زمانہ تو سلطنتِ ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ اُسکی زبان اُسکی انشا جدا الناس علی دین ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اپنے شاہنشاہ کی سب باتوں میں مقلد اور پیرو ہو گئے مگر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا کھڑکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر
پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُن پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکامِ شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری
جامے پہنے گتل دار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جھکائے کس طرح چپ کھڑے ہوتے ہونگے۔
نقیب چوبدار کس قاعدے سے راجہ اور والیانِ ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت
ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپرو شمشیرِ مرصع ماہی مراتب جھالر پالکی نالکی کیسی
ہوگی جو خارج میں وجود نہ رکھتی ہو اُسے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے
مگر مرکزِ دائرہ سخنوری و سخن دانی فیضی و ابو الفضلِ ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیر الدین احمد صاحب
متعلقہ دار سرکار نظام نے اعجاز کیا کہ ہمیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی
ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کرکے ہم ندیدوں کے روبرو رکھدیا
جن کے مطالعہ سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ و حشم اُن کی داد و دہش سب
کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ جلّ علی بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیر الدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ
آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکن سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سر تا سر آئین و قوانین اور
مراسم و رواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپّہ چپّہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پر
دیکھا ہے اور خطۂ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ
کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھول کی ایک پنکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک فردوس
بریں اور ایک بہشت نگاریں ہمارے سیر کے لیے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے
بوتے کا ہرگز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابنِ رئیس اور امیر ابنِ امیر شخص ہیں جس
دوست سے آپنے کہدیا کہ مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آئیے اُس نے
سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سینکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہرِ آبدار لے آئے اور آپنے
اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اُس کے ساتھ ہی ایک دقت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے اندازِ تحریر اس وقت کی خط و کتابت
سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی شفیعہ میں پھر جن جن کار کنوں کے
ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے اُنھوں نے ضرورتاً اُس پر کہیں ثلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہاری
میں اپنی توضیحات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ
دکن میں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دہلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

روز نگین نوشتوں کو حل کرچکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کرلیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامین سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرمادی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کرکے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ؎ گر د نام پدر چہ میگردی * پدر خویش باش گر مردی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین خصر درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو پیر چرخ کا — دیکھ لی شان بشیر الدین احمد واہ وا
سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسد ناشاد کا — تیغ براں بشیر الدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں — ساز و سامان بشیر الدین احمد واہ وا
غیرت باغ ارم ہے رو کش خلد بریں — یہ شبستان بشیر الدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو — پُر ہے دامان بشیر الدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خط سلاطین سلف کے بیدریغ — واہ فیضان بشیر الدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط — لطف و احسان بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو فراق
کہہ خیابان بشیر الدین احمد واہ وا"

۱۳۴۴
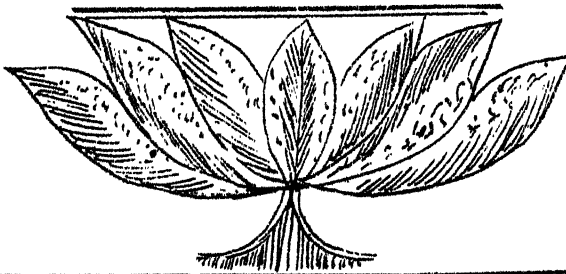
دیباچۂ دوم[۱]

بر آر از مدِ بسم اللہ تیغ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرِ لوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ مالاینحل ہے عقلِ انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

؎ اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ تحیۃ والسلام جیسے مقربِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ما عرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گامِ نارسائی اور تگ و دو کریں ؎

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا
تیرا حریمِ ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رَو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی

ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویرِ خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کما حقہٗ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی

تاج ہے فرقِ نبی کا فتدلّٰی کیا ہے + قابَ قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیِ آیت یُعطیک فترضیٰ کیا ہے (حضور نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لولاکَ لما خلقتُ الافلاک۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر ؎

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق و عالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

---

[۱] جناب فراقؔ صاحب نے میری محنت بٹانے کو دیباچہ لکھدیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا خطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلاکم و کاست کہدیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی اس وجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھکر میں کیا لکھتا؟ اگر نولوٹ لیا بات بتری نہ رہا نہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اب میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ع تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں میں بھی لہو لگا کے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں

انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے

انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کمیاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیئے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں؟ یہ صرف اس لیئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور دقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ؎ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پہ تہوس اتنا نہ نانہ کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیئے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ اچھوں کے لیئے گرمئ بازارِ فنا ہے + پہلے وہی چُنتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت سطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت یہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پرزے فرامین دستبردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے؟۔ ع آں قدح بشکست و آں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خوابِ پریشاں ہو گئیں

رباعی

چمن کی تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا

خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم

؎ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی چہچہے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے

صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام ہیں چشمِ بصیرت دیکھنے والے

نہیں محوِ تماشا اُس کی قدرت دیکھنے والے

موت سے کیسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اس سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دیتا ہے۔ قطعہ

بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند ✤ کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک ✤ خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل ✤ گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر ✤ زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ دنوں رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے ماؤشما مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا دہ دفتری گاؤ خوردہ ہو گیا اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی فارغ البالی بادشاہوں کی داد دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محوِ حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یاد ش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈال دیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوئے مکانے داشتیم ✤ ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتیم

علی برید شاہ (۹۴۹ھ تا ۹۸۰ھ) کے مقبرے پر جو بیدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پہ اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند ✤ از خاک بپرسند نشان و خبرِ من
گر خاک جہاں جملہ بغربال بہ بیزند ✤ حقا کہ نیابند نشان و اثرِ من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سر بفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ گل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہ جہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارات کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جس کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت سے مصداق ؎

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد ✤ عیب نماید ہنرش در نظر ✤ تعبیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمیں است

ہمین ست وہمین ست وہمین است ٭ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عینِ رات ولا اُذُنِ سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجاست ٭

چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی تاج گنج کو دیکھکر بے اختیار بول اُٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج ہی مرنے کو طیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیر پا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر داد و دہش، عطا و بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویر ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار میسر ہو۔

؎ آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ٭ سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے تمدنیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ملتھم جرّاً ہے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندۂ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت بیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلپٹھن نکل گیا۔

رباعی

"تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ٭ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
اور گردشِ افلاک ہم سمجھتے ہیں جسے ٭ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو" (ذدبیرا)

وہ شرم کے مارے منھ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔ یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منھ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎

زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ٭ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔ اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا" یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ دیگرے شماتتِ ہمسایہ" ؎

سچ ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں ✦ پتّے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہو گئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں؟ یہی وجوہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہو گیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامۂ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بروقت قبضہ و عمل دخل انگریزی مسٹر امری شو ٹیگر کو ملا اُنھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پہنچا دیا۔ ؎

آبرو جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے ✦ آپ بے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر پڑے پڑے رُل رہے تھے اُن کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اُس لُٹس اور تباہی کے اب بھی بہت سے فرامین دہلی اور نواحِ دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھ کر حرزِ جان بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ما و شما کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئی ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہو جائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ میں نے بچشمِ خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آباؤ اجداد موردِ مراحمِ خسروانہ و عواطف شاہانہ صاحب مناصب جلیلہ و جاگیرات کثیرہ امیر ابن امیر تھے مگر آج اُنہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنہوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لئے ان کو جدا کیا نہ بہ طیبِ خاطر بلکہ بہ مجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بساغنیمت۔ باہر والے شاید نہ جانتے ہوں مگر دلّی والا ایسا کون ہے جو اس قضیہ نامرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو **شہدے** کہلاتے ہیں وہ در اصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہو گئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کر رہے ہیں؟ میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے، وہ صفحۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے اُجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

رباعی

دل نے غمِ بے حساب کیا کیا دیکھے ✦ آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

طفلی و شباب عیش و رنج و راحت + اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطین مغلیہ کی یادگار ہیں اور نہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی سنائیں او جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقاتِ عطیات اور فصلِ خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیئے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جوئیندہ یابندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیئے - دل چاہتا تھا اور یہ تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیئے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور ان کے شوق کو سرد کر دوں لہذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیۂ ناظرین ہیں - کچھ فرامین تو میری کتاب تاریخ بیجاپور میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیئے تھے - کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر بالقابہ سابق چیف کمشنر دہلی و حال گورنر صوبۂ پنجاب نقل کیئے - کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے - ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافرز بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی منظفر حسین صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامۂ منظفری سے بہ اجازت ان کے لیئے اور کچھ فرمان صاحب معزز نے بطور مزید امتنان میری خواہش پر جابجا تلاش کرکے بھیجے - ایک فرمان تاریخِ پالن پور مصنفۂ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم مینیجر ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان ان کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف انجینیر پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیرِ حقانی نے دیئے - جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیئے - حضرت جناب سید آل رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب کی کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاءِ عنا و عن سائر الناس و کان سعیہم مشکوراً - ہاں بھولا میرے عزیز منشی اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں دوڑ دھوپ کرکے کچھ فرمان لائے ان کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور ان کا کام جدا نہیں ہے من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی + تا کس نگوید بعد ازیں

من دیگرم تو دیگری ٭ اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔
مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ نادہندوں کی قید میں ہیں۔ وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک تک دکھانا پسند کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد ٭ گندہ کند بسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانا بے سود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کر کے ٭۔

مثلاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور داد و دہش کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمر ہیں سن ہیں سنہ ۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں اواخر ماہِ دسمبر میں میرا علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کفیٰ بہ فخراً۔ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر انھوں نے نہایت بے اعتنائی اور کج خلقی سے ٹکا سا توڑ کے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منھ لیکر رہ گیا جسکی ندامت مجھے آج تک ہے۔ انھوں نے پہلے تعلقات پہ پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہوگئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپیئے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجیئے مگر انھوں نے جو ناکی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کار محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و زر۔ خیر وہ جانیں اُن کا کام جانے معلوم ہوا کہ جبلّی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا غرض کے سامنے کسی کی نہیں چلتی دوسرے کو فائدہ پہونچانا انہیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎

رنج کچھ اس کا نہیں اس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں ٭ بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں

تجربہ ہوا اور آئندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎

کیا نبھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک ٭ دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک

خیر اُن کی دست کشی سے میرا کام رُکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست۔
شکر ہے پروردگار کا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

ع شکر نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو +

وَفَّقَنَا اللّٰہُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَاَمَالَنَا وَاٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں تو اس خلجان میں شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں برباددوں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پونہچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپر کھٹ اور جہیز کا سامان نہ صرف کہاروں اور مزدوروں کی طرح بلکہ بھیک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ - بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحب زادوں اور مرشد زادوں کی جگہ شُہدے کہلانے لگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثارِ امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شُستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجیب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ؎

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم + وار پہ کھینچ وے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا ثریا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُنکی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکاء کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصّے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لئے بھی بہ مشکل کفتی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پہ اُتری تو کہیئے کیا رہی، برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکر خیر سر سید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے، متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدر آباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اسی منبعِ وجود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ؎

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمہ یم سے + بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کام غنچہ شبنم سے

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲ اگست ۵۸ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد خجستہ بخت متعلقہ خاندان مغلیہ کے لیئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخری تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیر کوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲ اگست ۵۸ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ ؎

گرچہ ہے سو سو برائی سے مگر چھپا اے امیر + ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔ ؎

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی + بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی تاریخ کسی نے کیا خوب کہی ہے۔ ؎

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنت ہوئے روانہ + کہ جن کی باعث ہٹی خوشی سے جھلک رہا تھا چراغ دہلی

جلوس ان کا چراغ دہلی سو اب بھی دیکھو مطابق اسکے + سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا "بجھا ہے چراغ دہلی"

۱۲۵۳ ۱۲۷۹

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار + بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آگیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہو گئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محو آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے۔ یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیئے شاید معمولی خودرو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو۔ ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لیئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہوگا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک وصفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بےکسی وکس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا نمک لینے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پہنچنے کیلئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

جو خود رو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہو گیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوتِ قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملا کر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈال دی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھنگیری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منّت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ وجلال کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اُس کی بیگم محوِ آرام ہیں قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہوگی۔ تعویذ ذرا چوڑا اسفید پتھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کر دیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ نومبر ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام و نشان ہو گئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمانانِ برہما نے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے پھایہ (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہو گیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قیدخانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پہونچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہو گیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ ۱۲ر جون ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے بر ہمی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جسکی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ہے اور اس کے نانا لے کر ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس اُجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جوا آتا ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے بیچارے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی پھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تاحیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہکر تنگی سے گذر کرتے ہیں۔ وضع داری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا۔ اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کرسکتے۔ رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لیئے تن ڈھانکنے کے لیئے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیئے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال میں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:- ؎

جن کی عمارتیں بفلاک سرکشیدہ تھیں ✤ نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں
جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے ✤ اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں
تنور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز ✤ نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطینِ مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ ان کے لیئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کردینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لینگے کہ داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہذا بخوف طوالت نظر انداز کرنا پڑا جن کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب ✤ اس پر سے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپیئے تک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت (۸۲۵-۸۴۷ھ) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی بہمنی نے دار السلطنت بیدر ممالک سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلّا اشرف الدین مازندرانی مشہور خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا ۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے روکار پر موجود ہے ۔ و ہو ہذا ۔

رباعی

حبذا قصرِ مشید کہ زفرطِ عظمت * آسماں شُدہ از پایۂ ایں درگاہ است
آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است * قصرِ سلطانِ جہاں احمد بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالامال کر دیا ۔ بادشاہ کی قدردانی دیکھیئے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اس نے شہزادہ علاء الدین سے سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو جِ اکبر کا (جس کا میں نے ارادہ کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا ۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ چالیس ہزار تنگہ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے ۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھا لا یحمل مطایا کم عطایا کم (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیئے کو آپ کے مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا ۔

مآثر الامرا میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ " مکرر شعرا را درصلہ بزر سرخ بسنجید ۔ روزے مُلّا نظیری گفت " یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود ؟ نہ دیدہ ام " فرمود از خزانہ بیارند و چوں جمع کردند مُلّا گفت " شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم " فرمود " گو " ہمہ بہ مُلّا بدہند " یہ ایک وزیر کا حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لاتحصیٰ ولا تعد تھی ۔ دور کیوں جایئے ۔ ؎
ترا دیدہ یوسف را شنیدہ ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔ غفران مکان حضور پُر نور نواب میر محبوب علی خاں بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی ؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گویا کچھ بات ہی نہ تھی ۔

بادشاہِ حال حضور پُر نور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ بمصداق الولد سر لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں ۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے ۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمن خاں مرحوم شاہِ افغانستان کے نام پانسو روپیئے ماہوار کی اجرائی انہیں دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ جب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال اور مالا مال کر دیا ہے۔
ان فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش پیریڈ یعنی ملکۂ وکٹوریہ قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم اور ملکِ معظم جارج پنجم کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔
پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اُس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثلث۔ شفیعہ شکست۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار۔ اور کیا کیا ہم تو اب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے اُس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ اُستادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں اُن پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اُٹھتی تھیں کہ منہ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اُس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اُس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اب کون کرسکتا ہے مگر وضع الشئی فی غیر محلہ ضرور ہے سطریں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست نشست۔ وکرسی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اُس کی ضرورت رہی اب طلباء تمام قابلیت کروڑوں کے حساب کا قاعدہ مالاینحل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی چیستانیں بوجھنے اور گتھیاں سلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور اُن کے سن یاد کرنے دنیا بھر کے جغرافیئے یعنی ساری خدائی کی بھول بھلیاں جاننے سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطاطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے "یک سر و ہزار سودا" بالکل سچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کافی لچک ہے نہ اُس کا قط درست نہ وہ کسی طرح اردو کے لیئے موزوں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یوں بھرتی اردو لکھ لو تو لکھ لو ہاں۔ قلم بہتر سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جلد نہ گھسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرّف ہو فونٹن پین جب سے نکلی ہیں اُس سے لکھتے ہیں گو آسانی ہو مگر ایک تنکے سے اور اُس سے لکھنا پڑا ہے کہ اُس کی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں ہے ہر چہ آید در گھسیٹ غرض تو صرف پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا پڑھ لے ایک ایسا گھچ پچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

ٹانک ٹوٹیے یار اگرہ - ہم نے ایک فوٹو عبدالرشید خوش نویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھنے اور
آج کے کچ مچ خط سے بشوق ملالیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں نتھڑی ہوئی
کوئی مکھی کاغذ پر پھینک جائے وہ خط نہیں ہے بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ۔

چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے - ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب
کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا - محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے - جواب یہ ملا کہ - ع - الف تو
یاں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پونہچ جانے سے تھی میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت
ہے کہ آپ کو خط پونہچ گیا - چلو چھٹی ہوئی - ع ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - ان فرامین
کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ۔

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے

وہ مثل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمک دار مطلا کاغذ - وہ قلم جیسے قلم قدرت کھینچے تو بجا ہے وہ نوک پلک
وہ نشست الفاظ اب کہاں - روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا مردمک چشم سے مقابلہ کرے صدہا
سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے
جس کا وہ چھچوا تا ہوا شنجرفی رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ۔

آں حسن دلربا ست کہ ہنگامِ دیدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرت خدا کا نمونہ ہے ۔

خطت می بینم و گرد سوادِ نامہ می گردم + فدائے جنبشِ آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجع اور مقفیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ۔

قافیہ سنجاں کہ علم بر کشند　　گنج دو عالم بہ قلم در کشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست　　زیر زبانِ مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعۂ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفرلہ

۱۶/جنوری سنہ ۱۹۲۶ء

فہرست فرامینِ سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
نمبر سلسلہ	قسم تحریر	بعہد سلطنت	موسومہ	صاحبِ فرمان	محلِ عطا	تاریخ تحریر	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصۂ فرمان	صفحۂ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع نیٹرہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلا و حکام متعہدان اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	"	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	"	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگرخانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نور الدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	"	×	×	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	"	"	"	"	×	×	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	"	"	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ مدد معاش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	"	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	حکام وعمال	اولاد حضرت خواجہ بزرگ	موضع گناہیڑہ	۲۱ مہر ماہ الہی	(۴)	سنہ ۱۰۴۱ھ	سنہ ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گناہیڑہ	۱۰	
۹	فرمان	"	"	متولیان	درگاہ شریف	۱۲ رجب المرجب	(۱۲)	سنہ ۱۰۵۰ھ	سنہ ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	"	"	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑہ	ذی الحجہ	(۱۶)	سنہ ۱۰۵۲ھ	سنہ ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑہ	۱۴	
۱۱	فرمان	ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	"	پسران میر غیاث الدین وغیرہ	موضع بدھ گاؤں پرگنہ وحویلی اجمیر	۲۶ محرم	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع بدگاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی	حکام وعمال	امام الدین سجادہ	موضع اڑکہ پرگنہ حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے معاش موضع اڑکہ	۱۹	
۱۳	چھٹھ فرمان	شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ	سجادہ صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوتہ پرگنہ نرائنہ	۲۵ ربیع الآخر	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضہ منورہ متعلق معاش موضع گیلوتہ	۲۲	
۱۴	چھٹھ فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیرہ	درگاہ شریف	۲۴ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۸۱۸	تقرر یومیہ نیم روپیہ	۲۴	
۱۵	چھٹھ فرمان	"	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	"	غرہ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۳۲ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاہ شریف	۲۵	
۱۶	"	"	مسماۃ بی بی کمال	مسماۃ بی بی کمال	"	۱۶ محرم	(۶)	سنہ ۱۱۳۹ھ	سنہ ۱۷۲۶	عطائے عیسگہ زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	فرمانچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہہائے جاگیرداران	مسماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے عیسگہ اراضی درحویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	″	″	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۰ ذیقعدہ	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین با فرزندان	موضع گنگوونہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	″	″	″	موضع ناند پرگنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ناند مع مزرعہ رام پور بطور التمغا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزیہ	×	اجمیر		×	×	×	درباب انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	″	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء تک ہے۔

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
		خاندانِ سلاطین خلجی										
٢٣	فرمان	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	٧٠٣ھ	١٣٠٢ء		٣٩	یہ تحریر اور اس کا جواب جو ذیل میں درج ہے ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہے یہ واقعہ ٧٠٣ھ مطابق ١٣٠٢ء کا ہے۔
	عرضی جوابی	راجہ رتن سین راجہ چتوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	〃	〃		٤٠	
		خاندانِ سلاطین سور										
٢٤	فرمان	ابو المظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ	پرگنہ باری سرکار لکھنؤ	٢ رجب ماہ الہی	(٤٩)	١٠١٢ھ	١٦٠٣ء	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	٤٠	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ ٩٥٢ھ ١٥٤٥ء سے ٩٦١ھ ١٥٥٤ء تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (٨) سال دو ماہ دس دن ہے اور اسنے (٥٨) سال (٣) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی (٤٩) جلوس مطابق ١٠١٢ھ لکھا ہے جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے سلیم شاہ نے ٩٥٣ھ ١٥٤٦ء میں بعہد نور الدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے
		فرامین اکبری										
٢٥	فرمان	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبہ سہنہ و دانی صوبہ سرکار	پنجم ماہ اسفندار الہی	(٥)	٩٦٧ھ	١٥٥٩ء	عطائے اراضی الف کہ بسکہ نقد و ٨ بسوہ یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانہ درگاہ۔	٤١	
٢٦	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(٢٠)	٩٨٣ھ	١٥٧٦ء	عطائے خطاب راجگی و بہادری و ہشت ہزاری جنگی	٤٢	
٢٧	عرضداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	٤٣	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				فرامین جہانگیری								سلیم گڑھ اور نور گڑھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب ۹۵۵ھ ۱۵۴۸ء میں بنوائی
۲۸	فرمان	ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام و عمال	لالہ مصر	جہر پور سرکار خیر آباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دولبست دو بیگہ اراضی	۴۵	سنہ جلوس (۹) بحساب مطابق ۱۰۲۲ھ ہے۔ نقل جناب مظفر حسین خاں صاحب رئیس شاہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۲۹	فرمان	"	"	ملا جاماسب ملا ہوشنگ فارسی با فرزندان	قصبہ نوساری سرکار سورت	از شہریور	(۱۲)	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	عطائے معاش موازی یک صد بیگہ اراضی بگز الٰہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	
۳۰	فرمان	"	"	فیروز خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	۱۳ خورداد ماہ الٰہی	(۱۰)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۱	فرمان	"	"	مسماۃ اوربانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الٰہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۲	فرمان	"	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲۰ فروری	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵۰	

فرامین شاہجہانی

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
٣٣	فرمان	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہولی	٢٤ ...	(٩)	سنہ ١٠٤٥ھ	سنہ ١٦٣٥ع	تنبیہ نمودن مقہوران	٥١	
٣٤	فرمان	″	حکام وعمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطان پوری	سرکار سنبل و سرکار بدایوں	١٧ رمضان	(١٨)	سنہ ١٠٥٤ھ	سنہ ١٦٤٤ع	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بدایوں و مبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبرآباد	٥١	
٣٥	فرمان	″ مہری داراشکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		٢٧ رجب	(٢٢)	سنہ ١٠٥٩ھ	سنہ ١٦٤٩ع	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	٥٢	
٣٦	فرمان	شہزادہ داراشکوہ	راجہ توڈرمل	شیخ اللہ داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطان پور	٢٠ محرم		سنہ ١٠٦٠ھ	سنہ ١٦٥٠ع	تملیک نامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ دکاکین	٥٣	
٣٧	بیعنامہ	مانو مسماۃ دوپ چند وغیرہ	نواب دلیر خان	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	٧ رجب	×	سنہ ١٠٦٠ھ	سنہ ١٦٥٠ع	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالمعہ زوخت کی	″	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۸ (۱) (۲)	مکتوب جواب مکتوب	شاہ جہاں بادشاہ سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہ جہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہ جہاں بادشاہ	بیجاپور دہلی	× ×	× ×	× ×	× ×	× ×	۵۴ ۵۵	شاہ جہاں کا زمانہ (سنہ ۱۰۳۶ھ تا ۱۰۶۹ھ / ۱۶۲۶ء تا ۱۶۵۹ء) کا ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ (سنہ ۱۰۳۷ھ تا ۱۰۶۷ھ / ۱۶۲۷ء تا ۱۶۵۶ء) ہے خط ڈانٹ کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب تو دونوں درج ہیں دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبد الرشید	″	″	″	×	×	×	×	×	۵۵	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبد الرشید نے لکھ کر شاہ جہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔

فرامین اورنگ زیب

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۰	فرمان	ابو المظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی از طرف شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈیا نایک راجہ بیدر شورا پور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شورا پور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	سنہ ۱۰۶۸ھ	۱۶۵۷ء نصرت آباد	عطائے سروپکھی	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابو الحسن	ہنود شہر بنارس	بنارس	۱۵ر جمادی الثانیہ	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	۱۶۵۸ء	تصفیہ قضایائے ہنود متعلق بہ معابد بنارس	۵۹	
۴۲	فرمان	″	حکام و عمال	عائشہ بی	ہیبت پور صوبہ لاہور	۱۲ر رجب	×	″	″	عطائے دہ بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دلیر خاں بعہد اورنگ زیب بہ محمد جعفر قاضی سندیلہ	چھوڑ خاں مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	×	″	″	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	″	حکام و عمال متصدیان حال و استقبال	پرتاب مل قانونگو	دلیر نگر عرف کوندولی پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ر محرم	×	سنہ ۱۰۷۰ھ	۱۶۵۹ء	واگذاشت موضع دلیر نگر عرف کوندولی بدد معاش مسماۃ معصومہ بی وغیرہم متوفیہ بنام نجیبہ و غیرہا	۶۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام و عمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ لدہیانوی حبیب اللہ	موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ء	مدد معاش مسماۃ معصومہ بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	〃	شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ آبان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	ترک منصب دنیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	〃	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذیحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ء	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	〃	〃	حکام و عمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہٹ سرکار سہارنپور	۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	〃	〃	〃	محمد باقر پسر عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ء	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانہ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	×	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ شوال	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	۱۶۶۹ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خان	متصدیان مہمات حال و استقبال	فیروز و الٰہ بخش چوبداران	شاہ آباد موضع ہردوئی	غرہ محرم	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	منشور حال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگانِ دہلی	باشندگان جوہلی شاہجہاں آباد موضع نہرولہ دہلی	۱۱ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیت موضع نہرولہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور دکھنپور پرگنہ شاہ آباد	۷ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۷ھ	۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و کنہور کہ در وجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقررہ بودہ	۸۰	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کنہور و جوگی پور پرگنہ پالی سرکار خیر آباد صوبہ اودھ	۵ صفر	(۲۰)	سنہ ۱۰۸۸ھ	۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تعلقہ شاہ آباد و سرکار خیر آباد	فتح معمور خاں	موضع پنپور از تعلقہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	″	″	″	موضع نانپور از تعلقہ شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	سنہ ۱۶۷۹ء	عطائے باغ موضع ادھر پنور	۸۴	
۵۹	فرمان	″	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با فرزندان	موضع مہرنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنو	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	سنہ ۱۶۸۱ء	عطائے موضع مہرنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شرزہ خاں	شرزہ خان	بیجاپور ملک دکن	۷ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۲ء	سیواجی کی بغاوت فرو کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	″	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں باقزئی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیر آباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	سنہ ۱۶۸۲ء	عطائے یکصد و بست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیر خاں مہری قاضی ولی اللہ	متصدیان حال و استقبال	متصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیر آباد	۱۴ المحرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	سنہ ۱۶۸۲ء	عطائے موازی ۸ صد بگہ در مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۴	سند	اورنگ زیب بادشاہ از طرف خیر اندیش خاں)	منصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد	پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہر پور و جوگی پور	جمادی الاول	(۲۷)	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء	مدد معاش موضع ککھر پور وجوگی پور	۹۲	
۶۵	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیۃ العالیہ	گماشتہائے منصدیان	شیخ محمد فضل الصمد	اوجین صوبہ مالوہ	۱۳ رمضان	X	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	سند مفتی گری	۹۳	
۶۶	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بمہری خواجہ کمال الدین خاں	منصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۰ ذوالقعد	X	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	موازی ۔ بیگہ زمین مزروع بگز الٰہی جہت باغ	۹۳	
۶۷	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بمہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اغوائے شیخ قیام الدین جیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	۱۷ ذوالقعد	X	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	عطائے پنجاہ اراضی مزروع	۹۵	
۶۸	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے پیر لیث خاں مرحوم	شاہ آباد عرف الکئی وغیرہ	۱۳ شوال	(۲۹)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ء	عطائے لیست وشش مواضع مع مزروعات	۹۵	
۶۹	سند	نواب کمال الدین خاں	منصدیان حال واستقبال	اسمعیل خاں	قصبۂ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	۱۴ رمضان المبارک	(۳۰)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ء	عطائے لے بعسگہ اراضی بخپتہ برائے آبادی	۹۹	
۷۰	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۷ ربیع الثانی	(۳۱)	سنہ ۱۰۹۸ھ	سنہ ۱۶۸۶ء	بحالی جاگیرات پرگنۂ شاہ آباد	۹۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۴ جمادی الاول	×	۱۰۹۹ھ	۱۶۸۷ء	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت و آبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان مذکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	سند چودھرایت	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پانی	۱۲ رجب	(۳۲)	۱۱۰۰ھ	۱۶۸۸ء	عطائے موازی دوصد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پانی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	"	راجہ درگا سہاے	راجہ مذکور	پرگنہ شاہ آباد	۱۰ ربیع الثانی	(۳۳)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	"	راجہ جے سنگھ والی اودے پور	"	سرکار خیرآباد پرگنہ پروبار جھنور	۱۴ شوال	(۳۴)	۱۱۰۱ھ	۱۶۸۹ء	عطائے پرگنہ پروبار جھنور و اضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	"	اورنگ زیب	حکام و عمال	سید سوندھا	پرگنہ پانی پت	۷ ربیع الآخر	(۳۴)	۱۱۰۲ھ	۱۶۹۰ء	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	"	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں لاہوری	نواب موصوف	ہنڈون بیانہ	۱۴ محرم الحرام	(۳۵)	۱۱۰۳ھ	۱۶۹۱ء	ہنڈون اور بیانے کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	چکنّا نایک	چنیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	۱۱۰۴ھ سنہ	۱۶۹۲ء سنہ	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	"	"	"	"	غرہ ذیقعد	(۳۶)	"	"	عطائے نشان مرحمت فراواں محلّی بہ پنجۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	"	چودھریان و قانون گویاں وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سیندھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	۱۱۰۵ھ سنہ	۱۶۹۳ء سنہ	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	۱۱۰۷ھ سنہ	۱۶۹۵ء سنہ	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرضداشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	"	"	شاہزادے کا جواب	۱۲۲	
۸۴	تحریر دستخطی و مہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	"	"	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	۱۱۰۸ھ سنہ	۱۶۹۶ء سنہ	سند حسگہ در موضع جمورا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	۱۱۰۸ھ سنہ	۱۶۹۶ء سنہ	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ لاہور جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸۷	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع املیا پرگنہ و سرکار بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	۱۱۰۹ھ	۱۶۹۷ء	سند معافی موضع املیا بنابر مصارف درگاہ	۱۲۹	
۸۸	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بیلانی	موضع ہری شاہ آباد و ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		۱۱۱۰ھ	۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد پنج و بیگہ زمین از موضع ہری	۱۳۰	
۸۹	سند	شاہزادہ والا ور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبدالستار جیو	شیخ عبدالستار جیو	موضع بجولا و املیا تہ کرکا پرگنہ مہر آباد سرکار بدایوں	۱۹ ربیع الاول	×	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء	بحالی موضع بجولا و املیا تہ کرکا	۱۳۱	
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	۱۱۱۶ھ	۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱	
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	۱ رجب	(۴۹)	۱۱۱۷ھ	۱۷۰۵ء	سند چودھرایت	۱۳۲	
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	۱۳۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۹۳	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایرن	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴	
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	باسدیو نایک	فیروز نگر عرف رائچور مملکت سرکار عالی نظام	۲۷ ربیع الاول	(۳)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت دیسمکھی	۱۳۷	
۹۵	فرمان	"	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جمال پور تہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۲۲ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	معافی موضع جمال پور بنا بہ جامع مسجد شاہ آباد در وجہ تنخواہ امام و موذن و خطیب وصادر	۱۴۱	
۹۶	"	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاص خیل	خان پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائے ۵ بیگہ آراضی بطور مدد معاش	۱۴۲	
۹۷	"	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں .	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سات لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا.	۱۴۳	
۹۸	سند مطلا	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبرآباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرفرازی عہدۂ قضارت	۱۴۳	
۹۹	فرمان	"	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبل	۲۳ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۰ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۰	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد	شیخ میاں داد	موضع مخدوم پورہ	۶ ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	دروجہ مددمعاش برائے خرچ فقرا خانقاہ شیخ میاں داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	״	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۲۱ رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	مشعر عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	״	محمد شاہ بادشاہ مہری سید معزز خاں	کریم داد خاں لوہانی	کریم داد خاں لوہانی	گجرات	۴ رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعت خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خاں	محمد جعفر بسر دیوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھدائی شاہ آباد	۱۷ جمادی الاول	×	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھدائی متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خاں قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبہ دہلی	۷ شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عباد خاں	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کھیر پور وجوگی پور	۱۷ رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵۰ھ	۱۷۳۷ء	عطائے معاش موضع کھیر پور وجوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ بہ مہر ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خاں	محمد روشن خاں ولد فتح معمور خاں	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۴ شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات وبازار وکٹرہ	۱۵۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۷	سند قضات	محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان عن الدیوان لصدارۃ العالیۃ العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان	سید ابرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذیحجہ	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۳ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	سند قضات پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خان عامل بادشاہی	متصدیان حال واستقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	سنہ ۱۱۵۵ھ	سنہ ۱۷۴۲ء	معافی عسـ مواضع	۱۵۴	
۱۰۹	″	محمد شاہ بادشاہ	″	قاضی رضاء اللہ خاں شاہ آبادی	پرگنہ سونی پت سرکار شاہ جہان آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	سنہ ۱۱۶۲ھ	سنہ ۱۷۴۶ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱۰	″	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار و صوبہ شاہ جہان آباد	۵ شوال	(۱)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۷ء	سند قضات پرگنہ مذکورہ	۱۵۵	
۱۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خان پیر خاں صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خاں	پرگنہ کنور سرکار شاہ جہان آباد	۵ ذیقعدہ	(۱)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سند خدمت قضات وخطابت	۱۵۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہر عبید خاں ترخان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	رضا اللہ	پرگنہ سونی پت سرکار دہلی	۲۹ شوال	(۲)	۱۱۶۳ھ	۱۷۵۰ء	سند منصب قضاءت	۱۵۷	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	پنڈت رائے عرف نین سکھ منجم	پرگنہ ٹالاؤن سرکار لکھنؤ	۴ محرم الحرام	(۲)	۱۱۶۶ھ	۱۷۵۳ء	الانعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ بھتراؤ سرکار پٹن جو احمد آباد	۱۵ جمادی الثانی	(۲)	۱۱۶۸ھ	۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری و زمینداری و وطن داری	۱۶۰	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۴ شعبان	(۳)	۱۱۶۹ھ	۱۷۵۵ء	مشعر عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ بالی تعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ رجب	(۳)	۱۱۷۰ھ	۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت بمواضع جوگی پورہ و کھہر لوپہ	۱۶۲	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ ذیقعد	(۳)	۱۱۷۵ھ	۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات و دو صد سوار و خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۸	سند مطلّا	سلطان علی گوہر ابو المظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خاں بہادر لوہانی جانوری حمایت جنگ	نجیب الدولہ	سرفرازی خطاب	۳ محرم الحرام	(۱۰)	سنہ ۱۱۸۲ھ	سنہ ۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری وخطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام وعمال	محمدی خاں عرف بھجو	موضع کولیسر وغیرہ پرگنہ شکرپور شاہجہان آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۲)	سنہ ۱۱۹۵ھ	سنہ ۱۷۸۱ء	متضمن عطائے جاگیر مبلغ یک لاک [illegible] دام محاصل نوسو روپیہ	۱۶۷	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	قصبہ شاہ آباد	۱۱ جمادی الثانی	×	سنہ ۱۲۱۹ھ	سنہ ۱۸۰۴ء	بجلدوے حسن خدمات عطائے قطعات وباغات واراضیات وگنج ومکانات	۱۶۸	
۱۲۱	؍؍	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۳۱ اکتوبر	×	سنہ ۱۲۲۳ھ دہم رمضان	سنہ ۱۸۰۸ء	مہاراجہ صاحب کے دربار میں مٹکاف صاحب کے تقرر سے متعلق	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطلّا	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	ربو پورہ	۲۷ شوال	(۳۰)	سنہ ۱۲۵۱ھ	سنہ ۱۸۳۵ء	قول وقرار استمرار پٹہ	۱۷۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۳	ترجمہ خط انگریزی	سی۔ ٹی مٹکاف صاحب بہادر	ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ عصر	دہلی	۴ر اکتوبر	×	×	۱۸۳۷ء	خطِ تعزیت	۱۷۳	
۱۲۴	خط مطلا چہار بیتی فارسی	لارڈ الینبرا گورنر جنرل بہادر	〃	〃	〃	۱۶ر محرم / ۲۸ر فروری	×	۱۲۵۸ھ	۱۸۴۲ء	باطلاع انعقاد جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۲۵	خطِ مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	۱۲۶۶ھ	۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۷۵	
۱۲۶	ترجمہ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۷۹	
	احکام و فرامین برٹش گورنمنٹ											
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹار	حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ملکِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند ہندستان	ہندستان	یکم نومبر	×	×	۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکۂ معظمہ نے عنانِ حکومت اپنے دستِ قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	دہلی	۲۸ر اپریل	(۳۹)	×	۱۸۷۶ء	یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے دربارِ قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شہنشاہِ معظم ایڈورڈ ہفتم	″	″	قلعہ ونڈزر	۴ر فروری	×	×	۱۹۰۱ء	متعلق بہ وفات ملکہ معظمہ و جان نشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری سپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	″	″	دہلی	یکم جنوری	×	×	۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی سپیچ	شاہنشاہِ معظم جارج پنجم	″	″	″	۱۲ر دسمبر	×	×	۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلانِ شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	″	″	″	″	×	×	۱۹۱۱ء	اعلانِ مراعات شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیغام شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	″	″	″	″	×	×	۱۹۱۷ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلانِ شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	″	″	″	۲۵ر دسمبر	×	×	۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲۰۰	

فرامین عادل شاہیہ سلاطین بیجاپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سون ہلّی سمت مولودار	۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ء	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	عاملان حال و استقبال	لکشما ناگتی	اگنگ گیری ضلع رائچور ملک دکن	۱۴ ذالحجہ	×	سنہ ۱۰۵۱ھ	سنہ ۱۶۴۱ء	درباب رتبہ و انعام	۲۰۶	
۱۳۷	فرمان	〃	〃	حسین خاں جی مجالدار	موضع پرپال و ہاں گوپال پرگنہ کھوٹلی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	سنہ ۱۰۵۶ھ	سنہ ۱۶۴۶ء	خیرات و لنگر و عود و گل و تیل چراغ و روشنی و پیر علاء الدین اولاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۰۷	
۱۳۸	فرمان	〃	حوالداران و تھانہ داران	اورچپا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۶۵ھ	سنہ ۱۶۵۴ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	〃	〃	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رودر ناراین	موضع منگلی	۱۴ ربیع الثانی	×	سنہ ۱۰۶۶ھ	سنہ ۱۶۵۵ء	عطائے یک چاور زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ بیدر	۲۱۰ [illegible]	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچپا نایک	اوڑچپا نایک	کنک گیری	۸ ربیع الاول	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	بہ طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
۱۴۱	فرمان	"	عاملان ودیسپایان	اوڑچ نایک	کنک گیری تعلقہ	۴ جمادی الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گیری	۲۱۲	
۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ گنجوٹی	علی محمد خاں	مواضع ہرمال و مانیگوپال پرگنہ گنجوٹی	۸ شعبان	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۱۳	
۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور بدرگاہ حضرت جنگلی شاہ	یکم ذی حجہ	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹ بنانے کے متعلق تنچھر پرگنہ ہے۔	۲۱۴	
۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹ شاہ پور	غرہ محرم الحرام	×	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء	پیٹ شاہ پور کے وارث دار اور لا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسور تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند ولشکر واحشام شرزہ خاں کالے کر دارالخلافہ کو آیئے	۲۱۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۶	فرمان	مہرِ محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان و استقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین بن عبد النبی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے عہدۂ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خاں محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبۂ مدگل ضلع رائچور	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہِ بیجاپور (بلا قید نام و سنہ)	نائب غیبت و ٹھانہ دار و کارکنان معاملہ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۳	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگرہ	تاورگرہ تعلقہ کشتگی ضلع رائچور ممالک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	دادن گوشمالی بہ نبیرہ خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل و کارکنان محال و استقبال معاملۂ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	ناہسور	۲۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیبایان وناکران پرگنہ گورگونتہ وکونوار مشہور میہ راونکوٹ	جڑی سوماپا نایک فرزند لنک نایک شمزہ دلیبائی سمت بیچال وقریات گکرہ دمسر دلیبائی پرگنہ ندکور	قریات گکرہ و سمت بیچال پرگنہ ندکور	۱۶ ربیع الاول	×	۱۰۸۶ھ	۱۶۷۵ء	خدمات مذکورہ موحی الیہ کے سپرد کردی جائیں	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	حاملان حال واستقبال پرگنہ سندصنور	قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک	سندصنور ضلع رائچور	۱۰ رمضان	×	۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ء	سند خدمت قضاءت	۲۲۷	
۱۵۴	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اوڑچ نایک	اوڑچ نایک	لنک گیری ضلع رائچور دکن	۲ صفر المظفر	×	۱۰۹۵ھ	۱۶۸۳ء	پانچ ہزار بقایا وصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	
		احکام وفرامین متفرق										
۱۵۵	نمونہ	نمونہ کتابت خط شکستہ زمانہ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پشت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۷	نکاح نامہ	نواب تاج الدین خاں	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	شاہجہانپور	۱۹ ذی الحجہ	(۸) فرخ سیر بادشاہ	۱۱۲۶ھ	۱۷۱۴ء	نکاح نامہ	۲۳۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ء	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۳ ذیقعد	×	سنہ ۱۱۲۹ھ	سنہ ۱۷۱۶ء	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	مسماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۶ جمادی الاول	×	سنہ ۱۱۳۷ھ	سنہ ۱۷۲۴ء	تملیک نامہ موضع جیٹ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال خان	×	۲۶ محرم	(۱۶)	سنہ ۱۱۴۷ھ	سنہ ۱۷۳۴ء	بیع نامہ باغ محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	سنہ ۱۱۷۸ھ	سنہ ۱۷۶۴ء	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ	× ×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کر کے خطاب و خدمت توشہ خانہ وحبیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

١	٢	٣	۴	۵	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣
١٦۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	١٩ اردی	سال حراست	سنہ ١٢١۴ مولود محمدی	×	امتناع بردہ فروشی	٢۴٠	
١٦۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	٧ر شوال	×	سنہ ١٢۴١ھ	سنہ ١٨٢۵ء	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	٢۴١	
١٦٦	عرضی	عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتور گڈھ بنام سلطان علاؤالدین خلجی نمبر ٢٣ کے تحت	×	×	×	×	×	×	×	×	٢۴٣	
١٦٧	مکتوب	مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ بجواب خط شاہجہاں بادشاہ نمبر ٣٨ کے تحت	×	×	×	×	×	×	×	×	٢۴٣	
١٦٨	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد	خواجہ حیدر	دہلی	٧ر شعبان	×	سنہ ٦٧١ھ	سنہ ١٢٧٣ء	عطائے قطعہ آراضی موازی ۴ زنجیر مقبوضہ خواجہ حیدر	٢۴۴	
١٦٩	فرمان	شہنشاہ نصر الدین محمد ہمایوں	قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ	دہلی	بست و یکم ربیع الاول	×	سنہ ٩۴٨ھ	سنہ ١۵۴١ء	آزاد نامہ بہ آزادی تجارت قوم بواہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند	٢۴۵	
١٧٠	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان	بلاد گجرات بیگما احمد آباد و سیتد پور	یکم دی	×	سنہ ١٠٠۴ھ	سنہ ١۵٩۵ء	مشارالیہما امداد و اعانت نمودہ راہ ہا بہ سلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از ایشان محفوظ بجا من امن استقامت بہ آسودگی برسند۔	٢۴٦	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و متصدیان حال و استقبال صوبۂ گجرات احمد آباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبۂ گجرات احمد آباد	۱۰ جمادی الاول		سنہ ۱۰۱۹ھ	سنہ ۱۶۱۰ء	مشعر عدم مزاحمت و تعظیم و تقدیم سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام سرکار احمد آباد صوبۂ گجرات	۲۴۷	
۱۷۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	مسماۃ عائشہ	پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۱۹ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ء	عطائے سو بیگہ آراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۷۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	محمد زمان	من مضافات جتو دار الخلافہ شاہجہان آباد	غرہ ماہ صفر	(۱۴)	سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۶۷۱ء	عطائے مدد معاش	۲۵۱	
۱۷۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	بگلر خاں	بگلر خاں	قلعہ ارک بندر مبارک سورت	۱۴ جمادی الاول	(۳۰)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	خدمت حراست قلعہ ارک بندر مبارک سورت و عطائے خطاب بگلر خاں	۲۵۲	
۱۷۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	محمد تقی رضا، رضاء اللہ ولد ناصر الزمان	پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	ہشتم ذی الحجہ	(۳۰)	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	عطائے منصب قضایا وغیرہ	۲۵۳	
۱۷۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علیخاں بہادر	غلام جیلانی ولد لقمان خاں	شاہجہان آباد دہلی	۷ شعبان	(۶)	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۷۵۸ء	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خاں بہادر	۲۵۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وقانونگویان وغیرہ پرگنہ چرگانوں مضاف صوبہ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ چرگانوں وغیرہ	ششم ذی الحجہ	(۱۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	عطائے مبلغ چہار لک نود ہزار دام پرگنات ندبور۔	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران وکروریان حال واستقبال	ہر سہائے	پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ و پنج دام موضع دھیر کھیڑہ در بست مزرعہ عملہ پرگنہ لوہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	جاگیردار موضع دھیر کھیڑ	موضع دھیر کھیڑ	۲۱ ذی قعدہ	(۶)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لک دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیر در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ندبور	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبر آباد	یکم رمضان	(۱۸)	۱۱۸۷ھ	۱۷۷۳ء	سرفرازی خدمت جلیلہ صوبہ داری صوبہ مستقر دار الخلافہ اکبر آباد	۲۶۸	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	صاحب عالم پادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر	غوث محمد خاں المخاطب بہ خطاب غالب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	(۳۴)	۱۲۰۶ھ	۱۷۹۲ء	سرفرازی خطاب غالب جنگ بہ غوث محمد خاں مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال واستقبال پرگنہ کرنال	محمد گلیسر خاں بہادر	پرگنہ کرنال صوبہ شاہجہان آباد	۲۹ محرم	(۳۹)	۱۲۱۲ھ	۱۷۹۷ء	رئیس کنجپورہ	۲۷۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	منیجر ٹوئی برکان	عطاء اللہ خاں و وزیر خاں	کسکر (نام مقام وغیرہ نہیں ہے)	×	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والیٔ پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	×	۱۲۱۶ھ	۱۸۰۲ء	یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱؍ ذی الحجہ	×	۱۲۲۰ھ	۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاحیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۸؍ جنوری	×	×	۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸۷	فرمان		اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمس سکنر	شاہجہان آباد	۱۷؍ جمادی الاول	(۲۵)	۱۲۴۶ھ	۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱؍ ستمبر	×	×	۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲؍ اگست	×	×	۱۸۵۴ء	متعلق بانسداد گاؤ کشی۔	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرستِ سلاطین

نشان سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا — سنہ ہجری	من ابتدا — سنہ عیسوی	لغایت — سنہ ہجری	لغایت — سنہ عیسوی	کیفیت
	خاندانِ غلامان					
۱	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ع	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ع	
	خاندانِ خلجی					
	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ع	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ع	
	خاندانِ سور					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ع	سنہ ۹۶۰ھ	سنہ ۱۵۵۲ع	
	خاندانِ مغلیہ					
	نصیرالدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ع	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ع	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	
	ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ع	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	
	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ع	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ع	

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا غایت سنہ ہجری	تا غایت سنہ عیسوی	
	ابو النصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معز الدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابو المظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۶۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کردیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	•	•	سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ر نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندان انگلستان

نمبر سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	تا غایت سنہ ہجری	تا غایت سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فہرست سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)

نمبر شمار	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	کیفیت
۱	ابوالمظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادۂ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ع	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر مکحول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ع	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۵۷ع	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ع	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ع	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ع	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ع	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۶ع	اسی سال اورنگ زیب نے ملکِ بیجاپور فتح کر لیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ میں وفات پائی۔

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولۂ کتابِ ہذا

فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

فرامینِ سلاطین بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرامین متعلق بدرگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(۱) خواجہ معین الدین قدس سرہٗ جمیع مطالبُ اسعاف تمام ومراقب آمال اولاد امجاد
در بیوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از مکمن عاطفت واحسان بادشاہی شرف نفاذ یافت ۔ نبیرہ از
چیتور کہ جمع آن مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین
از تغیر مقدمی آصف خان مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بزبدۂ اماجد الاتقیا فی الایام ۔ کمال رتبت شیخ حسین
در وجہ سیورغال ابدی وضروریات آن دادیم ۔ باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام واقدام نماید ۔ حکام کرام و دیوانیان
وعمال متصدیان مہمات سرکار مذکور مقرر داشتہ موضع مذکور را بتصرف گماشتہ ہائے سیادت پناہ مشار الیہ
گردانند ۔ واز مال وجہات وتمامی حوالات واخراجات وکل تکالیف دیوانی معاف مسلم ترخان ومرفوع القلم
شناختہ بہیچ اہم ورسم تعرض نرسانند وکشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگردند وجانب شریف آن سیادت
پناہ را غیر دانستہ در تعظیم وتکریم او وکسان ومردم او را مؤثر دانند وہر سالہ بفرمان وپروانچہ مجدد و
محتاج نداند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون صدور نگذرند ۔ تحریر المطاع العالی
بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ سص

(۲) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی

مہر بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلاء)

مہر بادشاہ

وکلاء حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند
کہ ورثۂ قطب الاقطاب بوقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

کہ قطب الاقطاب مومی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکۂ مذکورہ بے اذن فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ و العظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و ورثہ دفن نکنند۔ بیباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ بتقدیم رسانند و اعمال مراقبہ کہ در آن آستانہ از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند و مانع نشوند۔ درعہدہ دانستہ درین باب توجہ نمایند تحریر فی التاریخ شہر ذیقعد سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلاء)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی

(۲۲) چوں درباب ترویج و رونق لنگر خانہ مرشد السالکین میانہ اولاد امجاد آنحضرت سیما مشیخت آیئن معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقادی الاولیا الکرام وجہ الزمن شیخ حسن و کمال رتبت شیخ حسین بوجہ و اہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحسن الخدمت مستوجب الرعایۃ الموصوف بالصفت نمودہ شیخ حسن را کہ شیون و مرشد الیشان است بہ سجادہ نشینی تصفیہ فرمودیم و فرمان واجب الاذعان اصدار یافت کہ از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات و صادر و وارد آن لنگر منور و مدد معیشت آیئن مشار الیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک موی الیہ باشد کہ سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیہ و اعراس طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفہ مستورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ رانچہ باشد مشار الیہم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نہادہ بہ لنگر فیض اثری آمدہ باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم بایشان دادہ انچہ باقی ماند آن را ہم بسویت حصہ نمودہ ہر یک حصہ را النصف بہ محبت و الفت مسلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف و منازعت نرسانیدہ و باہم شرائط حرمت و خاطر جوئی مرعی داشتہ و قیقہ فرو گذاشت نکنند۔ بیباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و ہر یک بحصۂ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متاثران آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر جدا مسلّم و برقرار داشتہ از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

و ہیچ جہت دخل نکردہ از تغیّر و تبدّل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر
فی شہر شعبان المعظم سنہ الی الامر العالی و خلیفۂ زمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف مواقف العلوم والحکم اکابر الفضائل
عدیل الوجہ اتم مربی العلما مقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

(۴) نقلِ فرمان

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ او خلد اللہ فی الجنان بمشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

مہر کہ دراں اسماء از امیر صاحب قران
تا بشاہ جہانگیر منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ
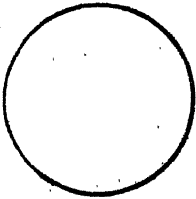
خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرّہ

چوں رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج تقوی و صلاحیت سیما
جمعے کہ قامت باقامت ایشان بسمو حسب و علو نسب آراستہ باشد از فرائض متحمات امور سلطنت
و خلافت عظمی میدانیم لہذا درینولا فرمان عالیشان و حجت عنوان از مکمن لطف و احسان شرف صدار
و غرا ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سچقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت
منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام والمسلمین
بدستور سابق بسیادت و فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار قدوۃ المشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و متعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور
قیام و اقدام نمودہ در رواج و رونق آن مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام
و دیوانیان عظام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آن مشیخت پناہ
را متولی آں مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی و تکفل او را در امور متعلقۂ آن قوی دانند
خدام و مؤذنان و سائر عملہ و فعلہ آن مزار فیض بخش مشار الیہ را متولی خود دانستہ آنچہ شرائط
اعزاز و احترام بودہ باشد در جمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح و صوابدید مومی الیہ بیرون نروند
مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آن

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد موصی الیہ داشتہ وحصہ رسد شیخ مذکور باشد
بتصرف او بازگذارند وآنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق بعمل آورند
بابید کہ از فرمودہ تخلف وانحراف نوازند ودر عہد شناسند۔

نقل عبارت ظہر فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۴۲ امرداد الٰہی سنہ موافق یوم چہارشنبہ مطابق ۱۷ ار
جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائض الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ وصاحب مقام آنحضرت است مفوض و مرجوع باشد و نیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشار الیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد موصی الیہ داشتہ
وحصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشار الیہ بگزارند وآنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ باشد
بدستور سابق عمل نمایند شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رسانند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

وتخط محمد باقر | مہر | مہر | مہر | مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتمل بر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

مہر مربع کہ دران اسمائے شاہان سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ التمغا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چون مواضعیکہ بصیغۂ وقفِ فرار فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الہی سنہ حکم شدہ بود کہ از قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ و لنگر و روشنائی و اخراجاتِ عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ و یک حصہ در وجہ معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اعتبار نمودہ و یک حصہ را بفقراء و تکیہ داران قسمت نمایند و حاجی مبرک حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفتصد بیگہ زمین و حاصل نہ ہزار و پنجاہ روپیہ بشود از ان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ انیہمہ را کہ سی ہزار ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ نہ صد و نہ نفر فقراء تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبدالرحیم وغیرہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست و ہفت ہزار و چہل بیگہ مدد معاش و بست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد و نیمہ را برطرف فرمودیم و جماعت فقرا کہ سہ ہزار و دو و بست و سی بیگہ و ہفت من و شش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشت و اکثر از جماعۂ فقراء و تکیہ داران از اجمیر تابہ ماند و در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید کہ زمین و غلہ مذکور بآن جماعۂ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ و حاصل وقف بفقرا و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقراء و مساکین و حافظان و تکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۂ اند و آنہا را بغیر از زمین و غلّہ و لنگر کہ از روضۂ منور مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند و جماعۂ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ جماعۂ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند و اراضی و غلہ لنگر آنہا از نصفے زیادہ مرحمت شدہ و یادداشت خود درست ساختہ اند بموجب یادداشت واقعۂ مسطور دارند و جماعہ کہ از نصف کم حکم شد و بعضے در کل برطرف شدہ اند اراضی و غلّہ لنگر آنچہ داشتہ اند از قرار نصف متصدیان مہمات آنجا از ابتدائے خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند و نیز حکم اشرف اقدس بنفاذ پیوست

که جماعه بموجب فرمان عالیشان جهانگیری مدد معاش وغله لنگر دارند و فوت شده اند ورثهٔ آنها
تحقیق نموده ازمحل قدیم از قرار نصف تنخواه دهند و در آینده همین ضابطه بورثهٔ متوفی مسطور دارند
میباید که حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال دراستمرار واستقرار این حکم اقدس
اعلی کوشیده اراضی مذکوره پیموده چک بسته تصرف آنها بازگردانند وغله را از لنگر روضهٔ متبرکه میداده
باشند وتغیر وتبدیل به قواعد آن راه ندهند وبعلت مال وجهات اخراجات وعوارضات مثل
قنلغه وپیشکش وجربانه ومحصلانه وضابطانه ومهرانه وداروغگانه وبیکار وبیگار وده نیمی ومقدمی
وصدودی وقانونگوئی وضبط هرساله بعد از تشخیص چک وزراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب هرساله فرمان وفرمانچهٔ مجدد طلب نه دارند واگر درمحل
دیگر زمین داشته باشند آنرا اعتبار نکنند از فرموده درنگذارند ودرعهده شناسند.

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مهر شانزدهم ماهِ مهر الهی سنه ۳ موافق یکشنبه ۱۴ رجب المرجب سنه ۱۰۲۷ هجری درچوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالهٔ سیادت ونقابت پناه وصدارت دستگاه میران
سید احمد قادری ونوبت واقعه نویسی شیخ عبدالرحیم وغیره چون موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ار ماه الهی سنه ۸ از قرار سه حصه
قسمت شده بود و یک حصه را بجهت خرچ لنگر وروشنائی واخراجات عرس روضهٔ منوره نگاه داشته
ویک حصه در وجه مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود ویک حصه را برائے فقرا وتکیه داران قسمت نموده
دهند حاجی مبارک بموجب حکم شش موضع که رقبهٔ آن چهل وپنج هزار وهفت صد بیگه زمین محاصل
نه هزار وپنجاه روپیه داشته ازانجمله یک حصه پانزده هزار بیگه زمین باشد داخل خرچ روضهٔ منوره
نموده وتتمه دو حصه را که سی هزار وهفتصد بیگه که حاصل شش هزار وهشتاد روپیه بموجب تفصیل ذیل
به نهصد ونه نفر جماعهٔ فقرا که از نظر اشرف اقدس گذشته شش صد وبست وهشت نفر که بست
وهفت هزار وچهل ویک بیگه زمین وبست ویک من غله داشته نه هزار وپانصد ونود وهشت بیگه
که دوازده من غله بحال خود حکم شد. وتتمه را برطرف کردند وموازی سه هزار ودو وبست وسی ونه بیگه
وهفت من غله وشش آثار اسامی جماعه به نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعهٔ فقرا
وتکیه داران از اجمیر تا مانده ودر رکاب سعادت آمده حقیقت مذکور به تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند که جماعهٔ فقرا وتکیه داران او موضع مقرر بود وحاصل دیهات وقف بجهت فقرا ومساکین

وحافظان وتکیه داران که در موضع وقف ازقدیم الایام مجاورند همیں جماعه وآنها بجز زمین ولنگر
که نوبت روضه مقرر بود ازمحل دیگر وجه معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنابران حکم جهان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که جماعه که ازنظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنها ازنصف
زیاده مرحمت شد و یادداشت واقع خود را درست ساخته بموجب یادداشت واقع مسطور داشته
وجماعه که ازنصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنها را غله واراضی لنگر آنچه داشته ازقرار
نصف متصدیان آنجا تنخواه دهند ونیز حکم شد که جماعه بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر
دارند وفوت شده اند ورثهٔ او را بتحقیق نموده ازمحل قدیم نصف تنخواه دهند ودر آینده بورثهٔ متوفی
همین ضابطه منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنه اجمیر سرکار مذکور شرح
یادداشت بخط عمدة الملکی واقعه سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیه
بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدوله الخاقانی مدار المهامی اعتماد الدوله
آنکه بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر ازداو ۲۵ ماه شهریور الٰهی موافق شهر رمضان
سنه ۱۰۲۷ هجری در واقعه عبدالکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدة الملکی مدار المهامی ازخریف
توی ئیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

اراضی ــــــــ غله

لهاسگه ۲۲ ثار
۱۰ بسوه

سالہ بیگه ۰۸ ثار آسامی فوقی
۱۰ بسوه

هو لا سمار له الله داد — الٰہ بخش ولد جلال

محمود غله اراضی غله — اراضی غله

اراضی . ۴ ثار ــبیگه ۲ ثار — بیگه ۲ ثار

سالہ بیگه — هو لا سمار
۱۰ بسوه

اراضی ــــ غله — عبدالغنی

سابیگه ــــ ۱۳ ثار — اراضی غله

مشارالیه — مابیگه ۳ آثار

اجمیر ــ ــ ــ ــ — اراضی غله

اراضی غله — ــبیگه ۳ ثار

ساــبیگه ۰۵ ثار

ما صـگـہ قبل ازین حکم شد

۱۸ بیگہ

منجملہ ـــــ
در ینولا مرحمت شد

اراضی غلہ اراضی صـگہ غلہ
۱۵ صـگہ ۲۰ ثار ۱۵ صـگہ بحال خود حکم شد
ازجماعۃ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ غلہ ۱۰ ثار

(۶) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ رضہ
خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبۂ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع دارد بطریق دربست من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین نبیرۂ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جیرونی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال بنمودہ باشند۔ بیباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ موضع مذکور را بطریق دربست بہ تصرف مشار الیہ بازگزارند و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان رادہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند مرقوم ۱۵ شہر یور سنہ ۲۲ جلوس معلی۔

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادۂ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی ۳۱ سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ و صدر الصدور موسوی خاں و لوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب چٹھی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد سنہ ۲۲ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من الحمل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق درست در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر برسانند شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسوی خان آنکہ روز ماہ ۱۲۔ امرداد الٰہی سنہ ۲۲ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۲ مکرر بعرض اشرفِ اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابوالحسن از خریف توسفان ئیل فرمان قلمی نمایند شرح چٹھی آنکہ بھیاجیو سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری درست تنخواہ دہند تحریر فی التاریخ ۷، ۲ رخورداد سنہ ۳۲ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسند۔

درینجا مواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقلِ فرمان محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر باثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب متقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب نجبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت ومساہمت احدی حسب الضمن متقرر ومسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم منصب قیام و القیام نمودہ دقیقہ از دقائق حزم واحتیاط دراں باب مرعی نگذارند ببابد کہ حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال دراستمرار واستقرار ایں حکم اشرف اعلی کوشیدہ مشارٌالیہ راصاحب سجادہ دانستہ دست تعہدی موی الیہ را دراموز متعلقہ آن امر قوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران منصب دخل نماید و پیرامون آن گردد بہ خدمہ وعملہ وفعلہ و زائران و وظائفان آں روضۂ منورہ آنکہ مشارٌالیہ راصاحب سجادہ وعلی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ رامخصوص او شمرند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ الصدر آبان الہی ۲ سنہ موافق یوم شنبہ تباریخ ۹ شہر ربیع الاول ۱۰۳۹ھ برسالۂ سعادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسویخاں ونوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی آنکہ باسم شیخت پناہ شیخ معین الدین آنچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الہی ۲ سنہ بنظر اشرف اعلی گذشت حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌالیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت غیری از تغیر خواجہ ولی محمد شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ آذر الہی ۲ سنہ بعرض اشرف اعلی رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ القاہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی منشور اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ
خواجہ معین الدین چشتیؒ

مہر شاہجہان بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت کہ موضع گناہیڑہ من
اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبۂ مذکور بطریق دروبست ابتدائے نصف خریف توی ئیل در وجہ
مدد معاش مشیخت پناہ حقائق آگاہ شیخ معین الدین نبیرۂ ۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ازانچہ
بتاریخ ۱۲ ماہ رمضان المبارک ۱۰۲۸ھ بہ نظر اشرف اقدس اعلیٰ گزشت وبعرض مقدس معلی رسید
رسید۔ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ یک موضع از پرگنات سرکار
اجمیر کہ یک ہزار روپیہ حاصل داشتہ باشد در وجہ مدد معاش مشار الیہ مرحمت فرمودیم۔ ہفتاد
اشرفی بعد مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط عمدۃ الملک مدار المہامی
آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ برسالہ کمترین بندہا داخل واقع نمایند
شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس موافق واقع است شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح
بخط اقبال پناہ حکیم مسیح الزماں آنکہ بتاریخ ۱۱ ماہ مہر الٰہی ۱۴ سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید
شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ القاہرہ وموتمن الدولۃ الباہرہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک
مدار المہامی علامی افضل خاں آنکہ از نصف خریف توی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد۔

السـ حاصل

موضع گناہیڑہ از حویلی سرکار اجمیر

ہزار للعہ بگہ رقبہ حاصل کامل ۱۰۲۸ھ لہا وعصار

جمع جاگیر از تغیر جاگیر دار

شرح بخط عمدۃ الملکی آنکہ از صوبہ وسرکار اجمیر از موضع گناہیڑہ تنخواہ نمایند باموضع دروبست

(۹) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہاں بادشاہ صاحب قران ثانی ادخل اللہ تعالیٰ فی الجنان بحق محمد رسول اللہ صلعم

مشتمل بر منصب سجادگی

خواجہ معین الدین چشتی بخط طلاء

طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاہجہاں

بادشاہ بخط طلاء

مہر مربع کہ اسمان شاہان تمراز
امیر صاحب قران تا بہ صاحبقران
ثانی منقوش اند

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوۃ الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعضے چیزہا مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن مزار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والا گوہر عالیمقدار و دیگر مردم بیارند۔ مشار الیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از آنکہ از کار برود و مندرس شود بشیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ بہ روضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند و احدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکنند۔ میباید کہ حکام و متصدیان مہمات حال و استقبال برایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلیٰ گردد۔ دریں باب بہ نہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریراً فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۸۰ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ شوال سنہ ۱۳ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۰۸۱ ہجری موافق ۲۵۔ ماہ مہر الٰہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسوی خان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدوی بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیان و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا کہ مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ آنچہ نذورات و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے والا گہر و دیگراں بیارند مشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازان کہ از کار برود و مندرس گردد بہ شیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت شود باز راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱ جلوس موافق سنہ ۱۰۷۸ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نقابت دستگاہ صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

حکم

انچہ تعلق از روضہ منورہ داشتہ باشد طلا آلات و نقرہ آلات انچہ بندگان خلافت پناہی و شاہزادہ والاگوہر و دیگران بیارند و در جنس کہ شکست وریخت شود راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند

مشترکہ درمیان مشیخت پناہ صاحب سجادہ روضہ منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان تصرف نمایند وازانکہ از کار بردہ و مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔

مسی و برنجی آلات ہر جنس درکار باشد از شمعدان چراغان وغیرہ

قبر پوش و چہرہ وسحرہ پوش وقالیچہ دو دیچہ و گلیچہ وجاجم وغیرہ

تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد

نقد زر اشرفی و مثقالی یا ہر چہ سلوک باشد

پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ ششصدی یا پلنگ پوش سفید ورنگین

زربفت وغیرہ پارچہ زرتاری گجراتی کہ بر قبر پوشند

دوچہ از فرجے یا حکمہ وغیرہ یا ہرچہ باشد

شمشیر وغیرہ تا جمدھر

تعلق مجاوران

از مرادی و کوڑی تا پال سیاہ

پارچہ سفید چہارصدی وسہ صدی و فروتر ازان دوختہ

حیوانات از فیل یا اسپ

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مُہر | مُہر | مُہر دفتر | مُہر موسوبخان

(۱۰)

نقل فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا بہ امیر تیمور صاحبقران مندرج است

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنہ اجمیر وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادرزادہ خواجہ حسین نبیرہ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ در ینولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعز ورود یافت کہ موضع مذکور وربست بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میباید کہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات ومتکفلان معاملات وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ آنموضع را بتصرف مشارالیہم بازگذاشتہ از تغییر وتبدل مصئون ومحروس شناسند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند وشخصے را کہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤالدین مذکور در آنموضع نسازند۔ لسائر چودھریان ومقدمان وفرازعان ورعایائے آنجا آنکہ بالواجب وحقوق دیوانی را فصل بفصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۰۵۲ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعاء ہشتم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مطابق

۱۴؍ روز ماہ الٰہی موافق ۱۰۵۲ھ برسالۂ سیادت ونقابت پناہ نجابت و ہدایت دستگاہ مورد مراحم بیکران بادشاہی مطلع عنایات نمایان شاہنشاہی صدر جلیل القدر سید جلال ونوبت واقع نویسی بندۂ درگاہ معین الدین برادرزادہ خواجہ حسین بندۂ قطب الاقطاب که در شہر رجب المرجب سنہ ۱۶ جلوس ہمایون بعرض مقدس ومعلی رسید که موضع ولواڑہ من اعمال پرگنۂ اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲۷؍ شہر یور ماہ الٰہی سنہ ۱۰ در وجہ مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شدہ حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که موضع مذکور دوست بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجہ مدد معاش شیخ علاؤ الدین مذکور اولاد متوفی ہرکس که نوگرفتہ باشیخ علاؤ الدین شریک بناشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت ونقابت پناہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط سیادت ونقابت پناہ صدر جلیل القدر سید جلال آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت ونجابت پناہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط اقبال پناہ افادت وافاضت دستگاہ سعد اللہ خاں آنکہ بتاریخ ۴؍ شہر رمضان سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مکرر بعرض اشرف اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت ونجابت حشمت وشوکت دستگاہ قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے رفیع الشان ناظم مناظم ملک ومال نتایج ومناہج ملک واقبال گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر الٰہی عمدۃ الملک مدار المہامی اسلام خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

مہر جلال شاہ صدر الصدور

مہر بدریداس

مہر بھگوانداس

فی التاریخ سنہ ۱۶ جلوس

تاریخ ۲۶؍ شہر محرم الحرام سنہ ۱۶ جلوس مطابق ۲۷؍ آذر ماہ الٰہی نقل بدفتر خاص نمودہ شد

بتاریخ ۶؍ صفر سنہ ۱۶ جلوس موافق ۱۰۵۳ ہجری نقل گرفتہ شد معہ نور محمد بموجب یادداشت واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بواقع مقابلہ نمودہ داخل روزنامچہ واقع تاریخ ۱۰ شہر رمضان سنہ ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد۔ تاریخ ۲؍ شہر رجب المرجب سنہ جلوس نقل شروع شد۔

بتاریخ ۲۹؍ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۶ جلوس ہمایون موافق سن یکہزار و پنجاہ و سہ مطابق بتاریخ ۲۳؍ ماہ شہر یور الٰہی

سعہ نور محمد بدفتر استفسار رسید۔

(۱۱) نقلِ فرمان

ابوالعدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالیٰ شانہٗ
خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا بخط طلا باسمِ بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدگانو دروبست بجمع شصت و چہار ہزار دام عملۂ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخان وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرۂ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ بمعانی توفیر از خریف سحقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد. باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات سلطانی و متکفلان معاملات دیوانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً مؤبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس و معلیٰ کوشیدہ موضع مرقومہ را دروبست نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا با فرزندان باز گذارند و از صوادم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ ابعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و بالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و محصلانہ و دارو غگانہ و بیگار شکار و دہ نیمے و مقدمے و صدوہی و قانون گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ سند مجدد نہ طلبند و از بر لیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و انحراف نورزند شرح یادداشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست و ششم شہر محرم ۳ سنہ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ ہجری مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالۂ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت عظمت عضاد خلافت و فرمانروائے

اعتماد سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاجدانی وآگاہی۔ جوہر مروت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا محرم دلکشا مجلس اخلاص انیس خلوت سرائے خاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار ونوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ میگردد وحکم صادر شد کہ موضع بدرگاہ نو دربست بجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان وغیرہ در وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بفرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معافی وتوفیر وانچہ از حسن تردد درجمع آن بفزاید مزاحم نہ شوند مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم سنہ۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندۂ لوائے شوکت وحشمت طرازندۂ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت حقیقت ووفا۔ فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار۔ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ مکرر بعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت وایالت پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلے رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ بنظر درآمد۔ مقدمہ تنخواہ موضع بدہ گانو مذکور دربست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرہ حضرت قطب الاقطاب

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

از خریف سحقان ئیل فرود ستخطی چہارم محرم ۳ سنہ

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

شرح یادداشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص بعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم سنہ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان قزلباش در وجہ انعام التمغا مرحمت شود و غیرہ

للعـــہ ہزار دام

منشا الیہ و غیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سنجری — حدیث النساء و غیرہ

از تغیر اکرم علی خان

للعـــہ ہزار دام

زیب النساء دختر	اہلیہ مذکور	نظام الدین	عظیم الدین	موصی الیہ
عـــہ ہزار	للعـــہ ہزار	للعـــہ ہزار	للعـــہ ہزار	للعـــہ ہزار

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی
عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

مہر
عبد الحمید فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان بشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست درباب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان برحاشیہ جانب چپ درباب داخلہ دفاتر شاہی۔

(۱۲)

نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی

باسم سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل ہشت ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ در لیست من اعمال پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان بہادر وغیرہ کہ یکہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق التمغا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار۔ و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و مویداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکور را در لیست نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف او با فرزندان بازگزارند و از صواوم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و محصلانہ و دار و غگانہ بیکار و شکار رہ نیمے و مقدمے و صدودے و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد و در جمع بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد و نہ طلبند و از بیرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف و انحراف نورزند و ہفتم شہر صفر المظفر پنجم از جلوس والا نوشتہ شد مصر

عبارت پشت فرمان

بر سالت سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت عضد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش افزائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی۔ رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے

سیف قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشن‌ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہائے درگاہ سنتھوکہ رام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد والدولہ عبدالمجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ روز شنبہ شہر شوال ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۰ ہجری مطابق خورداد ماہ بہ سالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عین آرائے محافل کامرانی و تیقریاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر حقیقت مرأت وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھوکہ رام قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار کری دام از موضع ارڑکہ و غیرہ در نسبت

بمحلہ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ
نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ و آنچہ از حسن تردد بیفزاید
بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۲۰ ار رمضان ۳ ؁ بموجب یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط
سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت
و فرماں روائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی۔ جوہر مرآت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار
فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن
السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند۔ شرح دستخط مدبر الملک اعز الدولہ
زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بست و نہم ذی الحجہ ۳ ؁ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر
در آمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
یار وفادار آنکہ از ربیع یار بسیل فرد دستخطی ۲۰ در رمضان مبارک ۳ ؁ جلوس بسیاہہ محرم سنہ الیہ۔

از گذاشت میر حسین خان بہادر — از عبد الواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم

حاصل الـــــ ہزار عصر — للعلماء ـــــ حاصل صماعصر

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشتِ فرمان۔
شرح ادخال سیاہہ و دفتر جانب چپ پشت فرمان۔

(۱۳۳)

نقلِ چٹھہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدہٗ سجادگی بعد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۵ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت آ ... احسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقع نگاری حوروی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورہٗ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابو الفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار وصوبہ مذکور جمع دو ہزار روپیہ بابت باز یافت معزول و یکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باندوز و فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۸ ۲ ربیع الآخر ۴ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ بلا شرط مقرر ہست۔

بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸ بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ عہد حضرت

حصۂ موضع دلواڑہ ۵ یومیہ

بموجب فرمان والاشان عہد حضرت مرقوم ۱۲ رجب ۵ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطور بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ جمادی الاول ۲ بہ شیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ ۱ - ہزار جمع موضع الصار روپیہ مع اصل اضافہ

در نیولا بمشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح دستخط امارت دایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار بربان و کلا رذوالاقتدار صاحب شوکت والعظمت والاحتشام واجب العزت والشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخر الدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلی آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان آنکہ داخل واقع نمایند بعرض اقدس رسید مشار الیہ از بنائر قطب الاقطاب مہذب و مرتاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین بمشرو معزول بمشار الیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط حکم شد

مدد معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۲۱ جمادی الاول ۳ بحال و اضافہ بموجب ۱۱ صفر ۱۱ موضع دروبست الف سالانہ

گیلوتہ عملہ پرگنہ سرائنہ صوبۂ مذکور	از خزانۂ روضۂ مذکور
الف ہزار جمع موضع	الف سالانہ الف ہزار
گیلوتہ عملۂ پرگنۂ سرائنہ صوبۂ مذکور	از خزانہ روضۂ مسطور
الف ہزار جمع موضع دروبست	الف ہزار عص
تحریر فی التاریخ بہنصد سنہ الیہ	مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر عبد العزیز فدوی شاہ عالم بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

تاریخ ۲۳ صفر ۵ شہ داخل سیاہہ تاریخ ۲۰ صفر ۵ شہ تصدیق بدفتر الیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ جیوراج داخل آدرچہ شد
ثانی الحال بنظر درآمد پانصد روپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

نقل چٹھہ

(۱۴)

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عم زاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ھ ہجری برسالہ سیادت و نجابت
پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر
صدرالصدور سید امیر خان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی
قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ نسیم اللہ بلا قصور یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت واقعہ
بلدۂ صوبۂ دارالخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ
مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند۔ واقعہ ۲۴ رشوال سنہ احد
تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین
بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع اللواء
والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان
بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار باوفا دستور الوزراء آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط۔ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت
صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت کہ متعلقان محمد حسین
نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران
پانزدہ آنہ یومیہ بلا قید آسامی بتجویز نمودہ امیدوار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید
بشرح صدر حکم شد۔

۸ ربلا قصور یومیہ

مشارٌالیہ صغیر	خدیجہ
۲ر	۲ر
رقیہ ہمشیرہ	سعیدالنساء
ار	ار

سماۃ راحت النساء وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ر

مشارٌالیہا	سماۃ لطیفہ
ار	ار

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است　　برحاشیہ　　بعرض مکرر رساند

بست وہفتم صفر سنہ ۳ جلوس مبارک بعرض مکرر رسید

پس پشت جز یادہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر معتمد الملک مظفر جنگ بہادر خان ترخان

مہر غلام علی

مہر سپہدار خان

مہر امیر خان

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵) نقل چِٹھہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی درباب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیرالدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان سنہ ۲ جلوس معلی موافق ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میرجملہ خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سرام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع دارالخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش و موضع گہلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار صوبۂ مذکور جمع دہ ہزار روپیہ بابت باز یافت متوفی و یک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ مذکور باندوزد و فتوح بشروط سوائے حصہ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ حویلی صوبۂ مذکور و پنج آنہ یومیہ بالاشتراط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔

واقع ہذا رجب ۲ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان بتحریر ذی الحجہ ۱۶ سنہ عہد حضرت حصہ موضع

بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸ سنہ عہد حضرت خلد مکان

در شیوال بمشار الیہ سوار بالاشتراط مرحمت شد ۵ر

بشرح دستخط

یمین الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال صاحب السیف والقلم رافع اللوا والعلم وزیر صاحب تدبیر یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبداللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار وفادار دستور انور را آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔

سیادت و نقابت زینت امارت و ایالت مرتبت شوکت و حشمت منزل عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میرجملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

از روئے سیاہہ مہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید مذکور فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود بعرض اقدس رسید کہ تجویز نام

بمہر میر احمد علیخان صدر جزو آنجا نیز رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید منیر الدین پسر متوفی طالب علم بصلاح و تقویٰ آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر بنام موی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین بشار الیہ بپسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد مرقوم سوم جمادی الاول ۳۳ھ

۲۵ رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ

موضع گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ	سالانہ
الـــ ہزار جمع	الـــ ہزار

گیلوتہ عملۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ از خزانہ مسطور
الـــ ہزار	الـــ ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مہر میر جملہ معظم خانخانان

تباریخ دوم شہر ذی الحجہ ۳۳ھ

(مہر: بلاس راہم)

معہ جان محمد قول	تباریخ ۱۲ شہر رمضان ۳۳ جلوس والا	۱۲ رمضان ۳۳ جلوس والا
مطابق واقعہ کل است	نقل بدفتر وقائع کل رسید	دخل وقائع کل نمودہ داخل
تباریخ چہاردہم شہر رمضان ۳۳ھ	داخل ادراجہ نمودہ	فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جان محمد قول

تباریخ دوم ذی الحجہ جلوس والا نقل بدفتر

دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

(۱۶) نقل چیٹھہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمر الدین خان چین بہادر.........

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم سنہ ۹ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۶ھ برسالہ سیادت و نقابت رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد۔ حکم صادر شد کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط مؤتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت آلبہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک وملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد السلطنت و کشورکشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منبع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار باوفا یکرنگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ قمر الدین خان بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان لایق المرحمت والاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہما وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الٰہی و نماز روزہ و تلاوت فرقان و قرآن مشغول اند۔ امید وار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنہ حویلی اجمیر موجب اسناد و حکام در وجہ معاش مومی الیہما مقرر است سنا درگاہی عہد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگہ زمین از محل قدیم

اسامی	مشار الیہ	مسماۃ
	۲۰ بیگہ	نجیب النساء ۲ بیگہ

مسماۃ — مسماۃ

نفیسہ بی بی — ص بیگہ — رحیمۃ النساء — ے بیگہ

مسماۃ — ص

بخت بانو — ے بیگہ

تحریر تاریخ صدر سنہ الیہ مطابق واقع کل است پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک میر جملہ معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر وزیر الممالک قمر الدین خان چین بہادر نصرت جنگ عماد اللہ

مہر غلام علی خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

مہر فدوی علی احمد خان فدوی محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷) نقلِ فرمانچہ

بادشاہ عہد محمد شاہ طغرا

بمہر وزیر میر جملہ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان

میر جملہ معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب یادداشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۹ یازدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دویست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق بشرط فیض و تصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

بازگذارند واصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راه ندهند که حاصلات آنرا صرف نموده بدعائے ابقائے دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نموده باشند واگر درمحل دیگر چیزے داشته باشند آنرا اعتبار نه کنند۔ دریں باب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست و نهم جمادی الثانی سنه ۱۳ جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچه

مقدمه شرح ضمن در وجه مدد معاش مسماة بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد الله نبیره قطب الاقطاب حضرت بموجب یادداشت واقع عهد　　　مرقوم تاریخ شانزدهم شهر محرم الحرام سنه ۹ یازدهم شهر شوال سنه ۱۲ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنه حویلی صوبه دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عـــــــــه بیگه زمین از محل قدیم

	مسماة	مسماة	متکلماة	مسماة
مشار الیه	نجیب النساء	شریفه بی بی	رحیم النساء	بخت بانو
ے بیگه	ص بیگه	ص بیگه	ے بیگه	ے بیگه

(۱۸)

نقلِ فرمانچه

عهد محمد شاه بادشاه غازی

مهر خان خانان

طغرا

گماشتهائے متصدیان مهمات و جمهور سکنه روضه منوره قطب الاقطاب حضرت خواجه معین الدین چشتی قدس الله سره واقع بلده صوبه دار الخیر اجمیر را اعلام آنکه بموجب التماس وکیل سید ظهیر الدین وغیره از فرزندان حضرت　　　بعرض اقدس اعلی رسید که موکلان هیچ امر وجه معیشت مقرر ندارند و اوقات بعسرت میگذارند امیدوارند که پانزده آنه یومیه از اوقاف روضه مذکور سوائے علی السویه در وجه معاش موکلان مرحمت شود حکم جهان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت که یومیه مسطوره از اوقاف روضه مذکوره سوائے علی السویه در وجه مدد معاش مشار الیه وغیره مقرر باشد لهذا حسب الحکم اعلی قلمی میگردد که یومیه مذکوره را از تاریخ ورود پروانه حسب الضمن بمشار الیه وغیره میرسانیده باشند. تا آنکه آنرا صرف معیشت خود ها نموده بدعائے دوام دولت ابد

مدت اشتغال ہنمودہ باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ درین باب
قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔
تاریخ بست وہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد مصہ

عبارت ظہر فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بموجب التماس وکیل مشارٌ الیہ
پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ
۱۵ار یومیہ

مشارٌ الیہ	کرامت اللہ
نفر ۴ر	۴ر
مسماۃ امۃ الصمد	مسماۃ بی بی صاحبہ
۴ر	۳ر

نقلِ فرمان

(۱۹)

محمد جلال الدین ابو المظفر شاہ عالم بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان۔
باسمہٗ تعالیٰ شانہٗ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ
طغرا باسم بادشاہ۔ مہر بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ و نہاری
معہ موضع ناند معہ رامپورہ عملہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دو ہزار روپیہ حاصل آن است از تغیر شہامت وغیرہ
در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت بافرزندان
بلا قید اسامی و قسمت بمواقف تصدیق و یاد داشت وتوفیر آنچہ از حسن تردد برجمع آن بظہور آید از ابتدائے
فصل ربیع بوقت قیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار و الا تبار و وزرائے رفیع
الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً آمو بداً در استمرار استقرار
این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضع مرقومہ را نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً بتصرف آنہا دا گزارند

وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات سائر اخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغانہ وضابطانہ وشکار وبیگار وده نیمے مقدمے و صدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نہ شوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید وقدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد نہ طلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔

بتاریخ بست ویکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والازیب تحریر یافت مص

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل دیہات

مہر کلان

نظام الملک مدار المہام آصف جاہ
برہان الملک شجاع الدولہ ابوالمنصور
خان بہادر صفدر جنگ یار وفادار
سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

مہر

سید ہدایت علی خان
فدوی شاہ عالم بادشاہ
غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

(۲۰) نقلِ فرمان

ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہٗ تعالیٰ

مہر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان

واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار وہشت صد

کری دام موضع ناندمعہ مزرعہ دام پورہ علہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات و اکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت معافی تو فیر از ربیع پارس ئیل......
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ با فرزندان نامدار و کامگار والا تبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال ابداً و موبداً در
استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلی کوشیدہ و اعہائے مذکورہ را معہ موضع در بست
نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً آبتصرف آنہا بازگزارند و از صوادم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
مثل قلغہ و محصلانہ و دارو غگانہ۔ بیگار و شکار۔ دہ نیمی و مقدمی و صدودی و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند و تو فیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن
سرِ دواں در جمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند۔
و از بیرلیغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یازدہم شہر ربیع الاول سال یازدہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے سوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۃ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

مہر
عنایت علی خان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آذر و شنبہ نہم شہر صفر المظفر ۱۱ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۴ھ
مطابق ۹ خورداد ماہ برسالہ شرافت و نجابت منقبت امارت و ایالت منزلت دانائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت
طرازندہ بساط عظمت و ابہت اعتضاد و خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور
کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص
کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام
والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاقتدار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آساس راین داس
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع نا ند
معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام التمغا
سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان و متعلقان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد
بطنٍ وانچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم
شہر صفر ۱۱ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت و نجابت مرتبت
امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد و خلافت و

فرمانروائے۔ اعتمادِ سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عیش آرائے محافلِ
کامرانی جوہرِ مرآتِ حقیقت ووفا فروغِ شمعِ یکرنگی وصفا ہمدمِ دلکشا مجلسِ خاص محرمِ خلوت
سرائے صدق واخلاص۔ کار فرمائے سیف وقلم مدبرِ امورِ عالم قدوۂ خوانینِ بلندمکان عمدہ امرائے
عظیم الشان وزیرِ صائبِ تدبیرِ ممالک مدار امیرِ روشن ضمیرِ عالیمقدار لازمِ اختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ[1] الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر
جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا
وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان آنکہ بعرض مکرر رسانید۔ شرح دستخط سیادت و
نجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بست وہم صفر المظفر سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلیٰ
رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک
والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند
شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ
آصف جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ منظر درآمد لعہ[illegible] ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ
موضع ناندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دارالخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔
بشرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف
جاہ ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بدفتر رسیدہ از فضل وکرم امیدوار است کہ موضع ناندمعہ مزرعہ
رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف وروجہ انعام بالتمغا
موکل بافرزندان ومتعلقان بلاقید اثامی[illegible] وقسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ
مرحمت شود۔ ودستخط
صاد خاص بنام اعلیٰ مزین شوند کہ فرمان عالیشان بدہد مسعود

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ ـ ۵۲ اسامی (س) سے چاہیئے مگر اصل میں (ث) سے لکھا ہے ۱۲

نقلِ شقہ

(۲۱)

ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مُہرِ بادشاہ

فدوی عقیدت و ارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند چو تمامی امور انتظام درگاہ شریف وعزل ونصب مردمان متنظم آن وخبرگیری ہرگونہ امور از جانب حضور بودہ آمدہ درینولا مکرر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از بحد ابتر و خراب است وعزیز علی متولی کہ از طرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب درگاہ شریف را متصرف شدہ ونیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید وخدام وخلق اللہ را تکلیف وایذا میرساند لہذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نورچشم مرزا محمد تیمور شاہ بہادر را بعہدۂ تولیت و نیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہذا بہ آن فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہرگونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و تمامی خدام وخلایق از طریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی وشاکر اند۔ نزد خود طلب ساختہ از حکم حضور والا مطلع سازند وبر دیہات تمامی امور وانتظام متعلقہ تولیت مذکور قبض وتصرف ودخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد ودام معین اوشان باشد وحساب وکتاب تولیت مسطور وآمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ دہاند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور عمل آرد کہ موجب خرسندی حضور و اظہار کمالِ رسوخ وفدویت آن فدوی خاص ازان منظور است زیادہ تفضلات۔

مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقہ والا بمہر ودستخط حضور بنام کول بُرک صاحب بہادر نوشتہ شد۔

بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم واسناد بادشاہی باختیار صاحب

سجادہ باشد آمدہ است۔ بندوبست آں نیز از طرف صاحب سجادہ باشد۔ و ہم روزینہ و روزینہ
دران املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب و استرضار صاحب سجادہ باشد و ہمہ تحصیل و تشخیص
دیہاتِ علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد و یا حضور مالک است دیگرے احدے را
دخل و مزاحمت نبودہ و نماند و کسی کہ خارج و قاصر نوکر و خدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد و از درگاہ خارج کردہ دہد و ہم حصہ و ملک در روزینہ قاصر الخدمت موقوف مسدود
سازد و اختیار صاحب سجادہ است۔

بند دوم۔ و محاسبہ از لغایت تا بہ مداخل و مخارج تحصیل تشخیص دیہات و ہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہانند و آنچہ از روئے کاغذ مشرف
و صاحب سجادہ از ہمہ مراتب بذمہ او بر آید فوراً از جائداد منقولہ و غیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد و از آیندہ احتیاط دارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت و دست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آں یا بحضور میرسد و یا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست۔

بند سوم موضع واشترہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمد
کہ یکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است و برائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گروے بدہد۔
اگر گرو بدار و عوید از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او مقرر است
ازان بگیرد و موضع مذکور بہ معزول نمیرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نورچشم تیمور شاہ
است از طرف نورچشم سپرد سازد و رسید صاحبِ سجادہ بفرستید۔ و اگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا درین امر نیست و ہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد و برد نمودہ
محض غاصب و خائن است اعتماد آن نباید کرد و بعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد و برد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ و بباطن مطلب خود مینماید از آنہا برآوردہ آنچہ دران خیانت
و غبن متولی باشد ازان بصاحب سجادہ بدہانند و دیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مہر صاحبِ سجادہ منظور ٹھیکہ و استمرار کسے نیست کہ ہرگز نہ مالک صاحبِ سجادہ حضور است
و ہم از روئے شرع شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم صاحبِ سجادہ بہمہ امورات
درگاہ و مال و کوٹھا و عزل و نصب نوکران و خدام وغیرہ شاگرد پیشہ و ہم صرف نمودن و

جمع کردن واجرار مسدود کردن روزینہ وملک وغیرہ اختیار صاحب سجادہ بودہ آمدہ است حالا ہم مالک است مص

بند چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ وفہمیدہ ہرچہ از اخراجات روزمرہ درگاہ شریف بموجب دستور قدیم وماوجب باشد وآنچہ درماہہرداران وروزینہ داران بموجب دستور قدیم الایام یا بموجب اسنادِ شاہی باشند۔ آنرا بحال وبرقرار حسب تجویز صاحب سجادہ داشتہ آنچہ نو احداث یا فضول وبیجا بسبب رعایت ویا مروت اختیار ہرکس کہ باشد موقوف ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کنند وتغیر وتبدیل وبجالے بردن سند دستخطی حضور یا نورچشم مرزا تیمورشاہ بہادر نہ گردد تاکہ آئندہ رابند وبست قرار واقعی گردد مص

بند پنجم ۔ رقوم فوج وخرچ کہ دیہہا بسبب افواج کسی میدھد متولی چپاتیدہ بود حالا از عین مال گرفتہ نیشود در پرگنہ اجمیر معاف است واز دیہات درگاہ ہم وصاحب سجادہ گرفتہ نمیشود مص

بند ششم ۔ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ واہلکار میرزا تیمورشاہ ومتولی حال میکردہ باشد وہرگونہ درخبرگیری ساعی ومستعد ماند ودرجمیع ابواب بموجب دستور قدیم مداخلت امین وتحصیلدار کہ از حضور مقرر شدہ اند بخوبی کتانیدہ دہد مص

نقل شقہ بادشاہ (۲۲)

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی واقع دارالخیر اجمیر نہایت ابتر وبرباد وخراب است وباعث ابتری وبربادی عزیز علی متولی وغیرہ عملہ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند ودر تحصیل دیہات ودیگر اخراجات وغیرہ متعلقہ درگاہ شریف تجویز خود وآرائے امور نو احداث جاری ساختہ وغبن اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگزرد کہ بدریافت تعاب وتصرف بیجایے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ است وبدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

و پیران خود است عزیز علی متولی خائن معزول فرمودہ خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاہ بہادر و نیابت بنام سید مہدی علی خان صاحب سجادہ درگاہ شریف کہ بموجب شد آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق و حضرت فردوس منزل انار اللہ برہانہ است مقرر فرمودیم چنانچہ ہرکارہ مرقوم الصدر بماند لیکن چنانکہ مرکوز خاطر اقدس عالیست بسبب شعبدہ بازی و بدنہادی و فیلسوفی متولی معزول کہ چاشنی خار است و انجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لہذا تجویز مقدمات و تدارک و بندوبست آن از تہ دل منظور و پیش نہاد خاطر انور است و ازیں ضرور است مزین بدستخط حضور ملفوفہ شقۂ کرامت مرقومہ نزد آن فدوی خاص فرستادہ شد۔ مرقوم کلک عنایت سلک میگردد کہ اصل و یا نقل بند مقدمات مرقومہ ملف چٹھی خود موسومہ ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدین مضمون روانہ نمایند کہ بر مقدمات مرقومہ قرار واقعہ در رسید کوا غذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجادہ برآوردہ معائنہ و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان کہ از حضور روانہ شدہ است کارامانت و تحصیل از دست نا بہرہ مبیگر فتہ باشند و انچہ امین مسطور و دیوان مہدی علی خان صاحب سجادہ ظاہر کنند۔ بموجب آن بندوبست قرار واقع کنانیدہ مدام خبر گیران بودہ بر وقت معاونت میکردہ باشند و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحب سجادہ صاحب ممدوح بحضور پر نور اطلاع دہد۔ تساہل درین باب نہ رود۔

(۲۳) نقلِ فرمان

سلطان علاء الدین خلجی بنام راجہ رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف۔

بسمع اقدس و ہمایون ما رسیدہ کہ آن زبدۂ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخندہ خصال از جزیرہ سراندیپ آوردہ است باید کہ آن تحفۂ صنعت الٰہی و نمونہ قدرت ایزدی را بزودی روانۂ درگاہ فلک اشتباہ ما سازد ہر آئینہ بظہور این خدمت شایستہ مورد تفضلات شاہی و مطمح نظر انصاف خسروی تواند بود و در صورت انحراف و نافرمانی بپاداش کردار خواہد رسید۔

نوٹ:۔ یہ واقعہ ۱۳۰۳ء کا ہے۔ ۱۲

عرضی جوابی راجہ رتن سین

بر ضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود
کہ شاہان دین دار و خواقین سعدلت شعار حرمات محرمات و مخدرات محصنات فدویان
خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات
خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را زیر سایۂ حفاظت و رعیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے
نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرہ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب
طے می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار جہل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن
نشاید و راعی را گرگ بودن نباید۔ و اگر نیت حق طلوبیت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گوے
و این میدان۔

بیا و نوش کن پیمانہ چند ؎ فدائے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل
میشود۔ اینک بخشش ہمت و مردانگی یاد رصف وسر شجاعت و شیردلی بر کف

؎ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر — مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابوالمظفر
غازی
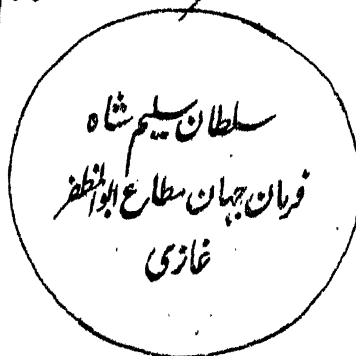
درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن
لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دوصد بگیہ اراضی لایق زراعت بگز الہی بطریق ابتدائے
از ابتدائے فصل خریف لوئی ییل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت
پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مفرز و مسلم باشد کہ حاصلات آنرا سال بسال صرف
معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران کروریان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل نیک بہبودہ وچک بست نمودہ گذاشتہ بعلت
باوجہات واخراجات وعوارضات چوں قتلغہ وپیشکش ودہ نیمے ومقدمے وصدودے وقانون گوئی
وحصہ رسد وشکار وبیکار وضبط ہر سالہ وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
وہر سال فرمان وپروانہ مجدد طلب ندارند ودرین باب تاکید تمام دانند۔
تحریر فی التاریخ ۱۲ امرداد الٰہی ۴۹ مقررہ شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۳ ماہ مہر الٰہی ۴۹
آنکہ بندگان حکم نمودند کہ موازی دوصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت بگز الٰہی مطابق ابتدائے
سن ابتدائے خریف لوئیل از پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ
شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔
از تاریخ ۱۲ ماہ مہر الٰہی ۴۹ موافق یوم جمعہ۔
نوبت واقعہ نویسی ابراہیم بیگ ۴۹ جلوس مطابق
۱۰۱۲ ہجری

امین الملک
مرید شاہ سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی (۲۵)

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
یکہزار وچہار صد سی ویک بیگہ وہشت بسوا اراضی تطامت بالس یکصد روپیہ نقد

درگاہ متبرکہ ویک صد یومیہ بابت شمع چراغ ولنگر خانہ و آ ... و ... از قصبہ
سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دارالخلافہ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ
فرزندانِ نامدار کامگار والاتبار و ... ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال
کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران وکروریان و
چودھریان وقانونگویان اراضی مسطورہ از محل نیک پیمودہ چک وسالیانہ × ویومیہ میگزارند
صرف آن نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ اورا در وجہ خرچ عرس و تیل چراغ × ولنگر خانہ ...... نموده
بدعائے دولت ابد مدت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفند امرالہی سنہ جلوس والا تحریر یافت۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان مطلا محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ سندر لال تحصیلدار والگھاٹ ریاست جیپور نبیرۂ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کر دیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

مہر کلاں اکبر بادشاہ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

درین زمان میمنت اقتران فرمان والاشان عالیشان واجب الاطاعۃ والاذعان
صادر شد کہ بمقتضائے وفورِ مراحم خاقانی و فرطِ تفضلاتِ خسروانی کہ نمونۂ افضال یزدانیت امارت
مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لائق العنایت والاحسان سوہن لال را بخطاب
راجگی وبہادری و معتمد جنگی بین الاعیان والارکان وفی الامثال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم
باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار والاتبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان
دربار جہاندار و حکامِ ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآبِ بادشاہی بشمول این خطاب

یہ اصل فرمان دو فٹ ۶½ طول میں اور ایک فٹ ۱½ اپنچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپہ بنا دیا ہے نقل کا اصل ہے۔

برگزیده والقاب پسندیده معزز و مباهی دانسته انظارِ عنایت ما بدولت و اقبال را باحوالِ فرخنده
مآل فدوی خاص معزالیه بوآ فیوآ متزاید و بے نہایت دانند۔ بتاریخ یازدہم شوال سال فرخی
اشتمال بستم از جلوسِ ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر و ثبت تسطیر پذیرفت۔

(۴۷) عرضداشت خان اعظم مرزا کوکلتاش درجواب فرمان اکبر بادشاہ که از مکه فرستاده بود منقول از دربارِ اکبری

کمینه فرشتان آستان کیوان مکان ملایک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون شان کیخسرو
دستگاه کیومرث بارگاه سکندر، عالم پناه انجم سپاه آسمان خرگاه ظل سبحانی عزیز کوکه بعرض
میرساند که برائے انور مطالب این غلام کمینه قایض وصادر گشته بود جان و دل را که خلاصهٔ آب و گل است
باجمعی کثیر از وسائے اخلاص وابتهال بخدمت حجاب درگاه گیهان پناه که مبدائے سجاد نشاء عظمت
وکبریایت فرستادن چون مفتی عقل وفتوی قاضی گمان بلکه یقین سجل بحرمان و مهجوری که در ولیت
بے دربان نوشته داده بود برنا قابلی فرسوده دست ملالت در گردن کرده ماند چون دانست یقین
که احادیث تحریک اعدا موثر و کار افتاده مزاج اشرف را لعینیت وتهمتی چند که بمسامع جاه وجلال
رسانیده از کمینه درگاه منحرف ساخته اند وهادی رائے عالم آرائے بساط بوسان آن درگاه به تنقل
وقمع اینے گناه راهنمون گشته بخاطر رسیده که چشم خاکسار بے مقدار را که در خدمت قابلان آن درگاه
آسمان نشان پرورش بمرتبهٔ اعظم خانی و عزیز کوکگی و حکومت گجرات سرافراز شده هم بواسطهٔ این
تشریفات بخاک پاکِ معظمه مقدسه منوره رسانیده که باکافران هندوستان حسبی را که پرورده خوان
الوان انعام واحسان بادشاه جهان پناه باشند در یک خاک و در یک محل مدفون سازد محض گستاخی
ونهایت بے ادبی است ولا جرم گجرات را که آنکه معمورهٔ دارالسلطنة بود به معتمدان سپرده
غبار ملال واختلال خویش را از گوشهٔ خاطر خاکروبان آن آستان ملایک آشیان شسته
دست از مطالبات آنجا و پائے ادب را کوتاه ساخته مواشی که محض بسعی جانسپاری
خود از معارک کفار جمع ساخته بود بدست عدل بیرون آورده از حلال ترین چیزها دانسته سفر
گزیده آن قدر جمعیت از مکاسبات مذکور بدست آورد که اگر خواهند منصب اعظم خانی را

دربارگاه بادشاه روم کی اشرف مکان ربع مسکون تصرف ایشانست بتواند خرید- اما خلاصهٔ
همت مصروف آنست که وظیفه مرحوم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسه
بنام نامی حجاب بارگاه بنده پرور حضرت خاقانی باتمام رساند که تا انقراض عالم وردِ زبان مورخان
جهان باشد وخود دران مدرسه بحث علوم دینی وفکر شعر که عبارت از توحید ونعت ومنقبت
اصحاب بوده باشد ودعاے دولت روزافزون اشتغال میداشته باشد- امید آنست
که از رفتن این کمترین غلامان بر حاشیهٔ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواهد نشست بلکه
مطلب سخن چینان وعیب کنندگان که عدم بود این معدوم است بحصول خواهد پیوست که منصب
اعظم خانی وحکومت گجرات وعشرت عزیز کوکگی را باین محروم نمی شمرند. بناچار جمیع مذکورات
را پیشکش مدعیان نموده که ایشان را بیمر نیست بدون بنده وتمکن که این کمینه را بیمر باشد
بدون ایشان چون آخر الامر ترحیم لطف شامل حال بوستان مطالب ومقاصد دیگران شده و
نهال امید وحقوق خدمت بنده را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند- بنده از فدوی که
نهاد عاقبت اندیشی هالبگان آن آستان چند کلمه گستاخی نموده بعرض می رساند که جمعی خاطر
اشرف را از دین محمد صلی الله علیه وسلم بیگانه ومتجنب می سازد حاشا که دوست باشند و
کمینه که نیک نامی دنیا وعقبی می طلبد دشمن وواجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچه ایست
ناپایدار بر حرف دوسه خوش آمد گوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد- همه عالم را گوش
هوش است پیش ازین سلاطین بوده اند که همه صاحب تمکین بودند هیچ بادشاهے را دغدغه نشد
که دعوی پیغمبری ونسخ دین محمدی نماید بل ماداے که چون مصحف اعجازی چون چهار یار چند بار
پسندیده باشد وشق قمر با مثال این چیزها واقع نشود مردم میکنند یارب دغدغهٔ چهار یار بودن
کدام جماعت را می شده باشد- قلیج خان که صفای ظاهر وباطن وعصمت جبلی دارد یا صادق خان
که شرف رکابداری از بیرام خان یافته یا ابوالفضل که شجاعت وحیایش بجای علیؓ وعثمانؓ
می تواند بود- بخداوند بخاکپاے بادشاه قسم خبر غریزی کسی که نیکنامی طلب باشد نیست و
همه مدار بر خوش آمد وروزگذرانیدن دارند وآنکه نیکنامی طلبد بنده است که تا بود
بجز حرف نیکنامی بر زبان نه آید الحال هم در مکهٔ مقدسه منوره کاری نخواهد کرد که خلاف
نیکنامی باشد ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید　　که هرگز بمنزل نخواهد رسید

فرقے کہ میان اکابر مجلس بہشت آئین و بندۂ کمترین است ہمین است کہ ابو الغازی در فرمان بندہ اضافہ کردہ دیگران کافران را بر مسلمانان ترجیح دادند کہ بر صحف لیل و نہار خواہد ماند۔ آنچہ بر بندہ واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا۔

(۲۸) نقل فرمان نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ سنہ ۹ جلوس مطابق ۱۰۲۳ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور و عز ایراد یافت کہ موازی دویست دہ بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الہی از پرگنہ لہر پور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجہ مدد معاش لالہ مصر وغیرہ بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود خرچ و تصرف نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کرریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف مشار الیہم باز گذاشتہ اصلاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بعلت بالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دوار و غگانہ محصلانہ بیگار و شکار دہ نیمی مقدمی و صدو دی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند و از جمیع وجوہات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب ہر سال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرمودہ درنگذرند در عہدہ شناسند۔ فی التاریخ آبان سنہ ۹ جلوس۔

(۲۹) فرمان ابو المظفر نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ غازی

اللہ اکبر

مہر مستطیل جہانگیر بادشاہ	طغرا فرمان ابو المظفر نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

دریں وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ + موازی یکصد
بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل
در وجہ　معاش ملا جاماسپ وہوشنگ نارسی با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × در وجہ معیشت خود صرف نمودہ بدعاگوئی
دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند. می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام +
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی
مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا باز گذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان مطلقاً
راہ ندہند و قلبہ بالوجہات و اخراجات و عوارضات مثل قلقلہ و پیشکش و جریانہ و محصلانہ و
ضابطانہ و مہرانہ و دار وغکانہ × و بیگار و شکار و لشکر و دہ نیمی و مقدمی و رولیبوی و صدودی
قانون گوئی بلیت درحرہ فرخہ مذکور آبہی و ضبط ہر سالہ از تشخیص چک و تکرار زراعت + و
کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند. و از جمیع رسومات
و اطلاقات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و دریں باب ہر سالہ فرمان عالیشان
مجدد طلب ندارند از فرمودہ درنگذرند و در عہدہ شناسند۔ تحریراً فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۲

نوٹ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشتِ فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر
سنہ ۱۲ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ　　سنہ ۱۰۲۷　　و نقابت پناہ اقبال

---

۵ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بشکل طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۹) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالۂ سیادت و نقابت دستگاہ و محل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ اور ملا ہوشنگ اور اُن کے فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادابھائی نوروجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورث اعلیٰ تھے ہیں جناب مہرجی بھائی نوشیروان جی کیقوباد ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بےنظیر انگریزی کتاب دی ہیومرانیڈ فینسی آف پرشیا کے مصنف ہیں) بدرجۂ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ انھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ ۱۴۸)

آثاری مصطفےٰ خان برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری بنوعنایت
لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاماسپ
و ملا ہوشنگ فارسی می شناسند دل تاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ بنظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند
و چہار بانو روغن فلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین گز الہی موافق ضابطہ از قصبہ نوساری سرکار
سورت در وجہ مدد معاش شار الیہما مع فرزندان برقرار شدہ برسالہ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نورالدین قلی داخل واقع سازند شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز ریش ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الہی ۱۴ مطابق
جمعہ ۲۱ ربیع الاول ۱۰۲۸ مکرر نص حجاب بارگاہ فلک اشتباہ رسید و بموجب
حکم قضا فرمان صادر شد۔ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل
فرمان مخلی بماند فقط (نوٹ) ۱ اور ۲ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بوزن
ما بیگہ زمین گز الہی ہونا چاہیئے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہِ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروزہ خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ ۱۵ جلوس مطابق ۱۰۲۴ھ / ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۴۶) رایل ایشیاٹک سوسائٹی شاخ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) ۲۱-۱۹۱۷ء سے نقل کرکے بھیجی۔ اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہے اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور بقدر تعلق مطالب
حل کر لیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا عکس فوٹو بھی کیوکا صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُن کی
بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفسِ فرمان کی عبارت سے زیادہ اس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہے۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا۔ ۱۲

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز[۱] ..... یافت موازی پنجاه بیگه
زمین افتاده لایق زراعت بار آٹھے از پرگنه سکیت سرکار + ازابتدائے خریف توشقان ییل
در وجه مدد معاش مسماة فیروز خاتون کوچ محمود وغیره با فرزندان بموجب ضمن مقرر و مسلم شد
که + حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجه معیشت خود خرج و صرف نموده بدعاگوئی دوام دولت
ابدقرین اشتغال نموده باشند می باید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال
و استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیده اراضی مذکور را پیموده و چک بسته متصرف آنها
بازگذاشته اصلاً تغییر و تبدیل بدان ندهند و بعلت مالوجهات و اخراجات مثل قتلغه و پیشکش و
وجریبانه و ضابطانه و محصلانه و مهرانه و بیگار و شکار و ده نیمی مقدمی و صدوئی قانون گوئی
و ضبط هرساله بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانیده دریں باب + هرسال فرمان و پروانه مجدد نطلبند و اگر تحلی دیگر چیزے داشته باشد
آنرا اعتبار نکنند از فرموده درنگذرند تحریراً فی التاریخ ۱۳ خورداد ماه الهی سنه ۱۰

[۱] غالباً یہ لفظ ایراد ہے۔ ۱۲

(۱۳)

اللہ اکبر

طغرائے شنجرف محمد نورالدین ابوالمظفر بادشاہ غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمان محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن میران سلطان محمد - ابن سلطان
ابوسعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں۔
مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں۔

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عزایراد یافت که

سوازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگز الٰہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتدا خریف قوی ئیل در وجہ مدد معاش مسمات اور بانون دختر مبارک
بحسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ داخلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور باز گزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند و علت
بالوجہات اور اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار وغکانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و حد و دی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب فرمان و پروانچہ
مجدد طلب ندارند و اگر در محل دیگر زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند .... در عہدہ
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۸　　(عبارت پشت)

معاش باسم سماۃ اور بانون موافق .... ماہ الٰہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱۰ رجب المرجب
سنہ ۱۰۲۷ ...... عصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ ...... باتفاق ..... واقعہ محمد مومن
انگہ سماۃ اور بانون دختر مبارک سرفراز حسین مشایخ ۴ ماہ بہمن سنہ ۱۲ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہاں مطاع .... سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی ...... مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام .... شرح بخط جملۃ الملکی داخل طومار سازند ....
.... واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
قوی ئیل فرمان عالیشان ....

سنہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر　ملکہ بادشاہ مرید جہانگیر	یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے نہایت بدخط آبان سنہ ۱۴ اور کچھ اور لکھا ہی جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۰۲۰

۱۰۲۰ صابر　　مہر ہیں صاف ہی

ایک مہر اور ہی جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خان مرید اور ایک ن معلوم ونیاہی غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغری ہی جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۱۰ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہی ۲۔ ۳ ½ × ۱ × ½ ۱ طول و عرض ہی ۱۲-

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہے ۱۷۔ ابان ۱۲ھ اور الملک پڑھا جاتا ہے آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان ۱۲ھ اس کے آگے پھر کسی کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۲۴ ماہ آذر ۱۲ھ نقلدار خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۲۲ نقل فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید بداؤنی

از عرضداشت نتیجۃ الامرا العظام سلالۃ الاماجد الترام شایستہ تربیت خسروانہ سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بداوں را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود سازد بنا بر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الہی مزروعہ و افتادہ بالمناصفہ باسمی شیخ با فرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس واعلےٰ کوشیدہ آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگذاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ نہ دہند و تغلب بال و اخراجات مثل حلقہ و پیشکس و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و رانجی و مقدمی و صدد وئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و پیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے نواب فرید خاں کو بداوں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوبن کو کہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بہادر کا عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بداوں سے جانب غرب متصل سوتھ دروازہ آباد تھا اس محلے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخو پور میں جو بداوں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں اتنک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخو پور سے میں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور ۱۸ سنہ جلوس اکبری میں بادشاہ نے جیٹ پور روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جسونت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دارالخلافہ سپرد ہوا ہے ان کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲

درشباب ہرسال فرمان و پروانچہ مجدد طلب نہ دارند، واز فرمودہ درنگذرند و عہدشناسند۔ تحریر فی التاریخ ۲۰ ماہ فروردی الٰہی ۲۱ سنہ جلوس مطابق ۱۰۳۵ سنہ ہجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب . . . . بعنایت بادشاہانہ مشتمل وامید وارگشتہ بداند کہ عرضہ داشتے کہ درینولا . . . نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال داشتہ بود بتاریخ ۲۵ فروردین برسید وانچہ از تنبیہ نمودن مقہوران کہ در موضع اہولی جمع شدہ بودند ودر بعضے مواضع آزاری رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و ارسے محنب محراسے آں خانہ زاد شدمی باید کہ ہمیں دستور مقہوران آن سرزمین را آنچنان تنبیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند ورعایا مرفہ الحال بود . . . . ومقام جولے و ماسدار مولوہ تخلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴ . . . . . سنہ ۹ جلوس

اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص و فرزندان تمام اختصاص داراشکوہ معرفت کمترین فدویان افضل خان درج ہے۔ نوٹ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہے۔

(۳۴) نقلِ فرمان مُہری شاہنشاہ جہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبداللطیف کے مورخہ ۱۴ رمضان سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

درینوقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت سرکار سنبھل و سرکار بدایوں لفضیلتماب شیخ فتح محمد خویش × ملا عبداللطیف سلطانپوری ومبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلا قصور از خزانۂ دارالخلافۂ اکبرآباد لب۔ مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہے اسلیئے جہاں جہاں عبارت اُڑ گئی ہے وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادیئے گئے ہیں۔ ۱۲

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم آنخدمت قیام و اقدام نمودہ در تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و باز یافت تغلب و لباس آنہا مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ درینولا مقرر شدہ بہ عمل آوردہ ہر سال نسخہ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم اشرف اقدس اعلےٰ کوشیدہ دست تصدی سومی الیہ را در امور متعلقہ آن امر قوی و مطلق داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا بدو رجوع نمودہ بموجب تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضے وظیفہ جمعی را کہ باز یافت نماید بخالصہ شریفہ ضبط نمایند و متصدیان مہمات و دیوانیے دار الخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سرانجام نمودہ بموے الیہ میرسانیدہ باشند و چیزی از انجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلے دیگر چیزی داشتہ باشند انرا اعتبار نکنند بسبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن سرکار ہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامے اسناد خود را بدو نمودہ اراضے جمعی را بتصحیح نرسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الاتصال اشتغال نمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ ارشہر رمضان المبارک سنہ ۱۸ جلوس میمنت مانوس سنہ ۱۰۵۴ ہجری

(۳۵) نقلِ فرمانِ شاہجہاں بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمۃ والامتنان محتشم خان بہ عنایات سلطانی مسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آں قابل العنایۃ در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیرداراز بودن آن قابل المرحمۃ در انجا اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت و ارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک و وضع ہموار پیش گیرد کہ احدے از و آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ بہ نشیند والا عنقریب حکم اشرف اعلےٰ صادر خواہد شد کہ سید فرید را از انجا بر آوردہ

بہ منیح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست و ہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست [۲۲] دوم جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۹ھ مُہری داراشکوہ ابن شاہجہاں صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمان مُہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹودرمل مرتبہ ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ھ ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹودرمل بعنایات × سلطانی مفتخر و مباہی گشتہ بداند کہ چون درینولا شیخ اللہ داد نواسہ + ملا عبد اللطیف مرحوم بعرض عالے. کہ آنمرحوم بموجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانے یکقطعہ باغ وکٹرہ ودکاکین چندور × قصبہ سلطان پور داشت ودرحالت حت...... [۱] س وثبات عقل ہمہ املاک خودرامع حویلی مسماۃ اللہ ستے کہ والدہ رافع باشد بطوع ورغبت خود × تملیک نمودہ وتملیک نامہ را بدستخط ومہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان وخط تملیک مزبور بدست...[۲]..... لہذا حکم والا × شرف صدور یافت کہ آں شجاعت شعار برطبق فرمان وتملیک نامہ مسطورعلیٰ نمودہ املاک مذکور را برافع مقرر ومسلم دارد وقدغن نماید کہ احدے بہیچ حساب وبرخلاف حکم مزاحم ومتعرض احوال اونشود ودران املاک مداخلت نماید درین باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم سنہ ۱۰۶۰ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زرخرید لیرخان اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی	(مہر) / ابن شیخ عبد السلام محمد عبد الجلال	[illegible]

[۱][۲] دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں - پہلی جگہ باقی ماندہ س وسیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہو کہ ہوش وحواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ دلیر خان بخپتہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ بالموسہ ولد دوبجنپد و داحد ولد جادون و رانا ولد گوپی و نجھتر ولد ملکنس و آساولد نھان و سانکھان ولد رورا مالکان موضع مذکور ایم - اراضی بست بیگہ زمین بخپتہ از موضع مذکور کہ در ہشو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شصت و نیم روپیہ بیشو د برضا و رغبت خود ہا بدست خان مشار الیہ فروختیم و بہائے آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عند الشرع دروغے و نامسموع بود زین چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین ولد راؤ سرسال باڑہ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد کشن سنگھ راٹھور وچاہ کہنہ کہ در حد حال مشار الیہ است	باغ قطب کلال وتال فیروز شاہ وچاہ پختہ در زمین کہ حال موصی الیہ است	دیوار باغ اوگرسین

گواہ شد ــــــ نہم شہر رجب المرجب ۲۴ جلوس مبارک

بندہ درگاہ سکندر اس چودھری و قانونگوے شاہجہان آباد

قانونگو سکندر رائے چودھری شاہجہان آباد

انچہ در متن نوشتہ الیست بیان واقعہ ہست

(۳۸) نقلِ مکتوب شاہجہان

(۱) سپاس و ستائش مر او را کہ بہ قدرت کاملہ خود از قطرۂ آب در رحم نقش بستہ از نابود بہ بود آوردہ مارا پادشاہ جہان گردانید بدین ضرور افتاد کہ در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور وگلگنڈ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت … مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ کے لیئے نظام شاہیوں اور عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دولت آباد کا خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دباؤ ڈالتا تھا اور سلطان محمد کلہ بکلہ جواب دیتا تھا چنانچہ سند نمبر بالا دو مراسلے جن کے نمونے درج کیجاتی ہیں ۱۲۰

وبھاگ نگر (حیدرآباد) بلکہ لنکہا و پر لنکہا خطبہ وسکہ دورعہ شاہ جہانی اجرا نمایم شایان کہ درآن دیار
مانند ہُدہُد ہر یک پادشاہی گویانند النسب واولی آنست کہ حبل الاطاعت در رقبۂ جان خود انداختہ
درآن شہرہا خطبہ وسکہ دورعہ شاہ جہانی نمایند وگرنہ از چنگل باز منقار قہر گوشت از پوست کشیدہ
بہ غلیوازان جہان یغما خواہم نمود۔ این سخن را از گوش ہوش بشنوند تبغافلی خواب خرگوش نہ کنند کہ
عقاب در تجسس است بنابرین زبدۃ الامرائے وفاکیش خلاصۂ نوابان ادراک اندیش ہم جلیس مجلس
خاص مکرمت خان را فرستادہ شد آنچہ بہبود خود دانند دران کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکبر ومنی ہیچ کس را
نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مرا ورا رسد کبریا ؤ منی　　　　کہ ملکش قدیم است وذاتش غنی

مراسلۂ کہ از و بیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر وباہر گردید واظہر من الشمس است کہ
ہُدہُد را تاج شاہی وافسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز
باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد
خرگوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد وعقاب ہر چند
در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدی افتد این سخن را از بطون راہ
بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگزارند آنچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد والصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　　　کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۳۹)

نقلِ قطعہ

بخط نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ بہ حضور شاہ جہان بادشاہ گزرانیدہ بود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و ہر کریاوہ حضرت بادشاہی بر ساند از مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
درو جہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا بحکم ما عندکم ینفد و ما عند اللہ
باق از معاملہ من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلا تنہر
تا لوقت محاسبہ حسابا یسیرا در ایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ در تاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنۃ تا در روز
یوم لا ینفع مال و لا بنون تحریر کردد حررہ عبدالرشید[۵]

نوٹ سطر (۵) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے اور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۶) می سپہ کے نیچے تین نقطے لیسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی ف کا نقطہ نہیں علی ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔

یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

[۵] میر عماد حسنی خوشنویس کامل الفن بمشاہرۂ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامہ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب و کیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل می کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد و عند التحقیق معلوم شد کہ ہنوز سہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد میر عماد گفت دریک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و عزیزان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانۂ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد و اراتہ تیغ کرد و خواہر زادۂ او آغا عبدالرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونۂ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن ازچرک سوم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضور صاحب قران ثانی شہاب الدین شاہجہان شاہنشاہ ہندگذرانید۔ وہو ہذا **قطعہ** ایا خجستہ خصالے کہ ساکنان فلک + بر آستان تو دارند میل دربانی + چہ حاجت ست کہ گویم حال خستۂ خود + کہ حال خستہ دلاں را تو خوب میدانی + شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یکہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تشفی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آغا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی بسا بند از مواهب

نعم نامتناهی از خزانه مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله

در وجه من جاء بالحسنه فله عشر امثالها بحکم ما عندکم ینفد و ما عندالله

باق از معامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان

احسنتم احسنتم لانفسکم بتسلیم سایل و اما السایل فلا تنهر

تا وقت محاسبه حساب با بیرا در دیوان فمن یعمل مثقال ذره

خیرا یره در تاریخ نوپاکان مقدار خمسین الف سنه تا در روز

یوم لا ینفع مال و لا بنون محسوب می گردد [illegible] شد
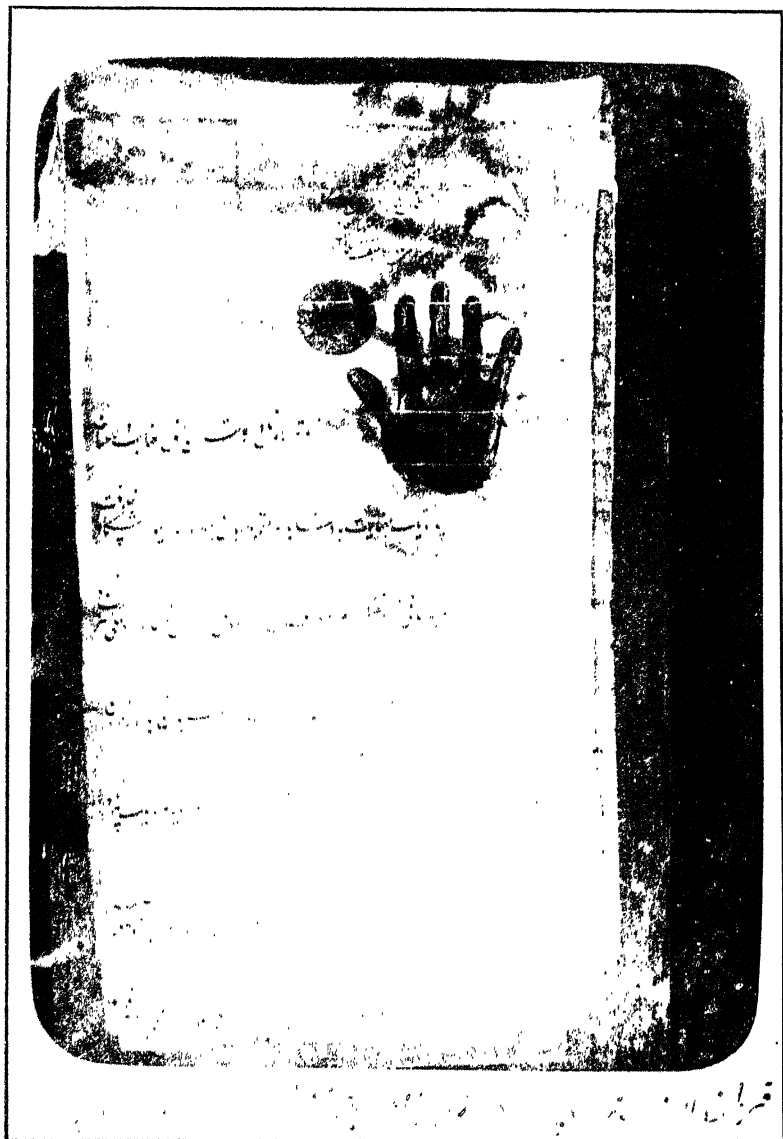
جہانبانی از راہِ فضل و کرم تقصیراتِ آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سرولسیکی نصرت آباد وغیرہ بدستور
شد آمد سابق مطابق فرمان والاحضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امیدوار عنایاتِ پادشاہانہ
پام نایک پسرِ خود را بہ طمانیت خاطر برکابِ ظفر انتساب بفرستند کہ بنوازشاتِ پادشاہانہ و عطائے منصب
سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والاقلمی گشت۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ — تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ، شاہ پور اور سگر تھے۔ ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈ نایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد اِن دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو پادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا۔ شاہی لشکر موضع اگنی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا۔ جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا۔ اس لیئے پادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی۔ یہ خبر اُڑتی اُڑتی گلبرگہ کو پونہچی اور گڈو پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پونہچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اس کے اٹھانے کی جرأت نہ کی پڈ نایک آگے بڑھا اور بیڑا اٹھالیا۔ بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے یہی تو یہ مرے گا۔ ایک دن مقرر کیا گیا۔ سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ اپنے اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں۔ پڈ نایک طیار ہو وقت مقررہ پر آن پونہچا سر پر ایک چمڑی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈی) بغل سے کمر تک ٹیک لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمل لپٹا ہوا تھا۔ اسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح جنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا۔ ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا۔ پڈ نایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈ نایک صاعقۂ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیا پے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا۔ پڈ نایک اُسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ پڈ نایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے انکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جاکر تھان پر باندھ دوں۔ بادشاہ نے انکس دلوا دیا اور پڈ نایک ہاتھی کو لے جاکر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے بر سرِ دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہ خطاب سے بھی سرفراز ہوا "گگنبنڈا ابھیرنڈا گڈو پڈ نایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی اندولہ۔ نیلگی۔ سروال۔ رینا پور۔ ڈرگیٹرہ۔ تلی۔ کھمبا وین۔ ہنسکی۔ کرکل۔ مدرکی۔ نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور ستر برس حکومت کرکے مرگیا۔

فرمان میں پام نایک کا بھی ذکر آیا ہے۔ گڈو پڈ نایک لاولد فوت ہوا اس نے اپنے بھتیجے پام نایک کو متبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ گرگنڈہ کا بیٹا تھا۔ پام نایک سنہ ۱۶۸۲ء میں حکمران ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا۔ اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدل کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ۔ سگر۔ شاہ پور۔ اناپور۔ تلی بھیڑ پر تھی۔ اس نے دو تالاب جالی ہنچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)

(۴۱) نقلِ فرمان اورنگ زیب

طغرائے شنجرف مستطیل

منشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ
امیدوار بودہ بداند کہ چون مقتضاء
مراحم ذاتی و مکارم جبلی ہمگی ہمت والانہمت و تمامی نیت حق طویت بر رفاہیت جمہور انام و انتظام احوال
طبقات خواص و عوام مصروفست و از روے شرع شریف و ملت منیف مقرر چنین است کہ دیر ہاے
برانداختن نشود و تبکدہ تازہ بنا نیابد و درین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلی رسید
کہ بعضی مردم از رہ عنف و تعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس و برخی امکنہ دیگر کہ بنواحی آن واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = بنوائے نیز پوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا اگر مرمت طلب ہوگیا تھا اُس کی ترمیم اور
توسیع کی۔ ان کے علاوہ باداہی تالاب بھی بنوایا۔ چکن ہلّی میں ایک برج بنایا اور واکن گرے میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توپیں چڑھادیا
اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باج گزار تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں
لے جایا کرتا تھا۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہوکر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سرپہ ہوا۔ بیس سال کی حکمرانی کے
بعد اس نے سنہ ۱۱۰۴ھ / ۱۶۹۴ء میں انتقال کیا۔ ۱۲۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱:۔ اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندؤں اور ان کے
معابد کا بڑا دشمن تھا۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فن تاریخ کا یہ خیال ہے۔ کہ اورنگ
زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں میں اسے پابندی مذہب
کہتا ہوں۔ جو ہر عقیدے کے دینداروں کے لیئے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہوسکتا جب
اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہوسکتا ہے ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے۔
جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے
عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کیجاتی ہے وہ بینی مادھو کا مندر ڈھا کر سنہ ۱۶۶۹ء میں مندر کے
مقام پر بنائی گئی ہے۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً و تیمناً بادشاہ وقت سے منسوب کیجاتی تھی

دیکھو صفحہ (۶۰)

برہمنان سدنہ آنمحال کہ سدانت تنہا نہا قدیم آنجا بآنہا تعلق دارد ومزاحم و معترض میشوند و میخواہند کہ ایشانرا از سدانت کہ از مدت مدید بآنہا متعلق است بازدارند و اینمعنی باعث پریشانی و تفرقہ حال این گروہ میگردد لہذا حکم والا صادر میشود کہ بعد از ورود این منشور لامع النور مقرر کنند کہ من بعد احدی بوجود تعرض و تشویش باحوال برہمنان و دیگر ہنود متوطنہ آن محال نرساند تا آنہا بدستور ایام پیشین بجا و مقام خود بودہ بجمعیت خاطر بدعای بقای دولت ابد مدت ازلی بنیاد قیام نمایند درین باب تاکید دانند تباریخ ۱۵ شہر جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ ہجری نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۵۹۔ اسے یہ امر مشتبہ ہو جاتا ہی کہ جو مسجد پنج گنگا گھاٹ پر موجود ہی اورنگ زیب کی بنوائی ہوئی ہی بھی یا نہیں کیونکہ یہ مسجد بہت مختصر ہی اور سلاطین مغلیہ کی بناکردہ مساجد آگرہ اور دہلی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں نہ اس میں کوئی خاص ندرت یا صنعت ہی۔ اس فرمان کا فوٹو بنارس کے فوٹو گرافر سعید بہادر سے لیا ہی جس کے مضمون سے صاف ظاہر ہوگا کہ اورنگ زیب کا سلوک ہندؤوں سے ظالمانہ تھا یا مشفقانہ۔ یہ اصل فرمان منگلا گوری محلے میں گوپی اپادھیا نامی برہمن کے پاس تھا۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کے نواسے منگل پانڈے کے قبضے میں آیا کیونکہ متوفی کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی ۱۹۰۵ء میں کچھ نزاع برپا ہوئی اور یہ فرمان مجسٹریٹ صاحب شہر بنارس کی عدالت میں پیش کیا گیا یہ فرمان ایک پرانے زردی مائل کاغذ پر ہی جس کے پیچھے ایک کپڑا اس طرح چسپان کیا گیا ہو کہ پشت فرمان کی تحریری جگہ ۳ ½ × ۴ انچ چھٹی ہوئی ہی جس پر سیاہ وغیرہ کے داغ اور سلطان محمد کی مہر ۱ ¾ انچ قطر کی اوپر دار لگی ہوئی ہی۔ اس کا خط بہت صاف اور قلم جلی ہی سارا فرمان نہایت گہری روشنائی سے لکھا ہوا ہی۔ صرف ناصیہ فرمان پر ایک طغرا خط شجرف ہی جو ۳ × ۲ ½ انچ کا ہی جس کے بائیں طرف بادشاہ اورنگ زیب کی مہر خاص ہی۔ فرمان طول میں دو فٹ ۰ ۱ ½ انچ اور عرض میں ایک فٹ ۵ ½ انچ ہی۔ اس کی پشت کی تحریر سے واضح ہوتا ہی کہ یہ فرمان بذریعہ شہزادہ سلطان محمد شاہ بہادر بھیجا گیا ہی جن کی مہر پشت فرمان پر داہنی جانب ہی۔ اس فرمان کا انگریزی ترجمہ لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر ڈبلیو سی۔ فلاٹ نے کیا ہی اس فرمان کا مفصل ذکر مسٹر ہنری رنٹن سین بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ کی کتاب "ہولی سٹی" بنارس میں ہی۔

میں نے یہ دیکھ کر ہی اس کا فوٹو سعید بہادر سے منگایا جس کی نقل بجنسہ سطر بہ سطر درج کی گئی ہی۔ ناظرین اسے بغور ملاحظہ فرمائیں۔ فلاٹ صاحب نے اس فرمان کی تاریخ ۱۵ رجادی الثانیہ ۱۰۶۴ھ (مطابق ۲۳ اپریل ۱۶۵۴ء) لکھی ہی۔ مگر فرمان کے فوٹو میں سنہ بالکل اس طرح درج ہی ۱۰۶۹ھ جو ۱۰۶۹ھ مطابق ۱۶۵۸ء ہوتا ہی اور اورنگ زیب کا انتقال ۱۱۱۸ھ ۔ م ۱۷۰۷ء میں ہوا ہی۔ خوشنویس گ کے دو مرکز نہیں لگایا کرتے بلکہ ایک ہی مرکز لگاتے ہیں سنہ کے نیچے تین نقطے محض خوبصورتی کے واسطے دیدیتے ہیں اور (۹) کا ہندسہ زمانہ قدیم میں نصف (۶) کی شکل کا لکھا جاتا تھا۔ فرمان کی بارھویں سطر میں دولت اور دوام کے بیچ میں تھوڑی جگہ چھٹی ہوئی ہی یہ طریقہ تحریر کا تعظیماً تھا "خدا" کا لفظ سب سے اوپر فرمان کی پیشانی پر ہوا کرتا ہی۔ ہائے ہوز کا شوشہ لگانے کا دستور بھی خوشنویسوں میں نہ تھا۔ فرمان کی پانچویں سطر میں "سدنہ" اور "سدانت" دو لفظ غیر مانوس ہیں۔ اس کا ترجمہ یوں کیا ہی "ڈینڈ آلسو سرٹن برہمنز کیپرز آف دی ٹمپلز ان ہوز چارج دو زاین شنٹ ٹمپلز آر" اس ترجمہ سے سدنہ اور سدانت کے معنے "قدیم" کے ہوتے ہیں مگر میری رائے میں ولی اور تولیت کے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس فرمان کے ملاحظہ کے بعد اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ اورنگ زیب آنا قسی القلب اور متعصب نہ تھا جتنا کہ اسے دکھلانے کی کوشش کی گئی ہی اس کو دوسرے مذاہب کا احترام بھی کما حقہ تھا۔ ۱۲

(۴۲) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے دو بیگہ اراضی واقع پٹی ہیبت پور صوبۂ لاہور بہ مسماۃ عائشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء -
یہ فرمان بحالت شہزادگی نافذ ہوا کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۲۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

اللہ اکبر

دریں وقت منشور لامع النور شرف صدور عز ظہور یافت کہ ×

پٹی ہیبت پور من مضافات صوبۂ دار السلطنت لاہور از ابتدائے ربیع تنکوزئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ حسب الضمن مقرر شد × کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف یحتاج خود نمودہ بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال نمودہ باشد۔ می باید کہ × حکام و عمال و جاگیرداران و کروریاں حال و استقبال در استمرار و استقرار اینحکم والا کوشیدہ اراضی مذکورہ راپیمودہ وچک بستہ بتصرف او بازگذاشتہ اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلغہ و پیشکش و جریانہ و ضابطانہ × و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہنیمی و سقدمی و صد دوی قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل × تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و دریں باب ہر سالہ سند مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزی دیگر داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ در نگذرند بتاریخ ۱۲ شہر رجب ۱۰۶۹ھ ہجری ست تحریر پذیرفت ۵ -

(۴۳) نقلِ فرمان اورنگ زیب عالمگیر

بنام راجہ جے سنگھ والی جے پور جے سنگھ اول
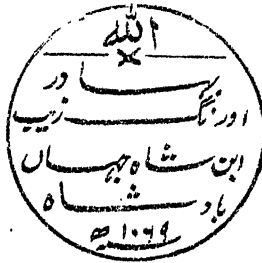
زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہواخواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگھ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از ہیبت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تا حال از احمدآباد روانہ پیش شدہ باشد. باید کہ از راہے کہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارہ دشت ادبار[۱] مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال بہ نواحی دارالخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان سنہ ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقلِ پروانہ نواب دلیر خاں بہ قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہار دہم شہر محرم الحرام سنہ ۱۰۷ھ آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ بدانند

کہ چون بموجب وقوع دو تنخواہی موضع دلیر نگر عرف کوندولی در قریات کہاری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۰۶۶ در ویست در وجہ نانکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور را از محلات ہر سال جشو منہا نظم داشتہ بہ تعلق مشارالیہ

[۱] دارا شکوہ سے مراد ہے۔ ۱۲

واگذارند و تکلیف بھٹیہ و بگار و غیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ درکفایت سرکار ورفاہت رعایا سرگرم بودہ باشد و ہر سال سند مجدد طلب ندارند دریں باب تاکید تمام دانستہ از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند فقط۔

عالمگیر
جعفر خان بندۂ بادشاہ

(۴۵) باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

طغرائے طلائی وشنجرفی مربع
فرمان بادشاہ غازی
عزیز الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر

بخط طلائی وشنجرفی

نقلِ فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مُہر مدوّر

ہو الغالب
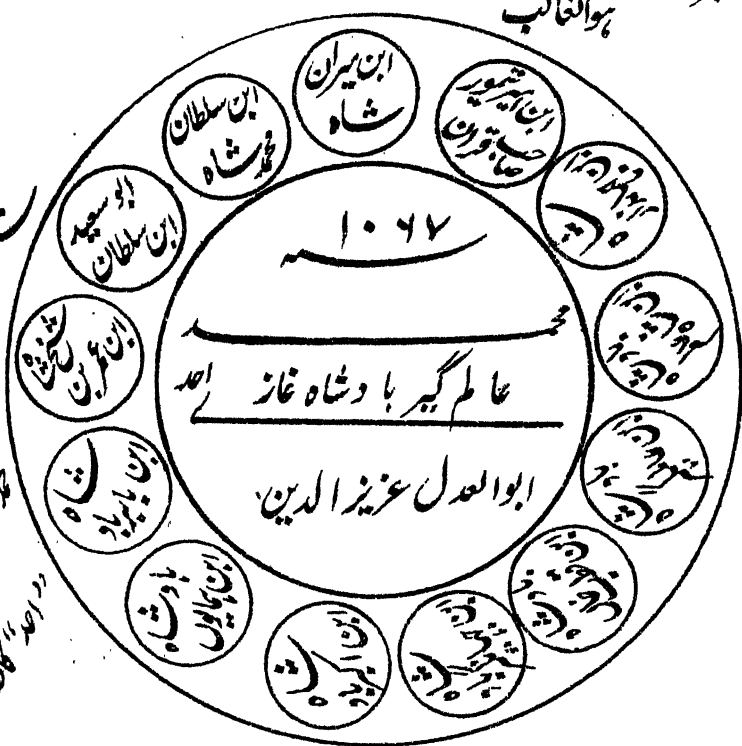
در ینوقت ساعات محمود آیات مسعود بعرض باریابان محفل فردوس مشاکل رسید کہ سواری یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

وبموجب فرامین عہد حضرت دروجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم و بر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند و اسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل وکرم خسروانہ امید وار است کہ بفرمان والا شان مجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہانمطاع و آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور و عز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محلقدیم دروجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آن را صرف معیشت خود ہا نمودہ
بدعای بقاء دولت + روز افزون مواظبت مینمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محلقدیم + بتصرف آنہا وفرزندان باز گذارند اصلاً ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قنلغہ وپیشکش ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی
ومقدمی وصدودی وقانونگوئی وضبط ہرسالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہرسال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آن را اعتبار نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ
فدویان لایق العنایتہ والاحسان مورد مراحم خدیوگیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر حملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگہ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سنہ عالم گیر غازی
خانہ زاد بادشاہ
جنگ
در صدر الصدور سیف
بہ
...... غلام علیخان
...... الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں اٹھا)

بائیں طرف

۱۱۲۱ سنہ عالم گیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملہ

(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

۱۰۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی
عبد
الحمید احد خانہ زاد

مہر عبد الحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی
۲۰ رجب المرجب سنہ ۳ جلوس معلی

۱۰۶۷ عالمگیر
بادشاہ غازی احد
گنگاداس فدو
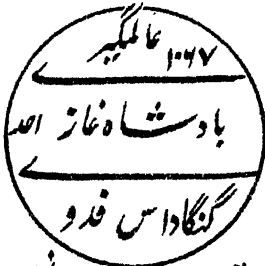
مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی
اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ خط شکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلے موافق سنہ ۱۰۶۸ ہجری مطابق ۲۷ خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلند مکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان بہادر ... واقعہ نویسی کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ لعل سنگہ قلمی می گردد حکم صادر شد۔ کہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم از موضع لوندری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہ ہا متعلقات فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ بافرزندان مرحمت فرمودیم اگر در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ نہم شہر شعبان المعظم سنہ ۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت وانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ... سرای مبارک جہان تماشائے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرایر بادشاہے رمز شناس مزاجدانے وآگاہے جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگے وصفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائی سیف القلم مدبر امور عالم قدوہ امین بلند مکان و ... عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایندشرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت
وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت
والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدرالصدور میر جملہ عبیداللہ خان
بہادر .... آنکہ داخلواقعہ نمایندشرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح
دستخط وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ
بعرضیگزاران شرح دستخط وزارت وامارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنۃ
العالیہ عضدالخلافۃ الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظل سبحانی سرافراز خلافۃ الرحمانے فدوی
عقیدت نشان ضیاءالدولہ سعداللہ خان بہادر آنکہ بسبیت وچہارم شوال سنہ جلوس
والا نکر ربعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیرالممالک جملۃ الملک مدارالمہام آصف
جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند بموجب دو قطعہ
فرامین عہد حضرت خلدمنزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم
از موضع سلوندری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش اسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود۔
مالـــــ بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والامکان
پروانہ بحالے تحریر یافت وزیرالملک عنایت اللہ خان
بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانے سنہ ۳
حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم
بستم شعبان سنہ احد در عہد حضرت
فردوس والامکان پروانہ بحالی
بمہر وزیرالممالک مرقوم ۵ جمادی
الاول سنہ ۲ حاصل نمودہ

صما بیگہ زمین

..... درینولا بنام مشارالیہا وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

الـــــ بیگہ از محلقدیم

از موضع رسنگھپور	از موضع مسطور
سا بیگہ	لما بیگہ

مشارات مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ لطف النساء

بشارت النساء سعید النساء رابعہ خدیجہ محمولہ فضیلت ـــ بیگہ

ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

آرام النساء زیب النساء زہرہ شریفہ جیونی رجبیہ مرصع

ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

حمیدہ سعیدہ عابدہ ساجدہ زاہدہ

ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ ـــ بیگہ

نقلِ خطِ انور

صدر الصدور سند بدہد

بعرضی وکیل فضیلت وکمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ قرین بدستخط انور تحریر محمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پانی پت سرکار وصوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدند و مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ متوفیات متعلقان موکل حی وقایم وبر اراضی مسطورہ قابض ومتصرف اند وفرامین وغیرہ اسناد در ہنگامہا بغارت رفتہ نقول اسناد وحکمنامجات بدست دارند امیدوار فضل وکرم خسروانہ کہ بعطای فرمان والاشان ارما سرافراز شوند وبنام صدر الصدور دستخط انور قرین شوند کہ تصدیق اراضی مسطور محل قدیم بدستور سابق بنام موکلات با فرزندان دیدہ ودانستہ بدہد

حاشیہ پر نہم ذی حجہ سنہ بمہر رسید اہا

بتاریخ پانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ … بتاریخ بست ودوم شہر ذی قعدہ جلوس والا
داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد نقل بدفتر صیغہ مفصلے رسید

ح مع آدم مشار الیہ

بتاریخ بست ونہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا بواقعہ مقابلہ شد
موافق سنہ ہجری داخل دفتر کردہ شد داخل روزنامچہ واقعہ

۷ از رمضان سنہ ۲ تباریخ
۵ از رجب سنہ ۲ داخل
انتخاب شدہ
معہ محمد یوسف
داخل شد از وزرہ نمودہ شد
موافق .... است ۵

مع آدم ....

تباریخ بست و دویم شہر شعبان المعظم سنہ ۴ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا
مع آدم مشار الیہ

بموجب یاد داشت واقعہ اسلے
فرمان والاشان نوشتہ شدہ تباریخ بست ہفتم شہر رجب سنہ ۳ جلوس معلےٰ موافق نسخہ الہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا

مطابق مہر در وبماہ نقل دفتر صاحب ..... رسید
مع یک .....

نوٹ - یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول میں ۳ - ۹½ عرض میں ایک فٹ آٹھ انچ۔

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خاں

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجۃ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید
در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند
بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ ہنوز وقت آن نرسیدہ کہ ترک منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہر کس شمارا باین طریق ترغیب دادہ دانستہ باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ بودہ باشید دریں وقت کہ اول جوانی و روز تردد و کارطلبی شما ست خود را بر کنار نیدہ گوشہ گیرند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شمارا نصایح دلپذیر از ین ارادہ باز آوردہ باشما بحضور آیند - الحمد اللہ گفتہ اوراگفتۂ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

منظور داشته بزودے خود را بحضور رسانند که در اشفاق و مهربانی انشاء الله تعالی دقیقه نامرعی
نخواهد ماند و خاطر اینجانب را بغایت الغایت متوجه انتظام احوال خیر مآل خود دانند زیاده
چه نویسد توفیق رفیق باد ۸ر ابان سنه ۴ نوشته شد۔

مہر آصفخان بجانب پشت

مسطور مندرجہ ذیل برحاشیہ از قلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اصلا مطلب الیشان ازین اراده نامعقول که پیش گرفته معلوم نشد اگر از ملاحظه
نامهربانی این جانب است خطابے محض است ما درین مدت اقتدار و اعتبار یکدام دشمن خود
درمقام انتقام شده ایم که به نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نموده باشیم و تقصیرے که از آن
فرزند بظهور رسیده کدام است که این همه واهمه بخاطر راه میدهند زینهار از هیچ ممر چیزے
بخاطر نرسانیده بزودے روانه درگاه خلایق پناه گردند زیاده چه نویسد العافیة بالعافیت
والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ سید شجاعت و شہامت شعار
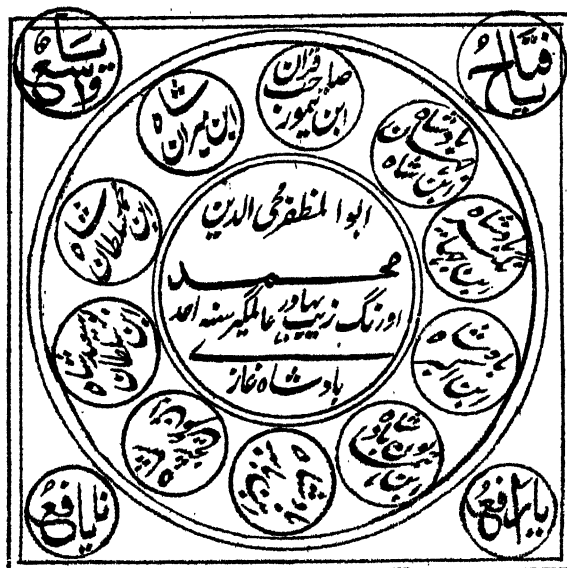
جلادت و بسالت آثار سزاوار مراحم نمایان لایق العنایۃ

والاحسان دلیر خان التماس دارد کہ بہ رجوع پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ کہ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ از اصل و اضافہ جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پتہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بجہت وطن بہ بندہ مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام برجوع پرگنہ مزبور اضافہ نمودہ موازی سی و ہفت موضع پتہ مسطورہ وغیرہ را از ابتدائے فصل ربیع پارس ئیل در وجہ انعام خان موما الیہ بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانستہ تتمہ بیست و شش لک بجاگیر خان مشار الیہ اعتبار نمایند و می باید کہ فرزندان کامگار بختیار و امرائے ذی شوکت نامدار و وزرائے صائب رائے

نوٹ نواب دلیر خاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو نامۂ مظفری میں دیکھیے ۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیر خاں خطاب تھا۔ افغان باقرزائی تھے ۔ ان کے والد دریا خاں بہیر کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں سے امیر الامراخان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے ۔ انہیں کی وساطت سے نور الدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہو گئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں۔ غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیر خاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا ۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں داراشکوہ کو دلیر خاں نے شکست دی ۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا ۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگھ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

کفایت شعار وخوانین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان علیجاہ قانی و مباشران اشغال دیوانی وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیده مواضع مذبوره را تصرف خان
مشار الیہ ظہراً بعد ظہر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن او باز گذارند ودر ہیچ وقت وزمان تغیر وتبدیل
بقواعد وضوابط آن راه ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند
ودرین باب ہر ساله حکم وسند مجدد نطلبند سبیل چودہریان وقانونگویان ورعایا ومزارعان
آن مواضع آنکہ دیہاے مسطوره را انعام آنہا مقرر دانسته مالواجبی وحقوق دیوانی را
موافق حق وحساب بخان موحی الیہ جواب گو واز الجملہ چیزی قاصر ومنکسر نگردانند
واز اصلاح وصوابدید حسابی آنہا بیرون نروند واز فرموده تخلف وانحراف نورزند بتاریخ
ہشتم ذی الحجہ سنہ پنج از جلوس والا نوشته شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۶۷ متعلق فرمان نمبر ۲۷ :- کی مہم فتح کی۔ دلیر خاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیر خاں
نے قلعۂ دیوگڈھ اور چاندہ پر لشکر کشی کرکے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیر خاں کی مہر میں یہ
سجع کندہ تھا۔　　جلال داشت زروز ازل چو صدق ضمیر + دلیر خان شده ز الطاف شاه عالم گیر +
ماثر الامرا میں لکھا ہی کہ عالم گیر کے جلوس کا چھبیسواں سال تھا کہ بادشاہ نے دلیر خاں کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے
لیئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ / ۱۶۸۳ء میں دلیر خاں نے انتقال کیا
دلیر خاں قوی ہیکل وبسیار زورمند بود وحکایتہاے غریب از قوت وشتہاے او اشتہا دارد وبراوس خود بسیار ضابط وہمیشہ فتح
نصیب بود واز موافقت زمانہ ویاوری طالع از ابتداے عمر تا انتہا اوج پیماے دولت وشوکت ماند ہیچ گاه سیلی زمانہ نخورد
وذلت وخواری نہ کشید (ماخوذ از ماثر الامرا)

قطعہ تاریخ انتقال دلیر خاں۔　غبار آلوده شد ونیاز ماتم خانِ والاشاں + مکدر شد ہمہ عالم فخلل شد بسا دوراں +
نظر کردم نبار نخیش برآمد از سر مصرع + دلیری از جہاں برده شجاعت ملکِ ہندوستاں +

لفظ ”غم جان“ بھی دلیر خاں کی رحلت کا مادہ ہی۔

نواب دلیر خاں کا مقبرہ شاہ آباد کے شمال کی جانب واقع ہی۔ یہ عمارت نہایت شاندار اور مضبوط اور پتھروں کے نقش ونگار
کے اعتبار سے فی زمانا لاجواب ہی۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا زلزلے سے گر گیا مگر دو حصے
ابتک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھکر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ
کے محکمہ میں داخل ہو گیا ہی اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لیئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لیئے ناکافی ہیں۔ اس مقبرہ
کے سالانہ مصارف کے لیئے شاہ عالم اور اورنگ زیب نے ایک موضع سرائے کنکر معاف کیا تھا وہ بھی مثل دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

جانبِ پشتِ فرمان

شرحِ یادداشت واقعہ تاریخ روزشنبہ سوم شہرِ رمضان المبارک ۵ شہ جلوس مقدس مطابق ۱۰۷۲ھ سنہ موافق اردی بہشت ماہ الہی برسالہ نواب قدسی القاب نور حدقہ خلافت وابہت نور حدیقہ سلطنت ودولت فروغ دودمان عز واقبال چراغ خاندان جاہ جلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم۔ وبمعرفت وزارت پناہ کفایت وستگاہ شایستہ اصناف وعراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ امارت پناہ دلیرخان از درگاہ فضل وکرم التماس دارد کہ درجمع پرگنہ پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ مبلغ بست شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل واضافہ سی ودو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگی وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام برجمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات مذکور را من ابتدائے ربیع پارس ئیل بانعام خان موی الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوائے طلب منصب عطا فرمودیم تتمہ بست وشش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند ومطابق فہرست جات قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت وستگاہ راجہ رگھناتھ برسالہ نواب قدسی القاب ستودہ خصال خجستہ شیم وبمعرفت کمترین بندگان درگاہ داخل واقعہ نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط وزارت پناہ کفایت وستگاہ شایستہ اصناف مراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف وتلطفات راجہ رگھناتھ بعرض مکرر نمایند
شرح بخط سیادت پناہ رفعت ومعالی درگاہ اشرف خان آنکہ نہم شہر رمضان ۵ شہ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس نمایند۔ شرح بخط وزارت پناہ کفایت وستگاہ شایستہ اصناف مراحم وتفقدات سزاوار صنوف عواطف تلطفات راجہ رگھناتھ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

موضع

اصلی داخلی

موضع

جمع دامی حسب الحکم

پچاس دام لک

از تہ شاہ آباد عرف انکئی لگان سال

موضع دو لاکھ تراسی ہزار دام

اصلی داخلی

موضع

جمع دامی

فی التاریخ سنہ جلوس مطابقہ ۱۴ شہر محرم
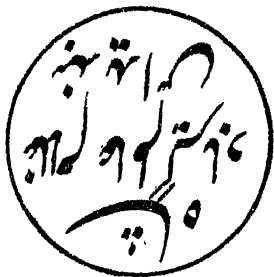
بھگایوان | کچھلیہ وخواجہ کلاں پور | کرتامؤ | نرساپور | بیجھا | روپاپور لہر

سے موضع | دوموضع | دوموضع

اصلے داخلے | اصلے داخلے | اصلے داخلے

اموضع دوموضع | اموضع اموضع | اموضع اموضع

جمع دامے ... ...

چھپاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامکار نامدار گرامی نسب عالی تبار نورحدقہ خلافت واہبت نورحدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عزوا قبال چراغ خاندان جاہ وجلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (مہر: اسد خان عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمانہای اورنگ زیب

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہت سرکار سہارنپور صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگران بطور مدد معاش مورخہ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۵ جلوس م ۱۰۷۳ھ / ۱۶۶۲ع

دریںوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدور یافت کہ

موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ بہت متعلق بسرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × ازخریف پارس ئیل دروجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت وغیرہا حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل وسال بسال صرف مایحتاج خود ہانمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند × می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال دراستمرار واستقرار انحکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور راپیمودہ وچک بستہ بتصرف آنہا بازگزاشتہ اصلاً ومطلقاً تغییر وتبدیل × بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ و پیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ و× مہرانہ ودار وغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی

وحصہ دوی قانون گوی × وضبط ہرسالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند ودرین باب ہرسالہ سند مجدد × نطلبند واگر درمحلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمانِ عالمگیری اورنگ زیب

بعطاے یومیہ عـــه از خزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ ار شعبان سنہ ۶ جلوس م ۱۰۷۴ھ

در ینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ بلاقصور یومیہ از خزانہ دار السلطنت لاہور در وجہ مدد معاش محمد باقر نواسہ ملا عبد اللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد آنرا صرف × مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشد باید کہ حکام وعمال × متصدیان مہمات و متکفلان معاملات ودار وغگان و مشرفان حال واستقبال آنجا در استمرار × واستقرار این حکم اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ مبلغ مذکور را از خزانہ مزبور بشار الیہ میرسانیدہ × باشند واز انجملہ چیزی قاصر و منکسر نگردانند ودرین باب ہرسالہ حکم وسند مجدد نطلبند واگر درمحلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدہم شہر شعبان سنہ شش از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت در وجہ انعام میکو چودہری بازار شاہ آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل ۱۰۷۴ف مقرر

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند پیمودہ و چک بستہ دہند کہ فرزوع ساختہ حاصلات آنرا متصرف شدہ در سر براہ خدمت مذکور بہ دیانت و امانت و حسن سلوک بار عایا و سکنہ قصبہ مسطور کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم و ساعی باشند زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ و سیلۃ الظفر ۱۱۷۷ھ

عصمت اللہ

دیال ہر رائے

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف اودہ آنکہ را اعلام چونکہ موازی سہ صد بیگہ گز الہی بموجب فرمان عالی شان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم سنہ ۱۲ جلوس بمدد معاش شیخ کمال فرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ مشار الیہ و دیعت حیات سپردہ درینولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثہ متوفی مذبور کمر ہمت بستہ حاضر آمدند شہود بر شہادت دادند کہ ہماں اشخاص حی و قایم و قابض و متصرف اند بنا بر آں حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگان حضرت خدیو جہان خدا و ند زمان باعث امن و امان مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار محی شریعت غرہ سند بیضا خلیفۃ الرحمانی آراضی مذکورہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف حسب الضمن آنہا مقرر و مسلم داشتہ شد می باید کہ اراضی مذبور از جاگیر و کرور مستثنیٰ دانستہ بہ تصرف آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعا گوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیر خان بنام شیخ مصطفیٰ وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیر داران و کروریان حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بدانند۔

کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ لایق العنایت والاحسان دلیر خان و تجویز صدر موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الہی از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش شیخ مصطفیٰ وغیرہ مقرر است درینولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

بندگان حضرت خدیو زمین و زمان خداوند مکین و مکان ذریعہ امن و امان وسیلہ آرش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل دادار بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفرید گار بانی مبانی جہانبانی شید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول سنہ ۱۱ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف از فصل خریف سچی ئیل در وجہ مدد معاش مشار الیہم حی و قائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ بر طبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب و طمع نمایند کہ حاصلات آن را فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آن را اعتبار نکنند در یں باب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال سنہ ۱۲ جلوس میمنت قلمی شد۔

(۵۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز و الہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہائے پیمودہ بدہند کہ نامبردہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند و از رعایائے پیرامون حویلی آنہا ہیچ یکے مزاحم نشود در یں باب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۸۷ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری

حافظ محمد تقی   حافظ محمد

(۵۴) نقل صورتحال

نواب کمال خاں در عہد اورنگزیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است
لہذا سوال میکند و گواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیر خان بن دریا خان از ہر یک مسلمان
ذوی الاحترام و مشایخ کبار و عظام و علماے دین متین از اہل اسلام و زمینداران و سکان
و احالی موالی موضع نہر ولہ معمولہ حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد کہ بر ہر یک
پیشیایان روشن و مبرہن است کہ یکقطعہ معلومۃ الحدود کہ واقع است در موضع مذکور محدود است
بدین حدود اربعہ مسطورہ و مشتمل بر حویلی پختہ و خام و چاہ و خانہاے محترفہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن پیوستہ است بدیوار قلعہ کہنہ	آن ملزق ست بباغ سرکار خاصہ شریفہ باقیہ اگر سین صراف	آن متصل است به بعضے بہ نہر فیروز شاہی و بعضے بقبرستان عام	آن ملصق است بعضے بحویلی سید عمر بن سید مرتضے بن سید قطب

کہ حق ملکیت امارت پناہ دلیر خان معز الیہ بموجب خط شرائی کہ از املاک آنہا خرید بہ بندہ بحضور جماعۃ
شہود و عدول و بمہر شریعت پناہ قاضی حبیب اللہ قاضی شاہجہان آباد و بمہر اقضی القضاۃ شیخ
الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبہ نمودند و بندہ در مجلس نقد ہبہ قبول
کرد و بموجب آن بر قطعہ مذبورہ متصرف گشت بہ ہر کس ظاہر و باہر است و بر این معنے اطاعے
و آگاہے داشتہ باشد اشتہاد خود ذیل مختصر بنویسد. یا بنویسانند کہ عند اللہ ماجور و عند الناس
مشکور خواہد شد و کان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنۃ الف و سبع ثمانین
من الہجرۃ النبوت وصلعم

گواہ شد

انچہ در متن مسطور ست بیان واقعہ است بندہ درگاہ
ریداس لد مکنداس چودہری وقانونگو دار الخلافہ

گواہ شد

مکنداس ابن موہنداس چودھری وقانونگو
شاہجہان آباد۔

(۵۵) نقل سند نواب دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

هو المعز

مہر: جلال داشت زروز ازل محمد صدیق / دلیر خان شد ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند چون موضع جوگی پور و کھمپور که در وجه نذر و وطن مغفرت پناه شیخ محمد مهدی مقرر بوده من ابتدای فصل خریف لوی ییل سنه ۱۰۸۴ فصلی بشرافت وحقایق آگاهان نتیجه الکرام شیخ محمد مراد و شیخ هدایت الله و شیخ منور پسران آن مرحوم بحال داشته شد باید که بتعلق و تصرف ایشان واگذارند که بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آن را صرف معیشت خود نموده در شاه آباد سکونت داشته باشند و خانه و زمین زرعی که از سابق دران موضع متعلق کسی باشد حقایق آگاهان از اهتمام اکم نشوند که هر کدام محل و دخل خود داشته باشد درین باب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ هفتدهم شهر رمضان المبارک سنه ۱۰۸۵ هجری۔

جانب پشت

ملاحظه نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شهر رمضان سنه ۱۰۸۶ھ داخل سیاهه حضور هر دو موضع بموجب پروانه فضیلت پناه پیر خان جیو از ابتدای فصل خریف لوی ییل سنه ۱۰۸۴ فصلی بحال داشته شد مواضعات

مہر: حافظ محمد یحییٰ منعم صدر

ملاحظه نمایند۔ مقرره دیهات در وجه نذر و وطن باسم محمد مراد وغیره پسران مغفرت پناه شیخ محمد مهدی من ابتدای فصل خریف سنه ۱۰۸۴ف مقرر شد تعلق کسان آنها واگذارند شرح دستخط والا پناه خواجه مالچند دیوان آنکه حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناه پیر خان من ابتدای فصل خریف لوی ییل پروانه قبلی نمایند۔

ماله

حاصل زر مال	افزود
[illegible]	[illegible]

جوگی پور تہ شاہ آباد	کنھر پور تہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

حاصل	افزود	حاصل	افزود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقل فرمان عالمگیر پادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چوں بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور و جوگی پور محلہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعان مذکورہ در بست را قابض و متصرف التماس فرمان عالیشان دارد لہذا حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعان مذکور در بست در وجہ صرف مایحتاج و برائے سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ باو حسب الضمن مقرر باشد کہ بدستور سابق بشرط قبض و تصرف بخاطر جمع در انمعمورہ آباد بودہ و حاصلات آنرا صرف مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت مواظبت نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال انحکم والا را مستمر دانستہ مواضعات مسطورہ در بست را بتصرف او باز گذارند اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت بالواجبات و اخراجات مثل بیگار و شیکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحم نشوند و در ینباب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند بتاریخ پنجم شہر صفر سنہ ۲ ج -

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہار شنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲ جلوس والا موافق ۱۱۸۸ ہجری مطابق مہر الہی بر سالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الہی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنہر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیراباد مضاف بصوبہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج وجہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ مواضعات مذکورہ در لیست را قابض و متصرف التماس فرمان والا شان دارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مسطور در لیست را بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و جہتہ سکونت و آبادانی و سرای و باغ و چاہ و حوض و خانقاہ باو مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ ۱۱ شوال سنہ ۲ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضویخان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعست شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرای رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام سنہ ۲ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

مواضعات در لیست بدستور سابق

کنہر پور موضع	جوگی پور موضع	موضع
موضع	موضع	
ہفت گہ رقبہ	سا حگہ رقبہ	
تماسگہ		
ماہیلے ہنائی والی حوض	عبد اللہ میان والی	

باغ نورکل
حوض باغ نورکل

[illegible] لایق زراعت
[illegible] لایق زراعت

مورخہ ۱۰۸۲ہجری
مورخہ ۱۰۸۲ہجری

موافق ۱۸
موافق ۱۸

[illegible]

(۵۷) نقل سند نواب دلیرخان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال داشت لی روز ازل چو صدق ضمیر
دلیرخان شدہ زالطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از تہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اودہ بدانند۔

موضع خانپور خاص از تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا علہ پرگنہ مرقوم در وجہ انعام برخوردار اقبال آثار فتح معمور خان سن ابتداے فصل خریف توی ئیل ۱۰۸۷ف یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی حسب الضمن مرحمت گشتہ شد باید کہ از موضع مسطور متعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند کہ حاصلات آنرا متصرف بودہ در ازدیاد آبادانی و تکثیر زراعت و عمارت جہد بلیغ بکار برند۔

در [illegible] باب قدغن دانند۔ فی التاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۰ھ

جانب پشت
ملاحظہ نمایند

[illegible]

ضمن نویسی

شرح ضمن در وجہ انعام خان زادہ فتح معمور خان از موضع خانپور تہ شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا عملہ پرگنہ پالی من ابتدائے فصل خریف قوی ئیل ۱۰۸۶ف مرحمت شد قلمی شد۔

۲۱ رمضان المبارک ۱۰۹۰ھ ہجری
نقل پذیرفت۔ دیوان رسید
خواجہ پایندہ داس آنکہ
حسب الامر از ابتدائے فصل خریف
قوی ئیل ۱۰۸۶ف قلمی شد۔

شرح پروانگی بخط اسلام محمد آنکہ
امر شد کہ در وجہ انعام
تنخواہ دہند از ابتدائے فصل خریف
۱۰۸۶ف

۲۰ رمضان المبارک

شرح و تخط وزارت پناہ

ایک موضع اصل

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مہر
جلال اشت زروز ازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شدہ ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال تہ شاہ آباد محال وطن بدانند۔

کہ موضع خانپور عرف اودہر نپور در وجہ انعام برخوردار اقبال اثر فتح معمور خان من ابتدائے فصل خریف ۱۰۸۶ف یکہزار ہشتاد و ہفت فصلی مرحمت گشتہ بود درینولا کسان برخوردار مسطور درباب گذر و باغ ولی نعمت مرحومہ بعرض رسانیدند کہ عاملان پرگنہ جہت حاصل مزبور مزاحم میشوند لہذا من ابتدائے فصل خریف یحیی ئیل ۱۰۸۸ف حاصلات گذر راہ و باغ حضرت ولی نعمت کہ در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نمودہ شد باید کہ حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند دریں باب قدغن دانند۔

تحریر فی التاریخ پنجم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۱ھ ایکہزار نود و یک ہجری

شیخ فتح اللہ بن عبد الحکیم حسینی

جانب پشت پروانہ ملاحظہ نمایند
ضمن نویسی تاریخ ۶ جمادی الاول ۱۰۹۱ھ

شرح ضمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور و باغ حضرت ولی نعمت جیواز محال وطن که در وجہ انعام برخوردار اقبال مند فتحمور خان من ابتدای ۱۰۸۰ ف مقرر گشته بود عامل محال مرقوم جہت حاصل مذکور مزاحم شده بنابران حاصل گذرراہ و باغ مسطور من ابتدای فصل خریف ییلان ئیل ۱۰۸۰ ف مرحمت گشته واز محصول ۱۰۸۰ ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف برخوردار اقبال مند واگذارند ضمن قلمی شد۔

[illegible]

مہر اہلکار دفتر حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور باغ مغفورہ مرحومہ حضرت ولی نعمت که در موضع مسطور است

۲ رمضان ۱۰۹۱

(۵۹) نقل فرمان اورنگزیب

گماشتہای جاگیرداران و کروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف صوبہ اودہ را اعلام آنکه که وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود که موضع جہرنیا در لیست اصلی یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر حیزہ در وجہ مدد معاش موکل بافرزندان بلاقید اسامی وقسمت مقرر است امیدوار است پروانہ بحالی عہد معافی تصدیق و یادداشت و فرمان والاشان مرحمت شود حکم شرف نفاذ یافت که بفصل بقدر نفع به اللکاف حق محتاجین بر سلاطین است ارباب استحقاق که بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

دارند متعرض احوال آنہا نہ شوند لہذا حسب الحکم الاعلےٰ قلمی میگردد کہ موضع مذکورہ را در بست اصلی یاد داخلی حسب التضمن در وجہ مدد معاش مشارالیہ با فرزندان معافی و تصدیق و یاد داشت و فرمان والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانستہ تصرف آنہا وا گذارند و حاصلات آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند اگر محل دیگر چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بہ عمل آرند۔ بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۴ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگ زیب بنام شنزہ خان

سیادت و شجاعت پناہ شہامت و بسالت دستگاہ مورد مراحم بیکران رستم دوران لعنایات بادشاہی مباہی بودہ بدانند کہ چون درین ایام فیروزی آغاز نصرت انجام وہمگی ہمت والا مصروف تنبیہ رانا بود و لشکر ظفر اثر از اطراف و جوانب بملک او در آمدہ اورا درمیان گرفتہ بودند اکبر بے خبر از راہ بغاوت و سفاہت باغواے نا دولت خواہان تیرہ رای چشم از صلاح خویش پوشیدہ بہ تہیۂ اسباب بغی و طغیان پرداختہ و مصدر کردارہاے ناہنجار شد آخر الامر گرفتار اعمال ناشایستہ و افعال قبیحہ خود گشتہ و طاقت مقاومت از حوصلہ خود فراتر دیدہ فرار گردید چندین از نوکران راجہ جسونت سنگہ متوفی ہمراہ گرفتہ بکمال خواری و سراسیمگی دست ناکامی وادبار پیمودہ بولاے رانا میرفت و ازین جہت کہ او بخانہ خرابی خود راضی شد آن راندۂ درگاہ جہان پناہ را در سرزمین خویش جا ندا۔ قرین خیبت و رخت عزیمت جانب دکن کردہ باسیر سنبھی نمک حرام ملحق گشتہ و از انجاکہ فرزند برخوردار نامدار عالی تبار غرۂ ناصیۂ عظمت قرۂ باصرہ خلافت فروغ دودمان ابہت و بختیاری چراغ خاندان شوکت و تاجداری اختر برج حشمت گوہر درج سلطنت نہال بوستان جاہ و جلال بہار چمن عز و اقبال والانسبت سعادت توام بادشاہ زادۂ جہان و جہانبانیان محمد اعظم مرۃً بعد اخریٰ بر سر رانا رفت بمقتضاے دوربینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسار بملاقات فرزند اقبال مند آمد جمیع احکام پیشگاہ خلافت از جزیہ و جرمانہ قبول نمودہ تعہد نمود کہ باغی و نوکران راجہ متوفی را در تعلقۂ خود راہ ندہد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر او بہاے دولت ابد مدت ازین

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار با فوج گران و توپخانۂ فراوان برائے استیصال آن خسران مآل دستوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالیات نیز بآن سمت نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون برائے استخلاص و تسخیر قلاع و بقاع متعلقۂ بیجاپور کہ بتصرف کافر حربی رفتہ و قابوے بہتر ازین دست بہم نخواہد داد خاطر خود را بہمہ جہت جمع و مطمئن داشتہ باتفاق سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خلاصۂ فدویان بالاخلاص زبدہ دولتخواہان خاص عمدہ پیش قدمان ہر کہ رزم و پرخاش خان جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید و کمر خدمت و اجتہاد بر میان جان بستہ در تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی و دلسوزی مہمل و نامرعی نگذاشتہ این معنی موجب مجرائی عظیم خود شناسید و فراخور فدویت و جان فشانی مہد امید مزید مراحم بادشاہانہ باشند ہفتم رجب سال بست و چہارم از جلوس والا نوشتہ شد ۱۰۹۲ھ

(۶۱) نقل پروانۂ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی

سیادت پناہ شجاعت دستگاہ عمدہ مبارزان رستم نشان سید شہرزہ خان مشمول مراحم بودہ بداند کہ شکر مراحم بے منتہائی پیشگاہ خلافت کہ بمحض تفضل شامل حال این بیکس غریب از دار و دیار دور افتادہ شدہ کہ سالہا بگویدبکے از ہزاری تواند گفت ازین وجہ خاطر آن بسالت منقبت جمع باشد. در ہیولا کہ را نا مغلوب عساکر گردون مآثر گشتہ بقدم عجز و زاری آمدہ بملازمت بادشاہ زادہ جہان و جہانیان نور ناصیۂ دولت ابد اقتران فروغ جبیۂ ملک و ملت قرۃ العین خلافت و دولت محمد اعظم کرد و جزیہ و جرمانہ و سائر احکام قدسی قبول نمودہ درین طرف کارے نماند حکم جہان مطاع عز صدور یافت کہ بادشاہزادۂ مذکور متوجہ سمت دکن شوند و غیرت والا

شرح الفاظ :- اورنگ زیب کی پیش قدمی :- سیواجی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ کھول دیا۔ اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اُس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکرکشی کرنے اور باوجود بڑے نامور امرا کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امرا کی تھی ورنہ کیا معنی کہ یہ مہم سر نہ ہوئی اور اب جب تک ما بدولت بہ نفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں چنانچہ حسب بالا فرمان شہرزہ خان کے نام زیب رقم فرمایا اور اسی کے ساتھ شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جن کی نقول ہم بجنسہ کرتے ہیں۱۲

مصمم شد کہ مرکب جہان کشا نیز در اوائل بدانصوب نہضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک خود در کنار شفق نہادہ آید باید کہ این وقت را کہ بادشاہ روے زمین بنفس نفیس خود متوجہ دفع کافر شدہ اند غنیمت دانستہ و مراسم خدمت اولیا عظمت مغتنم انگاشتہ مراعات نمکخوارگی خانۂ عادل شاہیہ نمودہ و مراسم اخلاص کہ از آن شہامت وعقیدت دستگاہ توقع است بعمل آوردہ براے کار ولی نعمت زادۂ خود بہر طریق کہ ممکن و مقدور باشد برفاقت سدی مسعود خان و دیگر امراء وخوانین از صمیم قلب بتقدیم رسانیدہ نوعے بکوشند کہ کرناٹک و دیگر جاہا کہ از دست رفتہ باز بتصرف دودمان عادل شاہ درآید کہ این معنی پیش خلایق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب اجر جزیل خواہد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاہ جمجاہ کہ بادنی توجہ ذات مقدسش کشورہا کشودہ می آید و وثوق بر اخلاص این خاندان بہم خواہد رسید و ماجراے آن خواہد شد کہ التماس امداد و عنایات توانیم کرد و توہمات برطرف خواہد شد و بالتفات خدیو صورت و معنی باز بیجاپور قرین امن و رفاہ خواہد شد مجملاً بتقاضاے نعمت پروردگی آنست کہ درین ہنگام کہ کافر خود خواہد درماند کوتاہی نورزیدہ جاہاے موروثی را بگیرند بہ تعلل و تغافل نگذارند و کوشش بفسون و افسانہ باغی خسر الدنیا والآخرۃ و کافر فاجر نیداختہ بازی آنہا را نخورند و داد مردی و مردانگی بتانند کہ الوقت سیف والفوت صیق دوازدہم رجب سنہ بست وچہار جلوس سنہ ۲۴

(سنہ ۱۰۹۳ھ)

(۶۳) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ
بنام دیوان عظمت اللہ خاں باقرزئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر
عالمگیر
اورنگ زیب

چوں بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب سند

دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی

سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ ازانجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہاں مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور بہ از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد بباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال این حکم والا را مستمر دانستہ اراضی مسطورہ را بتصرف او باز گذارند و اصلا و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلبہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیکار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و دریں باب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند۔

	بتاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت	

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دو شنبہ ہفتدہم شہر ۲۴ حج والا موافق ۱۰۹۲ھ مطابق ۱۲ شہر ماہ الٰہی بر سالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر قلیچ خان۔ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ نورالدین محمد قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب سند دلیر خان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ ازانجملہ بست بیگہ بجہتہ باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مقرراست ومشارالیہ اراضی مذکورہ راقابض ومتصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم
جہانمطاع عالم مطیع صادرشد کہ موازی مذبور ازمحل قدیم بدستور سابق لشرط قبض وتصرف
درروجہ مدد معاش وباغ اومرحمت فرمودیم اگر درمحلے دیگر چیزے داشتہ باشد انزاعتبار
نکنند۔ واقعہ بتاریخ شہر جمادی الاول ۲۴ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح بخط سیادت ونجابت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ صدر رفیع القدر قلیچ خان
آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین
بلندمکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت
سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدارالمہام آنکہ بعرض
مکرر رساند۔
شرح بخط خانہ زادلایق العنایۃ والاحسان قابل المرحمت والامتنان لطف اللہ خان آنکہ
دوازدہم شہر شعبان ۲۴ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید۔
شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدارالمہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند
باعث کہ زمین ازمحل قدیم

[illegible]
[illegible]

بتاریخ ۱۵ شہر شوال ۲۵ جلوس موافق ۱۱۲۳ مطابق ۱۴ ماہ
الہی نقل بدفتر صاحب الوجوہ ۔ ابواب جمع
بتاریخ ۱۲ ذیقعدہ ۲۵ جلوس نقل بدفتر استفسار رسید
۱۵ شہر محرم الحرام ۲۵ جلوس داخل سیاہہ حضور شد

(۶۳) نقل پروانۂ نواب دلیر خان
بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری

قاضی ولی اللہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سانڈی محلہ سرکار خیرآباد بدانند از جانب امارت پناہ دلیر خان بہادر از قرار بتاریخ ۱۴ محرم سنہ ۹۴ھ آنکہ

چون موازی دو صد و پنجاہ بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلۂ ضمن در وجہ مدد معاش فقرا و خلفائے شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در ینولا اینجانب نیز بدستور سابق حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ بہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور نشدہ واگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ باشند و بدعاء دولت دوام ابد مدت اشتغال نمایند در ینباب تاکید دانند تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ

مقررہ شرح ضمن ــــ اسامی مقررہ اراضی ماصہ گر موازی دو صد و پنجاہ بیگہ اراضی بگز الٰہی بنجر افتادہ

تفصیل اسماء خلفائے مذکور الصدر

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری ابن شیخ محمد مہدی صاحب قادری

ہوالمعز

عالمگیر شاہی
خیر اندیش خان

متصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بدانند
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد
معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ
مواضعات مذبورہ را قابض و متصرف باید کہ مواضعات در نسبت مسطورہ را بدستور سابق
در وجہ مدد معاش تبصرف موصی الیہ واگذارند کہ حاصلات انرا صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی
از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
تباریخ شہر جمادی الاولیٰ ۲۷ سنہ جلوس والا تحریر یافت۔

جانب پشت

مقررہ ضمن مدد معاش و صرف باحتیاج سکونت و آبادانی و سراے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض
حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھرپور و جوگی پور
من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ

کنھرپور۔ موضع جوگی پور۔ موضع
تباریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ تباریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ
نقل بدفتر رسید۔

(۶۵) نقل سند ورنگ زیب

سند افتاء بلدۂ اُجّین صوبۂ مالوہ معطیہ عالمگیر بادشاہ بنام بہ شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیۃ العالیہ

عالمگیر بادشاہ
خان میر باد
۱۰۹۶

گماشتہائے متصدیان حال و استقبال بلدۂ اُجین صوبہ مالوہ را اعلام آنکہ

حسب الحکم جہانمطاع افتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتاء بلدہ مذکور از انتقال شیخ امین الدین بہ شیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی لوازم و مراسم خدمت قیام و اقتدا تمام نمودہ × در مناقشات و مخاصمات صحیحہ مفتیٰ بہا نوشتہ شد روایات مرجوحہ × احتراز و اجتناب بنمودہ باشند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ منشا الیہ را مفتی بلدہ مذکور دانند × طریقہ جمہور سکنہ و عموم متوطنین بلدہ مزبورہ آنکہ موصی الیہ را مفتی آنجا شناختہ مطالبات او × کہ ہر اینہ موافق شرع شریف خواہد بود عمل نمایند در ینباب قدغن دانستہ × حسب المسطور بعمل آرند تاریخ چہارم از رمضان المبارک جلوس والا قلمے شد سنہ

(۶۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جیو

از شاہ عالمگیر خورے
یافت زمان فرہ از راہ صدق
خود کمال الدین خان سید
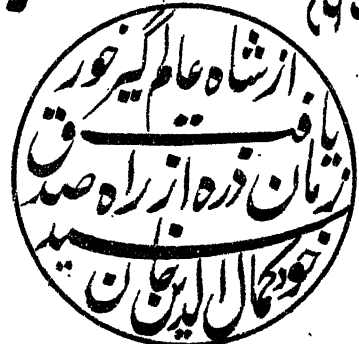
نوٹ ۔ یہ سند ایک فٹ ۲½ × ۹ انچ ہے ۔ بخط شکستہ سنہ جلوس درج نہیں ہے مگر مہر میں ۱۰۹۶ھ صاف ہے

۱ۃ ۔ میم کا اوپر کا حصہ اڑ گیا ہے ۔ ۱۲

متصدیان مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند۔ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بگز الٰہی از جملہ اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردار خان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاہ بتتمہ الکرام بجہت باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ حد حدود نمودہ در قبض تصرف مشار الیہ واگذارند کہ در آن باغ احداث کنند باید کہ درین باب تدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعدہ ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقررہ پروانگی دستخط مشیخت پناہ منشی رحمت اللہ خان

حاصل نمودہ آنکہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو این کہ موازی پنجاہ بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الٰہی اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردار خان و یکطرف حد باغ احداث نمودہ باغ محمود خان ایں بجہتہ احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاہ مذکور مرحمت نمودہ شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاہ آباد نوشتہ دہند کہ زمین مذکور را تشخیص حد پیمودہ و حد حدود بستہ دہند۔

تاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

نوٹ:۔ شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ محمد واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سلیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب باوا صاحب تھا جو ماہ جمادی الاولیٰ ۱۰۵۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ نواب بہادر خاں چنار گڑھ سے بڑے اعزاز سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں بسایا اور اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم کو عقد میں دیا۔ ۱۱۳۲ھ میں (۸۲) برس کی عمر میں انتقال کیا اور چنار گڈہ میں اپنے والد کے مزار مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات۔ از جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب۔

ولادصل حق شیخ واصل نمود + خدا کرد او را حقیقت پناہ + مظفر پئے سال چون فکر شد + ندا داد ہاتف شریعت پناہ

شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے۔ ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاہ عبدالرسول خان را اعزا

آنکہ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بموجب سند جداگانہ بحقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو پختہ باغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مسطور مطابق سند مذکور پیمودہ و حد حدود نمودہ در تصرف موی الیہ واگزارند بعلت مزروع ہیچ وجہ مزاحم نشوند چنانچہ دیدہ و دانستہ اراضی مزروع مرحمت شد اگر احیاناً در ینصورت خلاف خواہد ورزید و حقایق آگاہ بحضور خواہند نوشت مصدر انواع عتاب خواہد افتاد درینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ تحریر فی التاریخ ہفتدہم ذیقعدہ سنہ ۱۰۹۲ ہجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیرخان مرحوم التماس دارد کہ ازراہ خانہ زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شدہ ازموضع تہ شاہا باد عرف انکئی وغیرہ من اعمال
پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیرغلام دلیرخان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود
مطابق آن شہر موسوم بشاہا باد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست وشش موضع
قلیل الرقبہ مزرعہ دیہات تہ شاہا باد عرف انکئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند
داخل آبادی ومساجد ومقابرہ وباغات شاہا باد شدہ اند چنانچہ مرحوم شرفا کہ آبا واجداد
آنہا ہمراہ پیرغلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تاہنوز دران شہر آباد اند در ینولا
محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا وباغات نواح آن
شہر طلب محصول مینماید درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد ہست از فضل وکرم دربارہ
عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا جمعیت خاطر آباد باشند لہذا
حکم جہان مطاع واجب الاتباع شرف صدور عز ورود یافت کہ موازی بست وشش موضع ملتمسہ
عملہ پرگنہ مذکور دیدہ ودانستہ حسب الضمن متعلق آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہا باد
مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساند می باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال و
استقبال بانحکم والا کوشیدہ موضع ملتمسہ را متعلق آبادی شاہا باد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند
ودرہیچ وقت وزمان تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند واز جاگیر وکرور مستثنے شناسند واز جمیع وجوہات

نوٹ: نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا یہ نواب دلیرخان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قایم مقام
اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی ہو بادشاہی دربار میں تقرب اور حضوری کا درجہ تام وکمال
حاصل کرلیا تھا موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ الہ آباد کی تھی اور سات پرگنے ہنڈون اور
بیانہ متصل اکبرآباد (آگرے) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے
جو فرامین ان کے نام آئے تھے ان میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً
رفعت پناہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیرخان مرحوم۔ آپ کی وفات
سنہ ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہو۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں ان کی گنجائش نہیں اس کی تفصیل جن
کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاہ آبادی میں
دیکھیں۔ ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر ساله حکم و سند مجدد نطلبند واز فرموده تخلف و انحراف نورزند۔ بتاریخ بست و دویم شهر شوال بست و نهم از جلوس میمنت مانوس نوشته شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعه بتاریخ روز پنجشنبه هفدهم شهر جمادی الاول ۲۸ سنه جلوس معلے موافق سنه ۱۰۹۶ هجری

برساله موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج و مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدة الملک مدار المهام اسد خان و نوبت واقعه نویس کمترین بندگان درگاه خلایق پناه محمد شفیع قلمی میگردد که بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلے رسید که مبلغ شش لک دام بر پرگنه پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اوده افزوده شد از مواضع ته شاه آباد عرف انگئی وغیره من اعمال پرگنه مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجهت وطن مرحمت شده بود مطابق آن در آنجا شهر موسوم بشاه آباد آباد کرده از کثرت آبادی شهر موازی بست و شش موضع قابل الزراعه مزرعه بیهات ته مذکور وغیره عمله پرگنه مرقوم که ویران افتاده بودند داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاه آباد شده اند چنانچه مردم شرفا که آبا و اجداد آنها همراه پیر غلام مرحوم در مهمات بادشاهی بکار آمده بودند تا هنوز دران شهر آباد اند درینولا محمد طاهر متصدی تیول وکلاے شاهزاده عالمیان از اهل حرفه سکنه آنجا و باغات آن نواح شهر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانه زاد است از فضل و کرم درباره عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود که جمهور سکنه آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند حکم جهان مطاع واجب الاتباع صادر شد که موازی بست و شش موضع ملتمسه مزرعه ته شاه آباد عرف انگئی وغیره عمله پرگنه مرقوم دیده و دانسته و تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاه آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج و مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف

مرحمت جملۃ الملکی مدار المہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملکی مدار المہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لائق الاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۹ مکرر بعرض مقدس و معلی باین شرح بخط مدار المہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید۔

عہ موضع از اصل تصدیق منہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتہ شاہ آباد عرف انگئی				ے موضع از اصل	
تھوک داندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	مومن پور	نظام پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	تہیس پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
تھوک دھر مکرہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کٹھر پور	دلیر پور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پور او دیگر	گلگ گہٹہ	مانک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتہ ایگوان				ے موضع از اصل	
سوراپور	جنک پور	کرم اللہ پور			

بر رسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ الہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جملۃ الملکی مدار المہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔
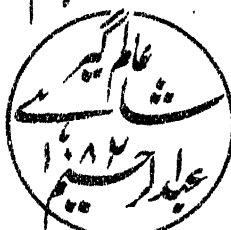
(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

بنام اسمعیل خان مورخہ بست و چہارم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ

مطابق ۳۰ سنہ ج والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند۔
موازی بست و یک بیگہ بخپتہ اراضی افتادہ لایق آبادی در سواد قصبہ مسطور من ابتدائے فصل خریف سال ۱۰۹۷ف برائے سکونت و آبادی رعایا بنام ملک اسمعیل خان قوم افغان امن زی از سابق تا حال برفاقت ہمراہی اینجانب صبر و تحمل و دلاوری بکار بردہ لہذا معہ فرزندان مقرر و معاف نمودہ شد باید کہ اراضی مذکور پیمودہ وچک بستہ حد حدود جدا ساختہ بقبض و تصرف مشارالیہ واگذارند کہ سکونت و آبادی ورزیدہ در شعار تہورانہ سرگرم و ہوشیار باشند بوجہی من الوجوہ معترض و مزاحم نشوند ہر امور مرجوعہ لازمہ غور و رسیمانہ لازم دارند دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
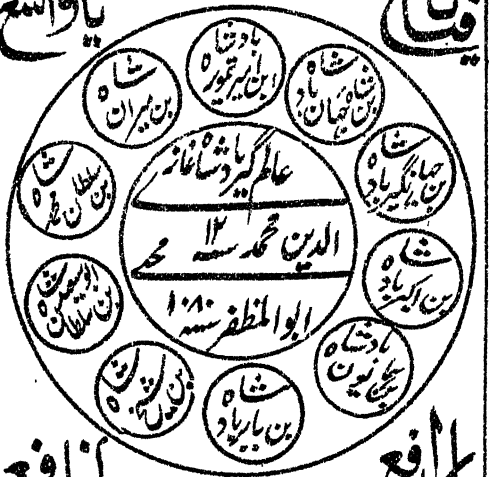
چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید کہ شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد کہ مبلغ شش لک دام از پرگنہ شاہ آباد در لیست سرکار خیر آباد
متعلق بصوبہ اودھ کہ از راہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ
از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیر آباد بعلت پیشکش
واخذ سرکار وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست مزاحمت نرساندہ در ینولا نائب
فوجدار سرکار خیر آباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است
از فضل وکرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تاحیات بجاگیر خانہ زاد
وبعد آن تا بقائے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت
شود لہذا حکم جہانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور
در لیست تاحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آن تا بقائے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے
تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والاست
بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساندمی باید کہ فرزندان کامگار ووزرائے صائب رائے
کفایت شعار وناظمان فوجداران حال و استقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیدہ پرگنہ
مذکور تاحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظہراً بعد ظہر ونسلاً بعد نسل
وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر ہیچ وقت وزمان تا بقائے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواہ
ندہند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرمودہ تخلف وانحراف
نورزند۔ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز جمعہ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۱۲۰۱ھ جلوس مقدس
موافق ۱۱۹۰ھ مطابق ۱۲ اردی بہشت ماہ الہی۔ برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ
وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال
شایستہ الواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدۃ الملک مدار المہام اسدخان ونوبت واقعہ
نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ غلام علی قلی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار
لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلے رسید

کہ مبلغ شش لک دام پرگنہ شاہ آباد دربست سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ کہ ازراہ خانہ زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانہ زاد مرحمت شدہ از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ ابواب ممنوعہ کہ معفوہ بارگاہ والا است مزاحمت نرسانده دریںولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند دریںصورت باعث ویرانی محال وطن خانہ زاد است از فضل وکرم دربارہ عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیرہ ابواب ممنوعہ وتنخواہ پرگنہ مذکور تابحیات بجاگیر خانہ زاد وبعد آن تابقائے نسل فرزندان خانہ زاد بجاگیر دیگرے تنخواہ نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جہاںمطاع عالم مطیع صادر شد کہ پرگنہ شاہ آباد مذکور دربست تابحیات بجاگیر خان مشارالیہ وبعد آن تابقائے نسل فرزندان وبجاگیر دیگرے تنخواہ نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیرہ کہ ابواب ممنوعہ معفوہ بارگاہ والا است بوجہ من الوجوہ مزاحمت نرساند۔ بست وہفتم شہر رمضان المبارک ۱۱۰۰ھ والاموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدۃ الملک مدارالمہام اسدخان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدۃ الملک مدارالمہام اسدخان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست وہفتم شہر محرم الحرام ۱۱۰۱ھ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس ومعلی باید۔

شرح بخط مدارالمہام اسدخان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

شش لک دام پرگنہ شاہ آباد محال وطن دربست۔

برسالہ مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خواتین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدۃ الملک مدارالمہام اسدخان ونوبت واقعہ نویسی غلام علی۔

(۷۱) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو

خود کمال الدین خان مرید زمان ذرہ از راہ صدق بیافت از شاہ عالمگیر نور

شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد
بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الٰہی مطابق ضمن درجہ حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نمودہ شد باید کہ موازی مذکور در حال نیک ازانجملہ پنجاہ بیگہ مزروعہ و پنجاہ بیگہ بنجر افتادہ خارج جمع بطریق زراعت پیمودہ وچک لبستہ وصفہ کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال متصرف شدہ باشند- دریںباب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریرے التاریخ چہارم جمادی الاول سنہ ۱۰۹۹ ہجری

جانب پشت

چون درو جہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو ازانجا کہ حسب الام بہ تفصیل ذیل برحال پرگنہ شاہ آباد ما بیگہ بگز الٰہی-

در موضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور بد ہہند زمین مزروعہ صہ بگہ درجبات بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع صہ بگہ

(۷۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

بادشاه عالمگیر خانه زاد کمال الدین خان

متصدیان مهمات حال واستقبال پرگنه شاه آباد امیدوار بوده بدانند
قطب خان و بارا خان وسلطان خان و تاج خان قوم افغان مهمند
در سرکار آمده التماس نمود که مایان بموجب ایمای وارشاد نواب صاحب
قبله مرحوم مغفور برای سکونت وآبادی جاییکه تجویز فرموده موافق آن در مکان
معهوده آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبه برادران دیگر پروانه مکان آبادی خود از سرکار
میخواهیم الحال موافق اظهار نامبرده موازی چهل بیگه اراضی پخته مع حدود اربعه موافق آبادی قدیم
از سرکار صادر شده باید که بخاطر جمع تمام معه فرزندان در مکان مذکوره آباد بوده باشند وگاهی
متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند درینباب تاکید مزید دانسته حسب المرقوم
بعمل آرند للعه گه پخته

شرق	غرب	جنوب	شمال
حد دهوره دیوان پاپا خان	حد دهوره محله مقرب خان	حد محله باقرزئی مشرقی	حد دهوره محله بایزید خیلان

تحریر فی التاریخ بست وپنجم شهر صفر

(۷۳) نقل سند چودهریات بنام دیوان مبارک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مهمات حال واستقبال شاه آباد لعنایت امیدوار بوده بدانند۔
چون خدمت چودهرای دلیر گنج وگذرها از تغیر جمال خاخیل بمتعهد الخدمت مبارک مقرر ومفوض
فرموده شد باید که خدمت ماموره را از حسن سلوک براستی و درستی بتقدیم رسانند تا جمهور انام
و مهاجنان و بیوپاریان کاسبان آنچنان سلوک بکار برده که روز بروز آبادی شهر بوقوع
آید و تنفسی را از خود متنفر وتنگی نگردانند ومطابق معمول از عمل دستور قابض ومتصرف بوده
باشند درینباب تاکید دانسته حسب المسطور عمل آرند۔ شهر ربیع الثانی سنه ۳۲ جلوس والا

(۷۴) نقل پروانہ مہر نواب کمال الدین خان

از اقرار واقعہ تاریخ غرہ رجب المرجب سنہ ۳۲ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ عبد الستار بظہور پیوست بنا بر آن موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الٰہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدای فصل خریف ۱۰۹۷ھ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری و اجارہ اینجانب اند پیمودہ و چک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آن را فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد مواظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ (مہر)

بتاریخ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۱۰۰ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی و قانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگا سہائے منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیرآباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون مہیں رام و امرای چودھریان و بیربل و دھرمداس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول و ناکارہ بودند و در سربراہی کار و امور متعلقہ رسیدن نتوانستند و رعایا و برایا محال مذکورہ از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش و واویلا میکردند بنا بر آن نظر بر سرآمد کار و رفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودہرائی و قانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگا سہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ او را چودہری و قانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودہرائی و قانونگوئی مستقل دانستہ

معاملہ التشخیص وتحصیل باستصواب او بنمودہ باشند وطریق موصی الیہ اینکہ خدمات متعلقۂ خودرا براستی ودرستی بتقدیم رسانیدہ وانچہ کفایت سرکار وآبادانی محال وافزونی مال رو بمنصۂ ظہور آید ساعی ومجتہد باشند ورعایا وبرایارا از معاش حسنہ وحسن سلوک خود راضی وشاکر دارد ودستور عہدۂ خود موافق استقرار از سوائے مال سرکار را ر عایا متصرف بودہ در لوازم سربراہ کاری ودولتخواہی کوشد و دریناب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ نہم ربیع الثانی ۲۳ جلوس والا۔

شرح ضمن خدمت چودہرائی وقانونگوئی پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد از تغیر مہیس رام ورام رائے چودہریان وبیربل ودہرمداس قانونگویان راجہ درگاسہائے نام کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل در آبادی قصبۂ
للعہ موضع ۲ چک	لعہ موضع ۲ چک	لعہ ۵	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لعہ موضع ۲ چک	اصلی لعہ داخلی	ایگوان لعہ اصلی سے	داخلی
تھوک واندو	تھوک	تھوک لہرو	اصلی للعہ داخلی
آغاپور	بڑھوان	پلوروہ	سرائے
تھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوئیان
کتدھرپور	نگیاوان	نصیرپور	چھٹھو
ہرولی	بندہا	ایگوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پکھلیا اصلی سے داخلی للعہ

کرنامو بھگایوان روپاپور کچھ خواجہ کلان بیجہا نرسہامئو

بتاریخ ۹ ربیع الثانی ۱۱۰۱ھ نقل بدفتر رسید۔

کارپردازان ڈیوڑھی نوابصاحب

جلال الدین

مہر

محمد مراد

مہر

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

بنام راجہ جی سنگہ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

نقل طغرا

فرمان عالیشان ابوالمظفر محی الدین
محمد اورنگ زیب بہادر
عالمگیر بادشاہ غازی
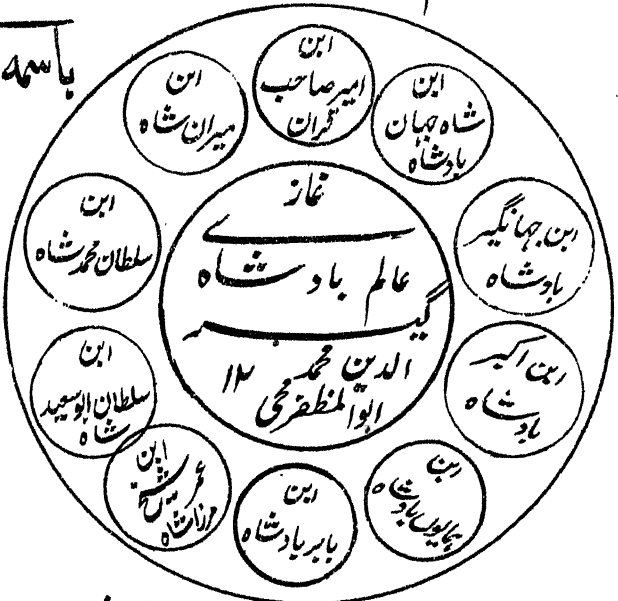
عمدہ راجہ ہائے دولتخواہ زبدہ مہتوران بلا اشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام رانا جے سنگہ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہان بانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ رفع فضل وکرم پرگنہ پُر و بدحضور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دار الخیر اجمیر کند و مال ضامن ید ہد بنا برین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ ۔ دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلےٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

ضامن دراجمیر بدیوان آنجا داده ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ جزیہ بہ اقساط مقررہ بخزانہ عامرہ صوبہ مذکورہ داخل می نمودہ باشد۔ درین باب قدغن بلیغ داند و رسوخ ارادت و بندگی را در درگاہ عظمت و جلال مر مزید احسان و افضال و سود و بہبود حال و مال خویش بشناسد۔
نہم شوال سال سی و چہار از جلوس والا نگارش یافت سنہ ۱۱۰۱ ہجری

عبارت پشت فرمان

بہ رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ در رای رفیع الشان زبدہ امرای بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان

نقل مہر وزیر

اسد خان
بندہ پادشاہ
عالمگیر غازی

طغرای شنجرف

(۷۷) نقل فرمان ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمان ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔

چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والاشان واجب الاذعان یکروپیہ یومیہ ویکصد بیگہ زمین دروجہ مدد معاش رسیدہ سوندیا با فرزندان مقرر بودہ دار درگذشتہ سید جمال وغیرہ ورثہ متوفی از فضل وکرم بادشاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس جہان مطاع + واجب الاتباع صادر شد. کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبہ دارالخلافہ شاہ جہان آباد ازمحل قدیم دروجہ مدد معاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد. کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعاء بقاء دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + وعمال وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبور را بتصرف آنہا بازگذارند واصلاً و مطلقاً تغیر + وتبدل بدان راہ ندہند ولعلت مال وجہات واخراجات مثل قلقلہ وپیشکش وجربیانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ و+ داروغگانہ وبیگار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و وضبط ہرسالہ وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و درین باب ہرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بیست وہفتم ربیع الآخر سال سی وچہارم از جلوس والابود۔

(نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲

پشت فرمان

برساله سیادت و نجابت پناه فضیلت و شجاعت دستگاه قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان در نوبت واقعه نویسی محمد ساقی - شرح یادداشت واقعه های روز چهارشنبه بیست و چهارم شهر جمادی الآخر سنه ۴۳ جلوس مقدس موافق سنه ۱۱۱۱ هجری مطابق ۱۶ فروری ماه برساله سیادت و نجابت مرتبت صدر رفیع القدر سیادتخان و نوبت واقعه نویسی کمترین سالکان درگاه خلایق پناه محمد ساقی قلمی میگردد که درباب سید جمال وغیره وارثان .... سرکار و صوبه دارالخلافه شاهجهان آباد بعرض والا رسید که بموجب فرمان والاشان بمبلغ پنجروپیه بلاقصور از تحویل فوطه دار مذکور و یکصد بیگه زمین از پرگنه مسطور در وجه مدد معاش مقرر بوده سکار خان حکم والا رسانیده که او فوت شده و سی و شش نفر دستانزده اسامی ورثه متوفی امیدوارند لهذا یکصد بیگه زمین بانها عطا گشته در بیع التصدیق + بهر نشان .. حکم والا صادر شد که یکصد بیگه زمین از محلقدیم در وجه مدد معاش مشارالیه وغیره شش پسر و چهار دختر .... داشته مرحمت فرمودیم واگر در .... و یومیه را بطرف شناسند و صدر حضر چهار کوره نوشته تنخواه دهد واقعه ۱۴ صفر سنه ۴۳ بموجب تصدیق قلمی شد - شرح دستخط سیادت و نقابت پناه شرافت .... عمده وزراء رفیع الشان زبده امراء بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال باین میاهی دولت اقبال خان شجاعت نشان جملة الملک مدارالمهام اسد خان آنکه در .... فضیلت و شجاعت دستگاه قابل المرحمة والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان آنکه داخل واقعه نمایند

شرح خط واقعه نویس آنکه مطابق واقعه است ..... امراء بلند مکان جملة الملک مدارالمهام آنکه بعرض مکرر رسانید - شرح خط سیادت پناه خانه زاد لایق المرحمة والاحسان مخلصان آنکه

بیست و ....

شرح خط سیادت و نقابت پناه شجاعت و شهامت دستگاه خانه زاد لایق العنایت والاحسان مختار خان مهابت خان شجاعت نشان جملة الملک مدارالمهام آنکه فرمان ....

یومیه　　　آراضی　　　بموجب فرمان والاشان مرقوم ۱۲ جمادی الآخر

بلاقصور از تحویل فوطه اسد پرگنه پانی پت　　　از پرگنه　　　مذکور　　　سنه جلوس والا در وجه مدد معاش

۸ ر　　　ما نگه　　　سید سوندها مقرر بود او فوت شد

ویومیہ مذکور مطرف شد

در نیولا بمشار الیہ وغیرہ مرحمت شد

اس کے ذیل میں پسران و دختران کی تقسیم ہی

جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی

لہ عکہ لہ عکہ لہ عکہ لہ عکہ لہ عکہ

صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نوربی بی

لہ سکہ

بتاریخ ۱۱ رمضان ۴۵ جلوس ۱۱۱۱
مطابق ۱۱۱۲ نقل بدفتر رسید
..... عبد اللطیف

بتاریخ ۱۱ رمضان ۴۵
نقل بدفتر منصب رسید
بعہد عبد اللطیف

(نوٹ)

اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہذا صورت نویسی کردی گئی ۔۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسوم نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بخط طغرا) مصطفی

الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین

(بخط طغرا)

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کچھ لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہی اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہی۔ اس فرمان کی سطر بسطر نقل کی گئی ہی کہیں کہیں نقطے ہیں کہیں ندارد خط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہی۔ خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگاتے ہیں ۱۲
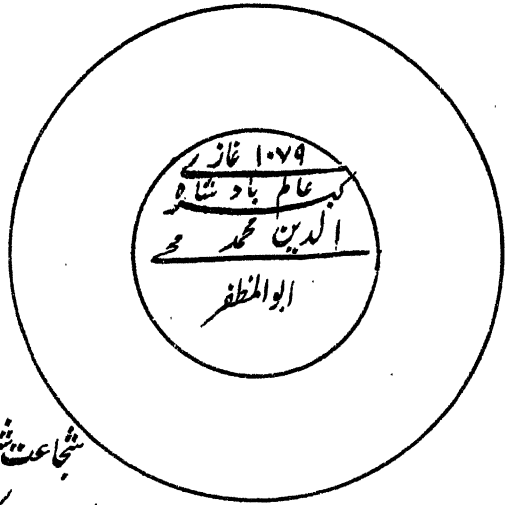
شجاعت شعار لایق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہانہ×

امیدوار بوده بداند که هنگامی که فروباصره دولت غرۂ حشمت نوباده×

حدیقہ خلافت گزین ثمرہ شجرہ سلطنت فرزند زادہ برخوردار عالی نسب بحر کرم راکرامی درشاہزادہ محمد

بیدار بخت بہادر جاتان بدسگال راسیہ و گوشمال× نمودہ قلعچہ سینسنی راکہ مسکن و متوطن سرگروہ

جاتان است. قہراو قسراً مفتوح ساخت راجہ بشن سنگہ نبیرہ راجہ راسنگہ متعہد گشت کہ بقیۃ السیف آنگہ

تیا ...را× درعرض شش ماہ بقتل و استیصال رسانیدہ سار قسجیاء آنہارا بحیطہ قبض و تصرف

درآرد و از جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ برطبق التماس و× از سرکار فلک اقتدار

۱۔ تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۱۰۱ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کرکے بادشاہی

ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خان کو اُن کی گوشمالی کے لیئے بھیجا اور اُنہوں نے وہاں پہونچکر اُن کی تنبیہ و

گوشمالی کرکے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرمست خان نے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد

میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں کبت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے ؎

اورنگ زیب پرتاپ بلے جن کوب کمال دین بول ہکارو + مار پڑی ست نامن کو تھان بہت کو سبھی ہارو + تھان بھٹالو بلے

سرمست خانصاحب کرور گنوار کو دل مارو + دیکھ رہے امراو سبھی جہان پانو کٹو تھان پالو نہ ٹارو۔

۲۔ ۳۲ جلوس مطابق ۱۱۰۰ھ ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور منڈون بیانہ جو اکبرآباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار

مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جاکر قلعہ سنسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا

برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگہ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل و قید کرکے ان کی

گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کر لو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو

راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)

(نوٹ) اس مہر کے گرد تیرہ سلاطین ماسبق کے اسمائے گرامی ویسے ہی ہیں جیسے کہ صفحہ (۱۰۸) کی مہر میں ہیں۔ ۱۲

مرحمت شد و ہر چند مشار الیہ قلعہ سوگر را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفہ ضلالت
قرین را از نسر من برانداختہ بجز فتور و اختلال × اختلاع پرداخت آن فریق بیباک خیرہ سری
مانع منازع دست تغلب و تصرف بر پرگنہ منڈون و بیانا و روپ باس و بھساور وغیرہ مافیہ
تجبار جور و بیداد برانگیختہ و عمال پادشاہی و جاگیرداران و از رہگذر استیلا و استعلا سرکشان
و متمردان مجال استقامت در محال مرقوم ندیدہ بمستقر الخلافہ اکبرآباد شتافتند و ازانجا کہ آن شجاعت
شعار × بیش منصب و خانہ زاد سپاہی کا طلبیت فضل و کرم بادشاہانہ از راہ ذرہ پروری و
عاطفت گستری او را بعنایت خدمت فوجداری منڈون وغیرہ محالی کہ اسامی آنہا در ظہر
این منشور لامع النور نگارش پذیرفتہ نواختہ و سر افراختہ بمرحمت بحال فرمودن مشروط بشین
لشکر خدمت حال و عطار جاگیر در ان نواحی کامیاب مراحم و مواہب گردانید باید کہ شکر سپاس
الطاف قدسی بجا آوردہ بمجرد وصول این فرمان والاشان مفترض الاذعان بسر × خویشتن را
با جمعی از سپاہ پن نوار شتابان کہ از تغیر او بفوجداری دہاموئی وغیرہ سر بلند گشتہ در آنجا گذاشتہ
خود با جمعیت شایستہ بہ منہاج استعجال جہت قیام بخدمت مفوضہ شتابد و در بندوبست

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۱)- چاہی وہ اس کو پہنچائی گئی توپخانہ حسب التماس اس کے پاس بھیجا گیا راجہ نے ان کے قلع قمع کرنے کے
لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوگر چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا
یہ جماعت بڑی اور نہایت شورہ پشت تھی اس لیئے اک سخت زبردست ہاتھ کی ضرورت تھی ایسا شخص جو مدبر شجاع ہو
اور اُس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جب راجہ بشن سنگھ (بشن سنگھ کا منصب ہزاری چار سو سوار کا
تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول سنہ ۲۵ ج مطابق سنہ ۱۰۹۳ھ کو اُن کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایات شاہانہ
بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ راٹھوروں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے
بعد ان کا بیٹا جے سنگھ تھا جس کو خطاب راجہ جے سنگھ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو پانسو سوار کا تھا بشن سنگھ کے باپ
کا نام کشن سنگھ تھا جو رام سنگھ کے بیٹے تھے رام سنگھ راجہ جے سنگھ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگھ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا
منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے یہاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۰۹۳ھ مطابق
سنہ ۲۵ جلوس میں کام آئے - یہ خاندان مہاراجہ مانسنگھ نورتن دربار اکبری کا ہے) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ
اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈون بیانہ روپ باس بھساور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے عامل
اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دار الخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس
مہم کے لیئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جاتان فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگر از جادہ اطاعت و انقیاد عدول وانحراف ورزیدہ راہ خلاف وعناد بپیمایند بقتل واسیر درآوردہ ساحت الحدود را از وجود ظلمت آلود کانہ اہل عصیان وطغیان پاک سازد وآنچنان جد وجہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان وآشوب منشان شواند پیرامون متعلقہ او عبور ومرور نمود وعلاملان مندون کہ خالصہ مقرریست وگماشتہائی جاگیرداران بخاطری مطمئن در محال متعلقہ خویش متمکن کردند وتولیہ واسمالت رعایار مالگزار ومعموری وآبادی محال وافزایش محصول فصل بفصل وسال بسال وامداد واسناد عمال مساعی محمودہ وستودہ بر فرار ظہور آرد
درین امور تاکیدات شدید بلیغ داند ودر خور حسن عمل امیدوار نتائج نیک باشد گرز بردار حامل بمثال عظمت وجلال از پیشگاہ عز وجاہ مامور شدہ کہ آنجانہ زادرا بر سبیل تعجیل بی توقف وتاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی وپنجم از جلوس معلی تحریر یافت

پشت فرمان

رسالہ سیادت ونقابت پناہ شرافت ونجابت دستگاہ عمدہ وزرآ رفیع الشان..... بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) بیش منصب کار طلب خانہ زاد بادشاہی ہو تم کو منڈون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہے اور تم فوجدار وہاں کے کیئے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جاکر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو پھر کوئی دقیقہ ان کی بربادی کا اٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن سرکشوں سے بالکل صاف ہو جائے اور عامل وگماشتے مطمئن ہوکر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جاکر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت اداکرنا چاہیئے بوجہ عجلت کے یہ فرمان گرزبردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خاں منڈون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع وقمع کرڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین منڈون سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہوگیا بادشاہ نے ان کی کارگزاری وخوش تدبیری پر نہایت تحسین کی اور اُن کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خاں کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور افغانوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیے ایام غدر تک ان جاگیروں کے فرمان جو عالمگیر کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے ۔۱۲

الله

پادشاہے

زبدۃ الامثال والاقران والاکفاء والاعیان

چکنا نایک بتوجہات مستظہر و مباہی بودہ بدانند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت وتہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی شاہے گردید کہ از یاوری بخت و مسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نمودہ ارادہ تحصیل سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت جاودانیست نصب العین خاطر دادہ ونظر بتقصیرات پی در پی کہ مکرّرات درمیان آوردہ نشان قول عفو جرایم میخواہد لہذا از راہ فضل وکرم رقم صفحے وبخشش برجریدۂ معاصی او کشیدیم وبعد دریافت سعادت ملازمت درباب انعام ہشت موضع چیتاپور بحضور پرنور مقدس معلّٰی نوشتہ التماس آن خواہیم نمود باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی بشتابد کہ انشاء اللہ تعالیٰ بدرجہ کمال خود رسیدہ درمیان اقران مایۂ افتخار خواہد اند وحت ہژدہم شہر ربیع الاول سنہ سے وشش از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

پادشاہے

شان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ

عازی
عالمگیر بادشاہ
محمد
اعظم شاہ بن

بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاہ غازی

زبدۃ الامثال والاقران عمدۃ الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتوجہات
مستظہر و مباہی بودہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاقران متضمن ارادہ
آمدن حضور والتماس تعین لچھمی کانت وچنتو چپنا و دونکا سور و ارسال نشان عنایت
عنوان رسیدہ بہرہ اندوز مطالعہ عالی گشتہ موی الیہم را بروفق التماس او پیش الخلاصۃ
الاماثل فرستادیم و ازراہ فضل و کرم نشان مرحمت فرا وان محلی بہ پنجۂ خاص مرحمت شدہ و
تفاصیل منصب و زمینداری وغیرہ کہ بپیشگاہ خلافت وجہانداری جناب دولت عالی
متعالی درجۂ اجابت و پذیرائی یافتہ درضمن آن ثبت گشتہ باید کہ خاطر خود را من کل
الوجوہ مطمئن داشتہ ہمراہ نام بردہ ہا روانہ برفیعہ منیعہ شود کہ بعد از رسیدن حضور
بعطائے فرمان والاشان و اسناد دیگر سربلند خواہد گردید و جمیع ملتماسا تش کہ مقبول
درگاہ آسمان جاہ گردیدہ بادراک آن سرافتخار باوج افلاک خواہد رسانید تاریخ غرۂ
ذی قعدہ سنہ سی و شش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔

عـــہ ضمن مقدمات چکنا نایک کہ بجواب با صواب رسیدہ

التماس

آنکہ منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار
و جاگیر در نصرت آباد سرافراز شود خاص من
اول معاف گردد منظور شد

التماس

آنکہ روز ملازمت پنجہزار روپیہ نقد
خلعت و اسپ و زین و پدک
مرحمت شود منظور شد

التماس

داغ و تصحیح و خوراک دواب
معاف شود منظور شد

التماس

آنکہ زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت
شود و درین باب حکم مقدس معلی
صادر شدہ کہ بدستور پام نایک

التماس

درباب دستور ہزاری ۱۱۰۰۰ وغیرہ
ہشت مواضع معمولہ پرگنہ چیتاپور نمودہ بود
حکم صادر شد کہ بدستور پام نایک و
زمینداری مواضع مذکورہ نیز بدستور نایک
منظور و آن نقدیات در جاگیر مرحمت خواہد شد

التماس

کہ درباب زمینداری فیروزگڈہ و فیروزنگر
نمودہ بود حکم شد کہ بدستور پام نایک

التماس

کہ دربارہ زمینداری الملا در نیولا از سرکار
نصرت آباد برآمدہ داخل سرکار بیجاپور
گردیدہ نمودہ بود حکم والا صادر شد کہ
بدستور پام نایک

التماس

نمودہ بود کہ بعد از ملازمت فدوی گماشتہا
در محال زمینداری دخیل شوند و ہر کہ از
رفقاے بیدیا جدا شدہ پیش فدوی آمدہ
شریک کار بادشاہی شود تقصیر او معاف
گردد اینہا کہ رجوع نشوند مفسدان
مذکور را بندہ تنبیہ خواہد کرد امیدوار
کمک شاہانہ درین باب التماس پذیرائی
افتران یافت

التماس

آنکہ بعد ملازمت فدوی افواج قاہرہ
بہ تنبیہ بیدیا متوجہ شوند و عرض و التماسے
از و منظور نگردد و وکیل او راہ نیابد
لہذا اجابت رسید۔

التماس

نمودہ کہ درباب زمینداری سرکار گلبرگا
بحضور نوشتہ شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ بعد از ملازمت فدوی
در سرانجام مطالب برادرزادہ
باسدیو نایک بسمع رسید توجہ
مبذول شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ فدوی بملازمت سرافراز
میشود سوار و پیادہ کہ رفیق بیدیا بودہ
با فدوی خواہند بود و اسپان و شتران
و گاوان از بعض افواج بادشاہی کہ

بدزدی رفتہ بود نزد آن جماعہ خواہد
بود ہر چند لشکریان اہل خود شناسد تا بہ
پس دادن آن حکم نشود کسے مزاحم
نہ گردد درین باب دستک مرحمت
شود منظور شد۔

التماس

نمودہ کہ برائے پانصد سوار دو ہزار
پیادہ از قرار بست و پنج روپیہ درماہہ
سوار و ہفت روپیہ درماہہ پیادہ تا
ایام تنخواہ جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظہ
موجودات پیادہا بدستور کرناٹکیان
بلا قید چہرہ باسم نویسی چیزے
مرحمت شود امر شد کہ دو ہزار روپیہ
بصیغۂ مساعدہ برائے سواران بدو
دفعہ مرحمت خواہد شد و بعد تنخواہ جاگیر
در سال اول وضع خواہد گشت و پیادہا
در سرکار والا بضابطہ کرناٹکیان نوکر
خواہند گردید

التماس

نمودہ کہ تا انجام مہم بیدیا فوجداری
نصرت آباد شخصے کہ دولتخواہ و
دلسوز مقرر شود امر شد کہ در بیاوہ
بحضور لامع النور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

آنکہ موضع داکن کہیرا کہ وطن قدیم
و زمینداری اوست بعد اخراج بیدیا
شقی برائے اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد کہ بعد اخراج شقی
و گرفتن توپہا وغیرہ سرانجام آنجا
و انہدام قلعۂ موضع مسطور عنایت
خواہد شد۔

درباب فرمان عالیشان و پروانہ مہر
جملۃ الملک و دیوان صوبۂ بیجاپور
متعلقۂ انعام و بیہات و زمین و دستور
زمینداری بر چندہ کہ تفصیلش در ذیل
مندرج است التماس نمودہ بدرجۂ اجابت
رسیدہ درین باب بحضور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

فیل در جناب عالی بدرجۂ اجابت
مقرون گشت درین باب زیر حضور
پر نور نوشتہ خواہد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف .... | پرگنہ الملا سروسیموکہی

پرگنہ جوبلی کندورہ
سروسیموکہی

پرگنہ تالی کوٹہ
سروسیموکہی وناڑگوڑگی

پرگنہ فیروزگڑہ عرف ... کر
سروسیموکہی

پرگنہ چیتاپور سروسیموکہی
متعلقہ انعام مواضع ... پورو ...
وغیرہ ہشت و یہ علاقہ پرگنہ مذکور

فیروزآباد عرف ...
سروسیموکہی

... در ملک تلنگانہ ....
و.... و.... در تنخواہ
حصۂ ذات

[illegible]

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان
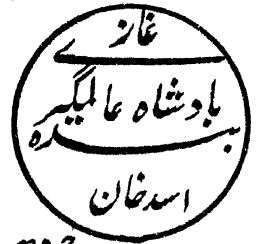
غازی
بادشاہ عالمگیر
بندہ
اسد خان

چودھریان وقانونگویان و مقدمان ورعایا و مزارعان پرگنہ سہدہ سرکار کالنجر صوبہ الٰہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک وشصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاند من ابتداے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت وشجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع دراین موافق جہان ومعمول بخان مشارٌالیہ جواب میگفتہ باشند و از ہیچ حسابے وصلاح وصوابدید خان مومی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول سنہ ۳۷ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہدہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تاییاق
ابتداے فصل خریف بجاقوی ئل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست و قلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر تعلم آمد

فرزند دلبند نورالبصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیز تر متوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ مایہ دولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہِ اورنگ زیب کی فطرت ہی میں گمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اُس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

عزیز تر می داشتیم در رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض آثر بود ۔ اما آوازہ بے سعادتی خود بحبلیہ بازی راجپوتان انبیں کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنیم و چہ چارہ سازم ۔ از استماع احوال کثیر الاختلال پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سراپائے خاطر میگیرد و بلکہ لذات جسمانی ہم تلخ شد ۔

وا اسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آں فرزند سادہ لوح را بر جوانی خود ہم رحم نیامد و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس راجپوتان بد نہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوئے بچوگان اختیار گوراں افغانان و خیران و گزران ہر طرف چرخ میزند از آنجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہر چند ازاں فرزند تقصیرات عظیم سر زدہ نمیخواہم کہ در خور کردار سزا رسد ؎

گرچہ پسر تو دہ خاکستر است ــــ بر چشم پدر و مادر است

گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر بر رہنمونی بخت از کردار ناہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت مشرف شود قلم بر صفحہ ذلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال نگذاریدہ باشد در بارہ او جلوہ ظہور گیرد ۔ ہر چند ظہور عنایت را شرط حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کرنا بھی کسر شان تھا اس لئے حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا فتنہ خاتمہ ہو گیا اور چونکہ اس موقعہ پر شہنشاہ کے منشیانہ قلم نے پولیٹکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچہ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اس دلچسپ مراسلت کو بلفظہ درج کر دیا جائے ۔ یہ مراسلت ظہیر الانشا صفحہ (۴۵ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب خان صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے ۔ یہ اخیر جواب اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ

براہ راست راٹھوڑوں کے ہاتھ میں پہنچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور ان کے دلوں میں شاہزادے کی طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہو گئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھ کر کسی حیلہ سے سنبھاجی راؤ والی ستارا کے پاس بھیج دیا شاہزادہ چند روز وہاں رہا لیکن آخر کار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہو کر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا اور وہیں مر گیا ۔ مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرتناک شعر کندہ ہے ؎

از جفائے چرخ و از بے مہری اورنگ زیب ــــ برد اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور

یہ واقعہ قریب ۱۱۰۶ھ ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے ۔ یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب انست کہ یکمرتبہ خود را بحضور رسانیدہ ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و جبونت کہ سرکردۂ انجاعت بود رفاقت و ہمراہی کہ باداراشکوہ نمودہ از غایت اشتہار محتاج بیان نیست آن فرزند باعتقاد و گفتار آنہا ہر سودائے خام کہ بخیتہ باشد جز پشیمانی نتیجہ دیگر نخواہد دید بیقین داند زیادہ توفیق رفیق او و راہ راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزادہ محمد اکبر

درجواب ہمیں فرمان بپادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نوشتہ

حضرت قبلۂ کونین و کعبہ دارین۔

عرضــــــــــــــــــــــــــــــ می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت تقدیم رسانیدہ بمو قف عرض فرمان والاشان کہ نامزد اصغر ترین فرزندان گردیدہ بود در خوشترین زمان و نکوترین آوان پرتو ورود فرمود آداب فرمانبرداری بجا آوردہ سواد خط را چون سرمہ در بصر بصیرت کشیدہ و از مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیدہ دیدۂ دل را نورانی ساختہ آنچہ بقلم نصائح رقم محبت شیم بندے چند ترشیح یافتہ بود در جواب ہر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شدہ بود کہ بایدولت و اقبال او را از ہمہ فرزندان عزیز میداشتیم و از راہ بے سعادتی خود از ین نعمت عظمی بے نصیب بودہ خود را در طوفان بے تمیزی انگندہ۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچہ رضا جوئی و خدمت پدری پدر بر ذمۂ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیر خواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمہ پدر ہم از پسر است المنت للہ کہ تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت منقصر نگشتہ و عنایات آنحضرت را تا کجا شرح دہد از ہزار یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد کہ رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشہ و ہمہ جا مقدم است و حضرت کہ برخلاف این جانب ہمہ فرزندان بے التفاتی فرمودہ پسر کلان را بخطاب شاہی نامزد فرمودہ ولیعہد خود گردانیدند

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔
در مال پدر حق فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرط و دین و آئین است آن بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دیگر است کہ در کارخانہ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ نیست نواختن و برانداختن وابستہ حکم اوست کہ لا یخلو عن الحکمۃ[1] لیکن سبحان اللہ شریعت منشی و حقیقت گزینی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ؏ تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد۔ در حقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند چگونہ بے سعادتی توان گفت۔ ؎

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بر طریقۂ پدر باشد۔ وَاَنَا عَلٰی اٰثَارِہِمْ لَمُھْتَدُوْنَ۔[2]
؏ میراث پدر خواہی علم پدر آموز + حضرت سلامت مر وان رنج و محنت بر خود پسندیدہ اند و پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران عرش آشیانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد مافی الضمیر کامیاب گردیدہ اند ؏ بر لطفے نرسد آن کہ محنتے نکشد از جرائد تواریخ مبرہن است تا کہ رنج ظلمات نکشد لذت آبحیات نچشد۔ آنکہ محنت نبرد ثمرۂ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج بے ماہنا شد۔ ؎

عروس ملک کسے در کنار گیرد چست کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

از آن جا کہ در پئے ہر رنج راحت است بعین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ برقم پذیرشدہ بود کہ جسونت کہ سرگروہ الجماعت بود ر فاقت دہرا ہی کہ بادارا شکوہ نمودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ حضرت بجا می فرمایند اما بعض سخن نمی رسند کہ خود مغز ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت عناد داشت از نتائج آن دید آنچہ دید اگر از اول باینہا میساخت ہرگز کارش باین غایت نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطہ خویشی موکد کردہ بتقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط در آوردہ اند و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

---

[1] پوری عبارت یوں ہے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْا عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ۱۲

[2] اور میں تو انہیں کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں ۱۲

درحیطهٔ اختیار خود درآورده واز شجاعت اینها ظاهر است که حضرت خود بدولت در دار الخلافت زینت بخش
تاج وتخت بودند وراجپوتان سپهدکس که کار رستمانه بهادرانه از دست اینها بوقوع آمده برهمگنان
ظاهر وهویداست وهمان جسونت بود که درهمین معرکه نسبت بجناب سلطنت مآب مصدر بے ادبی ها شده وحضرت
دیده ودانسته چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند وهمین جسونت بود که حضرت بچندین فسون
وفسانه دلداری نموده از رفاقت داراشکوه بازداشتند که فتح ونصرت نصیب اولیاے دولت شد
رحمت بر نمکخواری اینها که از براے صاحبزادهٔ خود سر خود را فدا می کنند ودر جانسپاریها بجان دریغ نمی کنند
بادشاه هندوستان وشاهزاده هاے عالی قدر وامراے والا تبار مدت سی سالست که در تلاش سیواے
مقهور اند هنوز روز اول است وچرا چنین نباشد که در عهد حضرت وزراے بے اختیار وامرا بے اعتبار و
سپاهی خوار ونویسنده بیکار وسوداگر بے مال ورعیت پائمال. هیچو ملک دکن که ولایت بهشت
آئین بر روئے زمین چون کوه وبیابان خراب وویران ودار السرور برهان پور که خال رخسارهٔ
عالم است تلف وتاراج واورنگ آباد که بسبب همنامی حضرت ممتاز از همه شهرهاست از آسیب
وصدمات لشکر غنیم چون سیماب در اضطراب عامل درخانه غنیم بر سر رعیت. جائیکه چنین ستم
باشد در دعاگوئی وثناخوانی خلیفهٔ خود چگونه مقصر نخواهند بود. مردم اصیل ونجیب از خاندان قدیم
گمنام وسررشتهٔ کارخانهٔ سلطنت ومصلحت آموز دولت در کف اختیار مردم اراذل واسافل
انام جولاهه وبافنده وصابون فروش وجاروب کش خیره گردد وپیراهن فراخ وخرقهٔ دغل در بغل
ودام شیطان بنام تسبیح در دست گرفته مسائل چند بر زبان می رانند وحضرت آنها را مصاحبان
ومقربان ودمسازان وهمرازان چون جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعتبار نموده اختیار خود را باعتبار
آنها میاندازند وآن گندم نمایان جو فروش باین وسیله قابو جسته کبوتر را پر سرخاب
وکاه را کوه مینمایند. ؎

بدور شاه عالمگیر غازی — شده صابون فروشان صدر وقاضی
بود جولاهه هم بافنده را ناز — که در بزم ملک هستند همراز
اراذل را شده آن دستگاهے — که فاضل بر درش جوید پناهے
بدست جاهلان آن دستمایه — که هرگز عالمان را نیست پایه
معاذ الله ازین دور پر آشوب — که تازی از خران باشد لگدکوب

حکم والا پا در هوا انصاف وتمیز خود عنقا متصدیان سرکار تجارت وسوداگری اختیار نموده که خدمات نذر

میخیزند و بغرض فاحش میفروشند و ہر کہ نمک می خورد نمک دان را می شکنند نزدیک ہست کہ در
بنیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر درآمد و اصلاح مزاج مقدس
را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خار و خس ارباب
تمرد و فساد مصفّا ساختہ اہل علم و فضل را پیش آوردہ بنیانِ ظلم را منہدم سازد تا خلق اللہ آسودہ
حال و فارغ البال بودہ بجمعیت خاطر در کسب کار خود باشند و نیکنامی کہ عمر ثانی و حیات جاودانی
عبارت از انست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود و حضرت
اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گذاشتہ خود بدولت متوجہ طوافِ سعادت مآب
حرمین شریفین معظم و مکرم شوند و خلق عالم را ثنا خوان و دعاگوے خود سازند انیہمہ عمر را کہ
حضرت در تحصیل دنیا کہ از خواب بے اعتبار تر و از سایہ ناپایدار تر است صرف نمودہ اند اکنون
وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کہ کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیاے ناپائدار
با پدر بزرگوار و برادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ وافع شود۔ ~

ای کہ ہشتاد رفت و در خوابی ‖ مگر این پنج روز دریابی

وانچہ از مواعظ و نصائح خامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ~

تو بجائے پدر چہ کردی خیر ‖ تا ہمان چشم داری از پسرت

رباعی

ای کہ دانش بمردم آموزی ‖ آنچہ گوئی بخلق خود بنیوش
خویشتن را علاج می نکنی ‖ بارے از پندِ دیگران خاموش

وآنکہ درباب آمدن مرقوم بود ہر چند در آمدن سراسر سعادت خود است لیکن بمقتضائے
خوردسالی و تصور اولوالعزمی ہائے حضرت کہ با پدر و برادران چہ معاملہ ہا بعمل آمدہ اند البتہ توہمات
این معتوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس و اعلی مع الخیر قدم رنجہ فرمایند
آنہمہ توہمات باطمینان بدل و اطمینان بدل خواہد شد۔ ~

ما بدان عتبہ عالی نتوانیم رسید ‖ ہاں مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بود تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد با متثال اوامر شاہنشاہی بجان منت
خواہد بود تا دران حال۔ ~

گر کشی ور جرم بخشی روئے بر آستانم بندہ را فرمان چہ باشد ہر چہ فرمائی بر آنم

زیادہ حدِ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بہر دستی و دو قلم عالمگیر بنام شاہزادہ محمد اکبر

فرزند دلبند لخت جگر بجان برابر با بقائے مواعید مخفیہ مستظہر بودہ بداند

انچہ عذرات معروضات جلی در عریضہ خفی بقلم سپردہ بودند چون بمصلحت و اجازت ما بود معاف

و برائے آئندہ اجازت ۱ اَلْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ ۲ اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ و انچہ ترغیب مِنْہُمْ بود بحکم مصلحت بود

در آنہم معذور داشتیم کہ برائے غافل کردن آن وحوش سیہ تابان عین مناسب و مصلحت بود و بارے الحمد للہ

کہ آن مضمون تفہیم سینہ بسینہ کہ در تسبیح خانہ بدیر کہ سپردہ بودم بخوبی ادا کردند انچہ در باب ولیعہدی بخلد وے

آن وعدہ بود انشاء اللہ تعالیٰ بعد رسیدنِ کار بمدعا بوقا خواہد رسید مگر از کم عمری و ناتجربہ کاری

آن لخت جگر ہر دم در خوف و رجا و دست بدعا ہستم نشود کہ صید بدام افتادہ دم خوردنا رسیدن

انواج اطراف و دیگر برادران خود در ہمین مغالطہ غافل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند

کہ انجاہم عزیمت خود مع برادران و والدہ شما و اہل و عیال شما بتمنائے دیدار آن لخت جگر

مشہور کردہ شد و معنا رسیدن آنجا با تمام فوج ہمراہی برادران شما ہمان مصلحت ہست کہ آن

نور چشم نوشتہ بودند و انچہ دیگر افسران معہود رہی را کہ شما یک این مشورہ بودہ اند بوعدہ ہائے

ما بیشار مستظہر نمودہ اند آنہمہ وعدہ ہائے آن نور چشم عین از زبان ماست و استعفائے سوء ادبی

قلمی و زبانی و استجازت آئندہ کہ نمودہ اند چون محض بمصلحت است بخوبی اجازت و معاف است و عذرے

کہ در باب وصلتِ نا جنس نوشتہ اند اگر چہ نادرست است الا بشرط رضائے والدہ جلیلہ

---

۱ حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا ۲ تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیے ۱۲

۳ انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

منکوحہ شما تلافی این امر سترگ پذیرا میتواند شد مگر این لفظ قطعی ہم پیش نظر باشد وَاِنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً وا بنہم در خاطر باشد کہ ؎

آب چون در روغن افتد نالہ خیزد از چراغ ‌ ‌ صحبتِ ناجنس باشد ثمرۂ آزار ہا

مگر اینکہ بالفعل اگر بنظر غفلت دہی آن زمرہ قدر و منزلتش مصلحت کار افزوده اند روا داشتہ شد بروقت فہمیدہ خواہد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خانصاحب

بنام اہلیۂ سید صاحب گیلانی

مہر: بادشاہ غازی — خانہ زاد عالمگیر — کمال الدین خان

ہوالغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت ایزد و دود بدانند

چون موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع جمورا عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۱۰۳ھ یکہزار یکصد و سہ ہجری بنام قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد۔ باید کہ آراضی مرقوم را بحدود مفصلۂ ذیل تبصرف مشار الیہ واگذارند بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ چہار دہم شہر رجب المرجب ۱۱۰۶ھ ہجری مص

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آبادی بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلۂ نسب چودہ واسطوں سے حضرت غوث الثقلین تک پونہچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابواسحٰق ابراہیم شہر حامہ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے یہ زمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت و احترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب و ہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۷۸ھ تک وہیں رہے پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہو چکا تھا اور اورنگزیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور بالآخر وہیں آپ نے ۱۰۸۷ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ بیگم پورہ مشہور بہ دار الشفا میں آسودہ ہیں سید ابواسحٰق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۰ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابوالحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب دلیر خاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خاں کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو خدمات سابقہ کے صلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک ملنے کی استدعا کی بادشاہ نے سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جاکر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

جانب پشت

موجب ضمن موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ از سواد موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بگہ پختہ

حد شمال	حد جنوب	حد غرب	حد شرق
حد وہورہ موضع کمال الدین پور	حد وہورہ موضع لاڈپور	حد وہورہ موضع جمورا	وہورہ موضع بلیا تالاب بدہا

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۸ہجری نقل بدفتر رسید ۲ رجب المرجب ۱۰۸۸ داخل سیاہہ مقرر شد

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان

ابو المظفر محمد محی الدین ۱۰۶۹ اسمہ عالمگیر بادشاہ غازی

بموجب مسطور عمل منشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان نوازش بادشاہی امیدوار بودہ بدانند ازانجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانہ مذکور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفرید گار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک و ملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار مرحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بحفظ بہ الحافظ الکلام المتمسک بہ سنن محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بہ شتابد و جیحے کہ آن قابل الاحسان بہ آوراد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷ :- ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

نشان ہم آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ بندگی درگاہ آسمانجاہ مامور بود آن فرزند اعزا رشد تجویز مناصب درخور حالت و رتبت آنہا خواہد نمود بر طبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید- نوزدہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت

بندہ اسد خان عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱۰۲ھ　برسالہ کمترین فدویان

(۸۷) نقل سند معافی بنا بر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی

محمد خان شیروانی بندہ درگاہ رحمانی ۱۱۰۷

ہو الغنی

شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق و کثرت اخراجات فقرا و درگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیانہ کرکا خاص عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بدایون من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۰۹ھ در وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعاء دوام دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی-

نوٹ :- آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے- درسال نیک میمون در روز سعد حسن + غوث الزمان مہدی سوئے بہشت شد +

۱۰۸۷ھ - خلیفہ شعیب - عہد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱ جلوس - دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے گر مندرس ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے - ہمچو ارم تازہ بہ تاریخ سعید +

یہ سند ہم نے نامۂ مظفری حصہ دوم صفحہ ۵۱۴ سے نقل کی ہے متن سند میں سنہ ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالم گیر سنہ ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو سنہ ۱۰۹۳ ہوتے ہیں نہ کہ سنہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) فرض کریں تب البتہ سنہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک بیٹھتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱) لکھا ہے جس کے سنہ ۱۰۷۹ ہوتے ہیں نہ کہ ۱۰۸۷ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو سنہ ۱۰۸۷ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے - ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر — ہو الغنی

بافیض از شاہ عالمگیر خورد زمان از راہ صدق صدیق خود کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بوده بدانند - چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الٰہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف سنہ ۱۰۹۶ یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بحدود مفصل ذیل تبصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند - دریناب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱۰۱ ہجری مصـ

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۰۵ بیگہ پختہ

شمالی	جنوبی	غربی	شرقی
حد ہورہ موضع اختیارپور	حد ہورہ موضع حسن پور	حد ہورہ موضع ہری	حد ہورہ موضع

بتاریخ ۱۱ ربیع الاول سنہ ۱۱۰۱ ہجری نقل نویس

(۸۹) نقل سند شیخ عبدالستار جیو

شاہزادہ رفیع القدر ۱۱۲۴ دلاور فدوی

چون موضع بجولا و موضع الیاپتہ کر کا عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بدایون دارالخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام نذر حقایق و معارف آگاہ سابق در وجہ مقرر است برطبق آن دریولا نیز مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتدای ۱۱۱ فصلی مطابق ۴۷ جلوس والاجال داشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعای دولت ابد پیوند اشتغال بینمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود

عالمگیر بادشاہ خانہ زاد محمد

ہو الغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد و حال جاگیر بعنایت امید وار بودہ بدانند

چون باغ موضع مریدا پور عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۱۱۲ یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور بتصرف مشار الیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود بیاہند بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۱۱۶ھ
نقل بدفتر رسید۔

نوٹ: شیخ عبدالستار صاحب بھی عظمت مآب اور ذی توقیر پیرزادے تھے دوسو بیگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ حال تھا کہ نواب تحمور خاں اکثر آپ سے قرض منگوا لیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپئے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر بادشاہ اورنگ زیب

مہر بین معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جاچکے ہیں۔

دریں وقت میمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد

کہ خدمت چودری پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بہ محمد تراب ولد جلال الدین کہ از
ابا عن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدائے فصل خریف تخاقوی ئیل حسب
الضمن مقرر گشتہ باید کہ اوراچو دری درلسبت پرگنہ مذبور سرگرم کارگرداننند ودست
تصدی مشارالیہ درامور مضافہ این خدمت قوی مطلق شناسند کہ کما ینبغی بلوازم و مراسم
آں خدمت قیام واقتدام نمودہ دولت خواہی وآباد انکاری واستمالت رعایا و افزونی
زراعت مساعی جمیلہ بکار بردہ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد و محال را موافق تشخیص
ایں قبولیت رعایا فصل بفصل سال بسال بیباق ساختہ بگماشتہ جاگیرداران و کروریان
وغیرہ حکام پرگنہ مذبور رجوع بودہ بدعتے احداث نہ نماید ورعایا وبرایا دیگرے را از حسن سلوک
راضی داشتہ بپیرامون تغلب وتعدی نگردد و سوائے رسوم مقرری چیزے از مال سرکار
متصرف نشود واز کسے طمع وتوقع نکند ومثل قانونگویان وزمینداران و مقدمان ومزارعان
رعایا وغیرہ ان محال آنکہ سخن حسابی وصلاح وصواب دید او بیرون نروند۔ چہاردہم
شہر رجب سال چہل ونہم از جلوس والا واشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء بندۂ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست ونہم شہر شعبان سنہ ۴۹ جلوس
موافق سنہ ۱۱۱۶ ہجری داخل دفتر نمایند

(۹۲)

خطِ شاہِ ایران

بادشاہ ایران کا افسوسِ الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب فرمان روائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفرین جہان آفرینے راکہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را بہ این ہمہ وقار و تمکین برروے آب ساکن گردانیدہ واز قطرۂ آبی صورت انسان را کہ اشرف المخلوقات است از نہان خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایت بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور ما پوشانیدہ زمام الیتام وانتظام طبقات انام بدست اختیار وقبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آن ست کہ ما نیز قدر این عنایت خاص دانستہ بمصداق اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللہُ اِلَیکَ با خلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم و ہرگاہ ستم رسیدگی و شکستگی احوال مغلوبان و مظلومان ظاہر شود تعلل و تغافل را بر کنار نہادہ بر اینست و پرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی تقدیم رسانیم درین ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالکِ ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان وش را ناتوان و بے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند و بعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین و مترددین آن ولایت را تصدیعہ می دہند سرکردۂ آنہا سیوا نام کافر یست کہ ہیچ کس شناسائے نام و نشان او نبودہ الحال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آن گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آن سلطنت پناہ را بزیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد و آن خلافت مآب پدر گیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سررشتۂ قدردانی و جہانبانی و دادودہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی و وسوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندارند مشغول اند ایشان در ہر کار نبرد نا باختہ بحیلہ و فریب بازی بردہ اند الحال کہ معرکۂ مردانگی پیش آمد ششدر و مضطر گشتہ تنبیہ مفسدان و ضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون است از انجا کہ بعنایت الٰہی و امداد دائمۂ معصومین نوازش درماندگان شیوۂ دودمان ماست اعانت آن سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جدّ ما ہمایون بادشاہ باز بہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پرانی قلمی کتاب سے ملی ہے۔ ۱۲

ہندوستان مسلط شدہ بودند وندر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب بخت ما باز روشن ساخته درین ولا که آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت و غیرت سلطنت چنان اقتضای کند که ما نو نفس نفیس با سپاه ظفر پناه بیاوری وارث آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدگر که آرزوی دیرینه است محظوظ گردیم و آن اشرار غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا داده رعایا را از مفسدان نجات بخشیده دعاگوے خود گردانیم انشاء اللہ تعالی از ناہمواری روزگار در امان دارا د والسلام۔

(۹۴) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا ڈلفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور که اورنگ زیب نوشته

سبحان اللہ قدرتیکه جمیع ذرات ہستی و موجودات بلند و پستی پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست نقش و نگار صفحۂ روزگار امواج دریاے بیکنار صفات اوست **بیت**

خود از درون و برون جلوه کرد و من بمیان + چو سایه محو شدم گرد و سوء چراغ آمد

اما از انجا که کارخانۂ حکمت به مصلحت متضمن است حجاب و روابط و اسباب بر چشم عالمیان انداخته خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساخته و برگزیدگان خود را در خلوت سرائے خود راه داده دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد و صفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار پاک گرداند تا سخنان ردّ و قبول و آفرین و نفرین عوام کالانعام گزیدہ خرد از نور تحقیق بے نصیب است مستغنی و بے پروامی سازد ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمد للہ که از آغاز صبح شعور تا این ایام که غایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از حق شناسی و رعایت ارباب اسلام و ہدم بنیان کفر و ظلام دیگر نگذشته و مدام از لذات نفسانی احتراز داشته بادشاہی را پاسبانی خلایق که امانت خالق اند دانستیم و بمقتضاے رعیت پروری و عدالت گستری محصول مبلغی که مقدار آن از اندازۂ شمار بیرون است و از قدیم الایام در ممالک محروسه بصیغۂ زکوة و راہداری و نگاہبانی وغیره که بسرکار مواخذ می شد و باین علت تکلیفات کلی بحال سوداگران و مسافران و اہل حرفه می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

آسودہ خاطر بودہ زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند واز برکت این نیت ہر ارادہ کہ مکنون خاطر بود بوجہ حسن جلوہ ظہور نمود وہر کس جانب دولت خداداد ما بد دید نقش ہستی او از صفحہ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شما ست کہ قدر عافیت ندانستہ گامے چند برافراشتہ بود کہ خار ناکامی در پاے او شکست واز عمر وجوانی بے بہرہ رفت احسانہا حضرت صاحبقرانی دربارہ بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راہ ناشکری رفتن در راہ چاہ کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون بمطلب گرائیدہ می شود مکتوب مرسلہ کہ نگاشتۂ دبیران تنگ حوصلہ ونشیان کم ظرف بود ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیدہ بود کہ چندے از بیردلان را برباد پایان اندیشہ رفتار صرصر کردار کہ از سرعت سیر چون آفتاب در نیم روز بشام می رسند سوار کردہ باجمعے از تیراندازان کہ پیوستہ پیغام قضا در ترکش نشان آرام گزین وپیک اجل درخانہ کمان آنہا گوشہ نشین است بسوئے آن والا دودمان رخصت فرمائیم تا جواب مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر تیز خون ریز ادا نمایند آمّا رعایت خاندان نبوی ومروت موروثی وتوجہات صاحبقرانی نگزاشت کہ بمحض لغزش زبانی کہ نتیجۂ خوردسالی و نادانی است یک بارہ رشتۂ روابط قدیم گسیختہ شود لہذا درجواب نامہ فہرستے از دفاتر احوال خود نوشتہ می شود این کہ از کشتن برادران وبے دخلی اعلی حضرت مغفرت مرتبت رقم پذیر خامہ ساختہ بود بر ہمگنان ظاہر وباہر است کہ داراشکوہ پاس دین مبین نکردہ آوارۂ بادیہ گمراہی بود وہمیشہ کمر عداوت با اہل اسلام وامراے عظام بتخصیص با برادران حقیقی بندی می داشت وہمچنین شجاع از غرور درحضور پدر ہوس تخت نشینی کردہ بقصد برادران لشکر کشی نمودہ مراد بخش از بادۂ غفلت مدہوش بودہ ہنگامۂ ظلم وبیداد گرم می داشت ما بتوفیقات ربانی بچندین جنگ وجدل کہ کارنامۂ اولوالعزم تواند بود ہر متعدی را بہ مقتضائے شریعت غرّا اسزاے واجبی دادیم واعلی حضرت از مہر پدری رواداری کردار ناہموار آنہا بودہ آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شدہ اورنگ سلطنت را کہ بعنایت الٰہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافتہ بود ما را خلف الصدق دانستہ بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا این ہمہ محض براے رضائے خدا وہدم بنائے جفا کردیم اگر متر سمان روزگار کہ دیدۂ ظاہر وباطن آنہا از فروغ

خرد دوراست سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد؎
بعذر وتوبہ توان رستن از عذاب خدائے ❊ ولیک می نتوان از زبان مردم رست
واین کہ از شورش سیوا قلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن وخورد سالی کہ موسم نادانی است بہرۂ از دانش وبینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است وپیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت ومنزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہر گاہ لشکر ایران وتوران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات توانند زد سیوا وسوائے او داخل کدام حساب است واگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان وکوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب؎

گرچہ مگس زور دو بازو نمود ❊ طعمۂ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز وانجام ہر کار لوازم ہوشیاری ودور اندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم وبیرق رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ ملاقات یکدیگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمیشہ در خور نیست کامیاب باشند[۱]۔

---

[۱] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔۱۲

(۹۴) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

بنام باسدیو نایک

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ھ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہٗ

محمد معظم شاہ ابو النصر سید قطب الدین شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

صاحب قران بن امیر تیمور

سید قطب الدین بہادر شاہ عالم بادشاہ غازی

فرمان ابو النصر بادشاہ غازی

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسمکہ و سردیسمکی پرگنہ حویلی فیروز نگر وغیرہ عرف رایچور صوبۂ دار الظفر بیجاپور و منظفر نگر بارند بور بارسوم والعام ویہات دربست و لوازم حسب الضمن بنام باسدیو نایک زمیندار کہ بلوازم و مراسم آنخدمات کما ینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدماتی نامرعی نگزارد و آباد داشتہ پیرامون اخذ ابواب ممنوعہ نگردد و زیادہ بر رسوم و انعام و لوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام و متصدیان مہمات و مشرفان و جاگیرداران و کروڑیان حال و استقبال او سردیسمکہ و سردیسمکی محالات مسطور مستقل دانستہ رسوم و انعام و لوازم بازدارند و جمیع الوجوہ بعوارض سلطانی و تکالیف دیوانی معاف درینباب ہرسال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(بر پشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ ہر سالہ امارت و ایالت پناہ و شہامت دستگاہ عہدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان باا عتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط

اعطاف بیکران خانه زاد شجاعت نشان صمصام الدوله باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامراء بہادر نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد
خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقده کشائے معاقدین و دولت سپہ
آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفه منہجب نسخه دانش و بینائی صاحب رائے
عالم زرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان و کلائے ذوی الاقتدار صاحب
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمده امرائے اعظم الشان رکن السلطنة
العلیه معتمد السلطانیه عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان
رفیع الشان ناظم و منازم مالک مال ناہج مناہج دولت و اقبال
اسوۂ اعاظم وزرا جملة الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبت واقعه نگاری خانه زاد درگاه آسمانجاه محمد میر قلی میگرد
فرد از دفتر تقسیم رسید که بعرض مقدس رسید که باسدیو نایک زمیندار
چیندن کیراو غیره با جمعیت شایسته با فواج بادشاہی در جنگ مقاہیر
و مفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر وغیره بقادر زمینداری با فوجداران
و زمیندار مذکور ہمیشه جنگ و جدال مینمایند و اُستاد عادل خان
بدست وارد و امیدوار است سر دیسکھی و سر سر دیسکھی محالات در بست
سرکار فیروز نگر عرف رایچورمن صوبۂ دار الظفر بیجاپور و مظفر نگر عرف
ہلی کھیڑ صوبۂ محمد آباد بار سوم و انعام دیہات و لوازم آن موی الیه
سرفراز گردد تا به جمعیت خاطر مفسدان را تنبه واقعی نموده بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والا صادر شد که بدستور عہد حضرت ہر که دیده
و دانسته حکم آن صادر شود سند فرمان والا دبیه و الاسند دیوانی کافی
است موی الیه مدے خدمات جانفشانی نموده از دست مقاہیر
و مفسدان آن ضلع بندوبست و آباد داشته و مصدر خدمات نموده

بموجب یادداشت واقعه فرمان
والاشان نوشته شد

داخل اورجه نموده شد
بموجب غلام محمد

واقعه مقابله شد
داخله روزنامچه واقعه ۲۹ رجب سنه
بتاریخ ارذیحجه داخل انتخاب شد

دربابِ عظام فرمان والا صادر شدہ اول حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع شرف اصدار یافت کہ دیدہ ودانستہ باو
فرمان والا اعطا نماید کہ باو ممنون بر الطاف شاہی بخاطر جمع
بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر سنہ ۳ جلوس۔
بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق
واقعی است

شرح خط امارت وایالت پناہ بسالت وشہامت دستگاہ
عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور
نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران
خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک
امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت
وفرمانروائے اعتقاد سلطنت وکشور کشائے مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین ودولت
سپہ آرائے معارک فتح ونصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے
ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخۂ دانش وبینائی
صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان
وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام
واجب العز والشرف والاحترام قدوۂ خوانین بلند مکان
عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ العلیہ نظام الملک
آصف الدولہ آنکہ صاد شرح خط سیادت ونقابت پناہ
شرافت ونجابت دستگاہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ
عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان رفیع الشان
ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج دولت واقبال اسوۂ
اعاظم وزرا جملۃ الملک مدار المہام معظم خان خانخانان بہادر
ظفر جنگ وفادار آنکہ بعرض کہ رسانید شرح خط رفعت و

واقعہ بست وششم جمادی الاول سنہ ۴ جلوس والا
موافق سنہ ۱۱۲۲ ہجری تقلید انعام شد
لے غلام محمد

عوالی پناہ لایق العنایۃ والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ر
جمادی الاول سنہ ۱۲۱۱ بخشی الملک امیرالامرا بہادر نصیر جنگ سپہ سردار
نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی۔

بتاریخ ۲۶ر جمادی الاول سنہ ۱۲۱۱
تقلید فرمودہ مفصلی رسید
غلام محمد

فرد این بدستخط خاص ملفوف بہ مہر خواص خان بدفتر معلی رسید
بموجب فرد بہ مہر بخشی الملک بعرض مقدس گردید کہ
باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ وغیرہ باجمعیت شایستہ
بافوج بادشاہی شامل شدہ درجنگ مقاہیر مفسدان
واکنکرا۔

محال دربست

محالات فیروزنگر عرف رایچور　　محالات ۹

برست	برست	برست	برست	برست	برست
حویلی فیروزنگر	بیناؤگے		کشٹگی	بھنو	کوتال
محال	محال		محال	محال	محال

برست	برست	برست	برست	برست	برست	برست
جالی ہال		انکوڑ	درور	ھرور	۲ رسوم	
محال		محال	محال	محال	بدستور	

۲

دیکھان

بانعام　　انعام　　ونارگونڈا محالات مذکور

کہاتاپور	کوتال وہی	سرناپور	ماڈگری	مورٹ	ٹول کوکل	میگرفتہ باد
موضع دربست	موضع دربست	موضع دربست	موضع در	موضع دربست	موضع دربست	این خطوط بی پیدا شد

باعث کاغذ نیک نوشتہ شد

بواقعہ امارت و ایالت پناہ و شہامت دستگاہ عمدۂ یافدویان عقیدت
نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف
نا متناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان
صمصام الدولہ باقر بیگ بخشی الملک امیر الامراء بہادر
نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت و فرمان روای
اعتقاد سلطنت و کشور کشائی مہد قواعد معدلت منتظم
امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین و دولت گنجور
بادشاہی میگردد

شاہ غازی
شاہ عالم بادشاہ
ظفر جنگ وفادار فدوی
بہادر
منظفر خان خانخانان
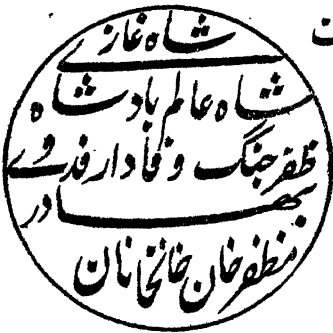
۲۶ر جمادی الاول

نوٹ:- یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چندن کیرو (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل ہے) مفسدان واکنگرہ (بیڈ رشوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنا بر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی

شاہ عالم بادشاہ غازی
امجد خان صدر جہان
۲

گماشتہاے جاگیرداران و کروریان حال و استقبال پرگنہ پالی سرکار
خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین و زمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ
امن و امان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سر بلند دادار بیہمال مظہر اتم پروردگار
رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

بست و نہم جمادی الثانی سنہ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف پارس... دروجہ خرچ امام و موذن و خطیب و صادر و وارد و مرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردہ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا بازگذارند و از جمیع وجوہ و عوارض معاف مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت مینمودہ باشند و اگر در عمل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانستہ حسب السطور بعمل آرند نہم شعبان سنہ ۴ قلمی شدند

کیفیت برپشت

شرح ضمن دروجہ خرچ امام و موذن و صادر و وارد و مرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد بناکردۂ دلیر خان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کونیہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان سنہ ۴ نقل بدفتر رسید۔ محمد صادق۔

(۹۶) نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمین محمد مبارک مخاطب کیئے گئے

محمد فرخ سیر ۱۱۲۵
بادشاہ غازی
خانہ زاد
سردار سنہ احد

شجاعت و عقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی دروجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین ولد حسین خان خیل در سواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابراں قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد ملاحظہ سند مہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض و تصرف مطابق معمول تصرف اہلیہ مرقوم واگذارند و مزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر کشتکار نمودہ بدعاے ترقی دولت اینجانب مواظبت دارد دریں باب تاکید اکید دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب سنہ ۲ جلوس والا مطابق سنہ ۱۱۲۵ ہجری قلمی رفت۔

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمدؐ سردار خان

اللہ جہان شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار فدوی
قطب الملک یمین الدولہ
جنگ سید عبید خان بہادر ظفر
سنہ احد

باشند
محفوظ
ہاشم خان

رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد دربست من اعمال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم بدستور سابق بحال و برقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور دربست بجمع دام مذکور حسب الضمن بجاگیر موی الیہ بحال دالنستہ بزمینداران آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را بعامل مشارالیہ جواب میگفتہ باشند بتاریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون پشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اودہ کہ بدستور سابق بحال و برقرار است معہ لک دام دربست۔

نوٹ:۔ اس فرمان نے عجب خلجان میں ڈالا ہی سنہ احد جلوس لکھا ہی نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہی یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہی۔ مگر مہر سید عبید اللہ خان بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہی اور بادشاہ کا نام شاہ جہان ہی۔ دوسری خرابی یہ ہی کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ھ ہجری لکھا ہی۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا و مہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی برعہدہ قضاءت پرگنہ جلیسر صوبۂ اکبرآباد بنام شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)

علیین[1] آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

[1] فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطریں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پر لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل
بموجب پروانۂ عہد　　مرقوم بست ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای
پرگنہ مذکور وغیرہ سرفرازی وار وامید وار است کہ پروانہ مطابق عہد
مرحمت شود حسب الحکم اعلےٰ قلمی میگردد کہ مشارالیہ را بدستور سابق حسب الضمن
دانستہ دست تصدی[۲] موی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند × و دیگر را
سہیم و شریک او ندانند دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید پنجم[۵] شہر
ربیع الثانی لص[۳] ۱۳ ۲

---

[۲] بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی۔ ۱۲

[۳] فرامین پرجائے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بعض کر دیتے تھے۔ ۱۲

---

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزار منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۱۱۳۳ھ

واﷲ　　اللّٰہی

بتاریخ روز یکشنبہ بست و سیوم ذی الحجہ سنہ ۴ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۳ سنہ ہجری۔۔۔۔ برسالہ
امارت وایالت مرتبت بسالت و شہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان
درگاہ عضادہ محرمان ہوا خواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل۔۔۔۔۔۔۔
× سپہ سالار یار باوفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ
و نوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ لکھینرام قلمی میگردد حکم
صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہوگیا ہی اور جا بجا سے کرم خوردہ ہی اگر خواجہ صاحب جو کھٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا فرمان کا طول وعرض ا۔ ۸½ × ۳¾ ہی خط نہایت واضح نستعلیق ہی۔ ۱۲

از اصل واضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز باشد واقعہ بست و سوم ذیحجہ سنہ ۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

شرح دستخط × ایالت و ایالت مرتبت [illegible] ×

[illegible] منزلت نتیجۃ السادات [illegible] السعادات × نقاوہ

[illegible] عضد و عمدۃ [illegible] مطرح عنایات بادشاہی × [illegible]

[illegible] یار وفادار قطب الملک یمین الدولہ سید عبداللہ خان

[illegible] ظفر جنگ انکہ از اصل واضافہ [illegible]

مشارالیہ از فضل و کرم امید دار است کہ از اصل واضافہ بمنصب یکہزاری ذات × ہفصد سوار سرافراز شود شرح دستخط بخشی الملک حکم شد منظور لہا

یکہزاری ذات

ہفصد سوار

بیست و سوم ذیحجہ [illegible]

اصل		اضافہ	
	ہفصد بذات پانصد سوار		سیصد بذات دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شہر صفر سنہ الیہ جلوس والا مص

پشت فرمان
مہر نمبر (۱)
بواقعہ مقابلہ نمایند
محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ محمد امین خان چین بہادر ظفر
وزیر الممالک اعتماد الدولہ
محمد شاہ
بادشاہ غازی
لکھپت رائے ام فدوی
محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار با وفا فدوی
قطب الملک امین الدولہ
سید عبداللہ خان بہادر ظفر جنگ سنہ

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب

محمد شاه
شاه
مرید باد فلک اقتدار
بهادر
سنه ۱۱۳۱ نظام الملک
سالار
فتح جنگ سپه
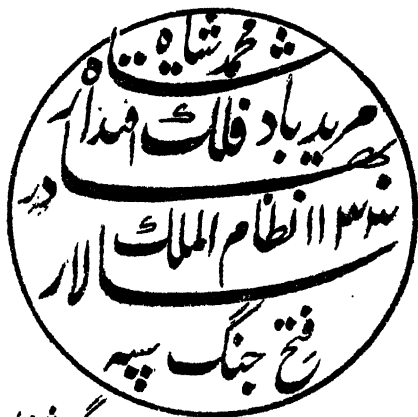
معلی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب دادار بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم افریدگار سقفن قوانین جہانداری ممہد مہاد کرم گستری خلافت پناہ ظل مرقوم ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ دربست من اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرچ فقرا وخانقاہ در وجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ ودانستہ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان والاشان بعمل آوردہ مواضع مسطور را دربست بتصرف مشار الیہما بازگذارند واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبوجہ من الوجوہ طلب وطمع نہ نمایند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعای بقاء دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر در محل دیگر چیزی داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانند بست وششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس قلمی شد سنہ۔

جانب پشت

مقررہ ضمن در وجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم صدر از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد از خریف پارس ئیل۔

فرمان

فردے مزین بصاد خاص ملفوف بمہر صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران بہادر منصور جنگ بدفتر رسید کہ شیخ میان داد وغیرہ نبیرہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و کثیر العیال و وابسگان وخرچ خانقاہ و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم پور عرف آمد باد وغیرہ ۳ موضع دربست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگوے مرحمت شود بعرض اقدس رسید بشرح صدر حکم شد

الـ
ہفتدہ
موضع دربست

مذکور دربست عوض ابدا کبورہ

خرچ خانقاہ فقرا جست الله خرچ خانقاہ فقرا جست الله

بھری دربست

خرچ خانقاہ و فقرا جست الله

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطاے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۱۱۳۵ھ ۱۷۲۲ء

محمد شاہ بادشاہ غازی
جنگ ترخان خانہ زاد
الملک بہادر مظفر احمد
معتمد میر جملہ معظم خان خانخانان

طغراے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا رکھا ہے۔ طول وعرض ہیں ا ۔ ۔ × ... ہے خط شکستہ مگر واضح اور مانوس ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ معترا ہیں۔ ۱۲

گماستها جاگیرداران وکروریان وجمهور سکنه مرکنه وغیره سرکار سنبهل مضاف صوبه
دارالخلافه شاهجهان اباد را اعلام انکه + حسب الحکم جهانمطلع آفتاب
شعاع کردون ارتفاع منصب دار دعکلے عدالت پرگنه مذکور
وغیره ارتغیر امان الله سید محمد مراد × وسید یار محمد ضمیمه خدمات
سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشته که کماینبغی بلوازم منصب
مسطور قیام نموده در تحقیق معاملات × وخصومات موافق شرع
شریف جهد بلیغ بکار برده دقیقه از دقایق حزم واحتیاط نامرعی
نگذارد باید که برطبق حکم × فیض شیم عمل نموده مشارالیه را داروغه
عدالت آنجا دانسته وست تصدی موما الیه در امور متعلقه الخدمت
مستقل دانند ودیگری را سهیم وشریک اوندانند × طریق جمهور
سکنه وعموم متوطنین پرگنه مسطور وغیره آنکه موما الیه را داروغه
عدالت آنجا شناخته از سخن صلاح وصوابدید او بیرون نروند ×
درینباب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم
شهر رمضان سنه ۵ قلمی شد مصح

پشت فرمان

مرور اضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب دار وعکلے
عدالت پرگنه حوسلے وغیره سرکار سنبهل مضاف ×
صوبه دارالخلافه شاه جهان آباد از تغیر امان الله ضمیمه
خدمات سابق

سے محال

... مذکور ما ... ما ...

محال		امروهه		محال

ما ...		مصه

نکمه		محال

بتاریخ یکم رمضان المبارک سنه ۵ جلوس
داخل سیاهه حضور است ایضا

بتاریخ بست وسیوم شهر رمضان سنه ۵ جلوس
بعلیه فقر دیوان الصدارت العالیه رسید
محمد کرم بیگ

داخل املاک مصح

موافق فهرست است ... ص

(۱۰۲) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خان لوہانی بخط شکستہ

۱۱۳۳ محمد شاہ
بادشاہ غازی
سید معز خان فدوی

طغرا عن الدیوان صدارة العلیة العالیہ

موزہ محمد کریم داد خان لوہانی

شجاعت و تہورت شعار عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی

بودہ بداند کہ معروض بارگاہ عظمت و جلال گردید کہ درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو و ریا مع غازیان دین و مجاہدانِ اسلام بحول و قوت کارساز مطلق و بتائید خلیفۂ برحق بر قدم دلیری و دلاوری بر آمدہ لوائے غلبہ و استیلاء و علم استیلاء و علم تسلط و استعلا برافراختہ جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کفارِ سیہ روزگار بر خاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکہ حضرت خلیفۂ رحمان ظل سبحان از راہِ لطف و کرم گستری و حوصلہ افزائی خلعت خاصہ و شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آپ تارے باسازِ طلائی بدست سید برکت اللہ خان مرتضوی ارزانی فرمودہ اند و حکم اقدس کرامت صدور گرفت کہ آن مخلص با صدق و صفا خود را بہ بارگاہ معلی حاضر آوردہ از آل تمغا و سند جاگیر مزید سرفراز شدہ براہلِ اقران خود برتری و تفوق حاصل نمایند و پیوستہ خود را باطاعت حضرت ہمایونی ظل سبحانی خلیفہ رحمانی بداند و لا یزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہر آئینہ درین باب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۳ جلوس والا قلمے شد۔

(حاشیہ:) تاریخ چہارم شہر شعبان المعظم سنہ ۱۳ جلوس ۱۱۱۱
داخل دفتر تصدیق گردید ... حسب الحکم

تاریخ چہارم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۳ جلوس
تصدیق در دیوان الصدارت سید

(حاشیہ زیرین:) ... داخل العالیہ

صص

قطع

(غالباً یہ مطلع شدہ ہے)

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھداسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرۂ دیوان محمد مبارک

(مہر: ۱۱۲۵ محمد فرخ سیر بادشاہ غازی خانہ زاد سردار سنہ احد)

متصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند
چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ
پالی سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودہ زر خرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و
رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافق آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض
وارتکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و مایضاف و ینیب الیھا خارج از مساجد
و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلاعوض
نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشارالیہ واگذارند کہ
حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے
ترقی عمر و دولت مشغول باشد دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرقی ــــ غربی ــــ جنوبی ــــ شمالی

حد دھورہ منکاپور بیباری	حد دھورہ موضع رامان پور رنہائی	حد دھورہ موضع بیجھا	دھورہ موضع پیرہائی

بتاریخ ہفتہ ہم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوی سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۴۸ھ

(مہر: ۱۷ ۱۲۵۸)

ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

مظہر کرم اعظم نبع فیض اتم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع واحکام
محی السنتہ ماحی البدعتہ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × انور اظہر ارفع اعلے..
فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید [illegible] محمد بن × سید عبد الرسول را برای دعوی و
جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار
سنبھل صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل
من یشاء فرمودہ وکان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۱۸
جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقدسہ

نوٹ :- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے۔ طول و عرض ا۔ ا [illegible] × [illegible] ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ

۱۱۴۷ ہجری
محمد شاہ بادشاہ غازی
عباد خان فدوی

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ
اختر نگر اودھ بدانند موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور دیہہ
زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات
شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ
بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف
است از سنہ ۱۱۴۲ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

دریںباب قدغن دانسته حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ هفتدهم شهر رمضان المبارک سنه ۱۹ جلوس والا نوشته شد۔

(۱۰۶) نقل پروانه

محمد شاه ۱۱۴۳
بادشاه غازی
جنگ صفدر فدوی سنه ۱۴
ابو المنصور خان بهادر
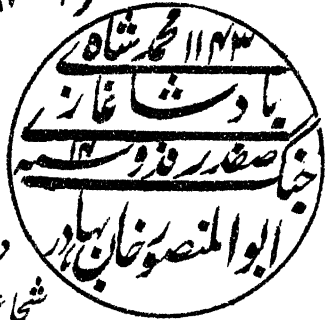
رفعت و شجاعت دستگاه یعقوب علیخان محفوظ باشند
رفعت پناه محمد روشن خان ولد فتح محمد خان مرحوم التماس نمود که
درباب معافی باغات و بازار و کتره مشار الیه واقع شاه آباد
شجاعت دستگاه نوشته شود لهذا نگارش میرود که بدستور
قدیم الحال هم معاف دانند و متعرض نشوند بست و چهارم شهر شعبان سنه ۲۲ جلوس
والا مطابق سنه ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضات محمد شاه بادشاه مهری خان ترخان

[illegible]

الله محمد شاه
خانه زاد بادشاه غازی
نعمت خان ترخان ۱۱۴

عن الدیوان الصدارة العالیة العلیة

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان و جمهور سکنه پرگنه دیوبند سرکار سهارنپور.....
حسب الحکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضاے پرگنه مسطور معه سواد قصبه
و دهات متعلقه است × از مغفر سید ابرار الله بجایت الله ولد فضل الله مقرر و مفوض گشته
فرمان والاشان درست بیشود باید که برطبق حکم فیض شیم ... مشار الیه را قاضی آنجا
دانسته دست تصدی مومی الیه درامور متعلقه اَنخدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و
شریک او ندانند و ... که بمهراو ... بشمارند که کمابینغی بلوازم منصب مزبور قیام
نموده در فصل قضایا و خصومات واجراے حدود و تعزیرات و اقامت جمعه و ... تجاویز

نوٹ:- یہ سند بہت بوسیدہ ہے اس کے کاغذ پر سنہری پھول بنے ہوئے ہیں طول و عرض ۱½ فٹ × ۹ انچ -۱۲-

.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی نہ × وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام وتعین اوصاد نصب توام ساعی موفورہ ...... درینباب مرعی داشتہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ ۲۳ ھ جلوس والا قلمے شد سہ

پشت

تاریخ ... ذیحجہ ۲۳ ھ جلوس والا
داخل سیاہہ شد۔

تاریخ غرہ شہر ذیحجہ ۲۳ ھ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید
معہ خرچہ ولیل

نوٹ:- (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۱۱۲۰ متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بدانند موضع کنھرپور وجوگی پور معمولہ تعلقات بذیور منجملہ بست وشش دیہہ کہ درآبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہای از قدیم الایام مقرراست واز کاغذ حشو نہا لہذا بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وجساون کہ از بہری دو ہزار روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل آرند زیادہ درین باب تاکید دانند۔ دواز دہم شہر صفر سنہ ۲۴ جلوس وسہ ملاحظہ شد۔

نوٹ:- سند معافی میں سنہ (۲۴) جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ کے عہد کی ہوگی کہ پہلی سند (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ سنہ (۲۴) جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی
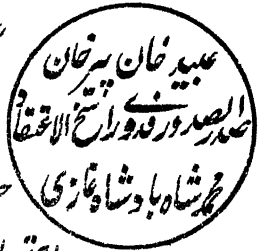
بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ سونی پت وغیرہ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنہ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر و مفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات و زجر اصحاب مسکرات و تعدیل اوزان و دراع و پیکیال و مایکون من ہذا المثل مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ و دقیقہ از دقایق و احتیاط غیر مرعی نگذارد و خطابت را از فرار واقع بجا آرد باید کہ بر طبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی موصی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم و شریک او ندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر ۲۹ سنہ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضاءت محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان
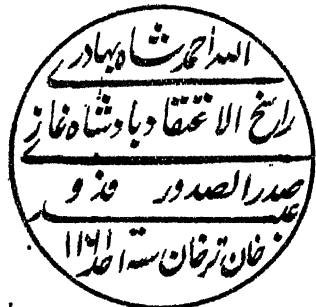
اللہ احمد شاہ بہادر
راسخ الاعتقاد بادشاہ غازی
صدر الصدور فدوی
عبد... خان ترخان سنہ احد ۱۱۶۱

فردوس آرامگاہ
طغرائے سبحانہ اسمہ

ح

عن الدیوان طغرا

عن الصدارۃ العالیۃ العلیہ ۱۱۶۱ سنہ

سنہ احد ح

کماشتہاے جاگیرداران و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار و صوبہ دارالخلافہ
شاہجہان آباد را اعلام آنکہ
وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضاے پرگنہ مسطور وغیرہ +
سرافرازی دارد امیدوار است کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجاکہ از روے سررشتہ
دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب سنہ ۱۵
منصب مزبور بمشار الیہ مقرر است + لہذا حسب الحکم الاعلےٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را
بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق مومی الیہ + در امور متعلقہ خدمت
مستقل دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند + دریں باب قدغن داشتہ حسب المسطور
بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔ سنہ

پشت

ضمن نویسند

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضاے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار و صوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب سنہ ۱۵

دو محال

مال مال

مذکور کرنال

حاشیہ پر
پنجم شوال سنہ احد جلوس والا
نقلبد فتر حضور رسید
داخل سیاہہ نمودہ شد

بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا
داخل سیاہہ حضور اسما
داخل فہرست الخدمات نمودہ شد

بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید
معہ آدم مشار الیہ
موافق فہرست است

سنہ

نوٹ:- اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ ½ انچ لمبا
اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضاء اللہ خان

عبید خان پسر خان
صدر الصدور فدوی راسخ
الاعتقاد احمد شاہ بادشاه
غازی.

گماشتہای جاگیرداران و کروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور سرفرازی وار وامیدوار ہست پروانہ مطابق میشود ازانجا کہ از روے سررشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت مرقوم ششم شہر ذی الحجہ ۳۰؁ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلی قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را سہیم وشریک او ندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند. بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضاء اللہ خان

عبید خان پسر خان
صدر الصدور فدوی
راسخ الاعتقاد احمد شاہ بادشاه
غازی

گماشتہای جاگیرداران و کروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت سرکار وصوبہ دار الخلافۂ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور مع سواد و قریات متعلقۂ آن از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر و مفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذکور قیام نمودہ در فصل قضایا وخصومات واجراے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و جماعات و ترغیب مردم بطاعات والنکاح من الی ولہ و قسمت ترکات وحفظ اموال غیب و ایتام و تعین اوصیاء و نصب قوام مساعی موفورہ بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقۃ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را سہیم وشریک او ندانند و مخلوک و متخلاف بمہر او بمہر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

بتاریخ بست و نہم شہر شوال سنہ ۲ والا قلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابوالنصر بادشاہ

باسمہ سبحانہٗ و تعالیٰ شانہ

ہو الغالب

احمد شاہ بہادر بن محمد شاہ ثانی
ابوالنصر مجاہد الدین صاحبقران
بادشاہ غازی

امیر تیمور صاحبقران
ابن میران شاہ
ابن سلطان محمد
ابن سلطان ابوسعید
ابن عمر شیخ
ابن بابر بادشاہ
ابن ہمایون بادشاہ
ابن اکبر بادشاہ
ابن جہانگیر بادشاہ
ابن شاہجہان بادشاہ
ابن عالمگیر بادشاہ
ابن شاہ عالم بادشاہ
ابن جہاندار شاہ
ابن ہمایون شاہ

ابوالنصر مجاہد
الدین بہادر
احمد شاہ
فرمان بادشاہ غازی

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ دو لک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانواہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست و بنابر وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف نین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق التمغا بلاقید اسامی و قسمت بمعافی توفیر آنچہ از حسن تردد برجمع بیفزاید از ابتدائے ربیع تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و مویداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلے کوشیدہ و اہالے مذکور را بطناً بعد بطن و

نسلاً بعد نسلٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گذارند و از صوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس
دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و محصلانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و صدد وئی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند
و توفیر و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید معاف
و مرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد
نطلبند و از پیرایغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و الانحراف نورزند۔ چہاردہم محرم الحرام سال ششم
از جلوس والا تحریر یافت۔

پشت فرمان

احمد شاہ بادشاہ غازی
عبد الحمید خانہ زاد

برسالہ ابو المنصور خان

احمد شاہ بادشاہ غازی
بھیم سنگھ ۱۱۶۱
فدوی

فدوی احمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار وفادار نصرت جنگ
اعتماد الدولہ خانخانان قمر الدین خان
وزیر الممالک مدار المہام

سنہ ۶ جلوس والا
چہاردہم ربیع الثانی

۱۴ ربیع الثانی
فی التاریخ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز سہ شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ ۶ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۱
ہجری مطابق ۲۰ اسفندار ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت
دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ
بساط ابہت و عظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی اعتضاد
خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت
و اقبال جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور
عالم عمدہ وزرائے بلند الشان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار المشیر
روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص و الاعزاز واجب الاحترام والا نیابت مخلص با وفا یکرنگ
وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہائے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ دو لاک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملاں نوہ سرکار لکھنو

صوبہ اودہ بنا بر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف نین سکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام التمغا و فرزندان و متعلقان مشار الیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تپردد بیرجمع بیضرابد مرحمت فرمودیم واقعہ بست و نہم ربیع الاول ۲۹ سنہ ۵ بموجب تفصیل یادداشت قلمی شد شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رساند دستخط جلال الدین حیدر خان آنکہ بست و یکم جمادی الاول ۲۱ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط ابو المنصور خان فرمان والاشان قلمی نماید۔

سنجر پور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھرم دمودرپور وغیرہ

(۱۴۳) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

باسمہ سبحانہ وتعالی شانہ

هو

احمد شاه بهادر ابن محمد شاه
ابو النصر مجاهد الدین صاحب قران
بادشاه غازی

صاحب قران ابن امیر تیمور
ابن میران شاه
ابن سلطان محمد شاه
ابن سلطان ابو سعید
ابن عمر شیخ
ابن بابر بادشاه
ابن همایون بادشاه
ابن اکبر بادشاه
ابن جهانگیر بادشاه
ابن شاهجهان بادشاه
ابن عالمگیر بادشاه
ابن شاه عالم بادشاه
ابن جهاندار شاه

احمد
ابو النصر مجاهد
شاه
الدین بهادر
فرمان دا باشاغا

۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۲۸۵ جلد دوم مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ ۱۹۱۴ء ۱۲۶

درین وقت میمنت اقترانِ فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظر اقدس اعلیٰ گزشت کہ بہادر خان
ولد فیروز خان لہانی جالوری مرد سپاہی نفس و کارآمدنی پرگنہ تھراد و سرکار ٹپن مضاف
صوبۂ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خان موصوف است واقعہ
مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان در ہر تان جمیع شہر و مسافرین اخذ وتاراج مینمایند
امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراد بنام خان مزبور مرحمت
نمود بنابران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل و کرم بادشاہانہ
زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال
و استقبال و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و
ساکنان آنجا خان مشار الیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مزبور مستقل دانستہ در لوازم
لواحق آن بکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نمایند
کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید
اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر بتاریخ پانزدہم شہر جمادی الثانی ہفتم جلوس
والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطاے جاگیرات بہ سید مجیب علی ۱۱۶۹ھ / ۱۷۵۵ء

۱۱۶۷ عالمگیری
فدوی بادشاہ غازی احمد
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ
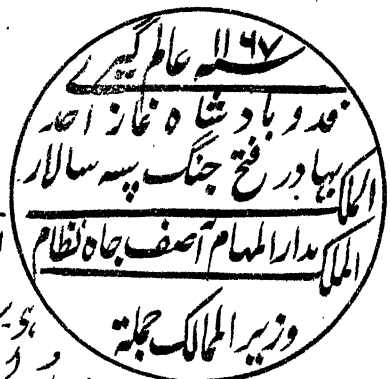
نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ
ہے۔ کاغذ دھوا ہو خط شکستہ نہایت پختہ ہے۔ نقطے ندارد طول
وعرض ا-۵ × ۶ ۱/۲ انچ ہے یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے۔ ۱۲

نوزدہم ذی الحجہ ۲ سنہ بمہرِ سبار	جمال الدین پور شارکت سہ	عدلپور مزرعہ شارکت ال	باردپور شارکت سہ	جو ساوہ شارکت

بہادرپور راجپوت	... شارکت	الہ داد پور خورد شارکت	مص

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مُہر: صدر خان بکرم ... خان ۱۱ وولد

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی وتعلقات شاہ آباد سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند۔ چون موضع جوگی پور وکنھر پور وچند قطعات زمین دیگر از آبادی باغات از قدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی ونائبان صوبہ خصوص از اعمال نواب وزیر الممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ وبرادرزادگان شیخ محمد علی وغلام علی وشیخ عبد الرؤف و شیخ عبد الغفور وبیوہ ہای شیخ عبد ہادی باشیخ جدہ صاحبہ نبیرزادگان مقرر است لہذا نگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشار الیہما واگذارند و بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند درینباب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ ۳ جلوس نوشتہ شد۔

نوٹ:- اس پروانے میں جو نامۂ مظفری جلد دوم صفحہ ۱۴۷ سے نقل کیا جاتا ہے بجز (۳) سنہ جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہے یہ زمانہ عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہے جو ۱۱۶۷ سے ۱۱۷۳ھ تک حکمران رہا۔ اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہے ۱۱۷۰ھ کے ۱۲۰

واللہ اعلم بالصواب ۔ ۱۲۰

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہوالعنبر بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ ۳ سنہ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۵ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد بہ رسالہ امارت و ایالت منزلت شجاعت و شہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفہ الٰہی استظہار مجاہدان با عزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندیان عقیدت آہنگ رائے رتن سنگھ قلمی بیگردد حکم صادر شد کہ حفیظ اللہ ولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات و دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال سنہ ۳ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت و حشمت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد فدویت نشان ابوالقاسم خان بہادر نائب امارت و ایالت منزلت شجاعت و شہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفہ الٰہی استظہار مجاہدان با عزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہواخواہ عمدہ نوابینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نمایند۔ مشار الیہ از فضل و کرم امیدوار است بمنصب ہزار ذات و دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزاری ذات و خطاب ۱۸ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ: ۱۷۵۹ء سے ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے بعد دیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے شاہ عالم ۱۷۵۹ء سے ۱۷۶۵ء تک الہ آباد میں برٹش گورنمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے زیر اثر رہے لیکن ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کر ڈالا ستمبر ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورنمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

کل است ہشت و یکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلی والا مکرر بعرض مقدس رسیدہ

مظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ — مہر — راے رتن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ — مہر — احمد علیخان بہادر فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

(۱۱۸) نقل سند مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ

بتاریخ چہارشنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ جلوس
میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ
برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت
و ایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت
شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای
شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت
اعتضاد خلافت و فرمان روای × اعتماد
سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہان ستانی
عیش آرای محافل کامرانی تاج مناہج ملک
و مال بانی مبانی دولت و اقبال دقیقہ یاب
سرائر سلطانی رمز شناس × عالم فراجدانی
جوہر امانت حقیقت دودہ افروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای
صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور
عالم × قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم
الشان مرید مرشد پرست بی ریو رنگ نقاوہ فدویان با فرہنگ استظہار مجاہدان

تاریخ بیست و پنجم شہر محرم سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس و معلی رسید

[illegible]

[illegible]

با عظم افتخار دلیران معرکہ آرا × امیر صیانت تدبیر ممالک مدار شیر روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنة پادشاه سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدوله نجیب خان بهادر ثابت جنگ سپه
سردار نوبت واقعه نگاری کمترین خانه زادان درگاه آسمان جاه عقیدت التیام الذی
اندراج قلمی میگردد و حکم جهان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت که غازی الدین
حیدر به منصب سه هزاری ذات و دو هزار سوار و خطاب خانی و بهادری × سرفراز
باشد. واقعه بتاریخ دوم محرم الحرام سنه ... بموجب تصدیق یاد داشت قلمی شد۔

نقل خط انور صاد

فرد عزیز صاد خاص بدفتر رسید که غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجهان بانی امیدوار تفضلات خاقانیت
که بمنصب سه هزار ذات و دو هزار خطاب خانی وبهادری
سر افراز شود شرح دستخط
بخشی الممالک آنکه مطابق صاد خاص بعمل آرند

سہ ہزار ذات
دو ہزار سوار

تحریر فی التاریخ　　شہر　　صد　　رہ　　سنہ الیہ

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطاے جاگیر مالیتی یک لک ہفتاد وپنج ہزار ہشتصد وشصت وپنج دام جس کی آمدنی نوسوروپیہ تھی مورخہ ۱۷ ربیع الاول سنہ ۲۲ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۱ء

دریںوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ
مبلغ یک لک وہفتاد وپنج ہزار ہشتصد وشصت وپنج دام موضع کولیہ وغیرہ
عملہ پرگنہ شکرپور وغیرہ سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ مبلغ نہصد روپیہ
حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بھچو خواص در وجہ انعام التمغا
حسین بخش وغیرہ متعلقان خان مشار الیہ با فرزندان تصدیق ویاد داشت
وتوفیر آنچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع اودئیل حسب الضمن
مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار ووزراے ذوی الاقتدار وامرای

عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات × سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیده و اقطاعی مرقومه را نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف او بہا واگذارند و از مصوادهم تغییر و تبدیل مصئون و محروس دانسته بعلت پیشکش صوبه داری و فوجداری و بال و جہات و سائر اخراجات مثل قنلغه و محصلانه و داروغانه × و ضابطانه و شکرانه و بیگار و ده نیمی مقدمه و صدودی و قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و از کل تکالیف دیوانی و مطالبات خاقانی معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × و قدغن مزید دانسته ہر سال سند مجدد نطلبند و از برلیغ کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند بتاریخ ہفدہم شہر ربیع الاول سال بیست و دوم از جلوس ابد مانوس معلی زیب

تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خان بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناه میر نظام الدین آنکه بجلدوی حسن و دولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات و باغات و اراضیات و گنج و مکانات واقع قصبه شاه آباد در سرکار ابد قرار مملوکه و مقبوضه سید شاه مدن ضبط شده بود بنام سیادت پناه بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ عطا و معاف فرمودیم باید که املاک مذکوره را در تصرف خود داشته خود را مورد الطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر

وزیر الممالک ار المہام عمدة الملک[1] اعتماد الدوله آصفجاه برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدوله یمین الدوله ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاه عالم بادشاه غازی ۱۲ - ۱۲ھ

نوٹ:- سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف قدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی تھے جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبدالرحمن خان قندہاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تقریباً سال کے بصلہ حسن خدمات ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات و باغات و چکات و گنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے ۔۱۲-

[1] فرامین میں کہیں عمدة الملک ہے کہیں جملة الملک اور کہیں جمدة الملک ۔ جمدة الملک کے معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ۔۱۲-

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۱۲ر اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلات موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × و التقریر است مشہود خاطر مہربانی مظاہر بسیار و سوال و جواب × سطار حاتیکہ از وقت ورود شہامت و عوالی تبت × ایہت و معالی منزلت شکف صاحب بہادر بدر بار آن مشفق × بعمل آمدہ کیفیت آن مفصل از ارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض مراتبیکہ در اثنائے این گفتگوہا × بوقوع آوردہ موجب تحیر و تاسف خاطر اتحاد ماثر شد × متقضی بر این گشت کہ مخلص بذریعہ نامہ محبت شامہ کیفیت × مافی الضمیر و مکنونات خاطر خود بحیطہ بیان در آرد × سفارت منتصود ارسال صاحب موصوف بدربار آن مشفق × ہمین بود کہ معنی الیہ از کماہی خاطر اینکہ غایت شدت آن × ہر در ایام نسبت بملک آن مشفق متصور است بخدمت اطلاع داده × جمعیت انتفاع آن طرف انہار متعلقت و موافقت ہر دو سرکار شود چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال را تصریحانہ × در خدمت آن شفیق بمعرض اظہار در آوردہ اند × واگرچہ در حقیقت تقرر اینچنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این سرکار ہم نیست زیرا کہ گروہ خذلان پژوہ ہیکہ تیغ زبان رسائے نسبت بممالک سرکار آن مشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن گروہ محفوظ و مصئون بودن ملک آن مشفق از آسیب و تعدی آنہا × بلا اعانت و امداد اہالی سرکار کہ بفضل الٰہی نظر بر مراتب قدرت و فرط استعداد و اقتدار خود بہا × اسباب حفاظت و حراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل و واصل دارد امر محال است از انجا کہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن و روشن مستحسن منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آن مشفق گردیدہ بود × درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آن مشفق اقبال سوال مزبور را کہ کمال

منفعت × بل قیام سرکار آن مشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند ×
که سرداران سکهان اینطرف رود ستلج که از متوسلان و زیرپایه × بمحافظت این سرکار
هستند اهالی این سرکار روا دار دست درازی آن مشفق بر تعلقات انها نشوند و موجب
استجاب خاطر اتحاد مآثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آن مشفق با وجود
مشغول و مسطور داشتن ابتغی که در مقدمه × سرداران مزبور از تخلص استصواب
واستصلاح بعمل آید × خود مع فوج بر رود ستلج را عبور ساخته در ممالک آنها × در آبادی و تعمیر
قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استعجاب × زیاده از سابق باتفاق خاطر مودت ذخائر
گردید مشفقا مارج وفاپرستی و اعتدال پژوهی ارباب سرکار × انگریزیه در باره آن مشفق
و جمیع روسا و سرداران ایندیار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچه قوم مرهته در ایام
تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکهان × پیشکش و
خراج میگرفتند و دست اختیار از سر اینها × دراز و آنها را زیر اطاعت خود با بیدا داشتند ×
بعد ازان وقتیکه اهالی این سرکار محض جهت صیانت × ممالک محروسه از دست
پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور از ارتکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان
مسلط شدند × ائتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکهان بر پیشنهاد همت
سررشته فلاح و بهبود آنها پیشنهاد خاطر خواه داشته از انها پیشکش و خراج مال
از هر گونه مطالبه × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بلا قید × و حصص
درمیان تعلقات انها مختار گردانیده پس هرگاه × اهالی موصوف محض نظر بر رفاه
احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور درمیان تعلقات مفوضه انها × از اجرای
حکومت واجبی نسبت بانها دست بردار شدند × چه جای امکان باشد که اهالی
موصوف روا دار تحکم × سرکاری دیگر بر سرداران سکهان مذکورین توانند گردید ×
ازانجا که ایمنی برای زرین آن مشفق نیکو ظاهر خواهد بود × در تشیید خلوص رابطین
حاصل که آن مشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان
خواهند گشت مشفقا بودی بعضی مراتب[۱] -

Minto (منٹو)

[۱] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو ۔ ۱۲

نقل لفافہ مطالعہ ساطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق و دوستان استظہار
مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالےٰ موصول باد۔
لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق
دہم رمضان ۱۲۲۳ھ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطلا اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر جلوس (۳۰)

جس پر دو طغرے طلائی اور شاہی مہر ہے اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔
بقرار استمرار پٹہ باسم ناصر الدولہ کرنیل جیمس اسکنر بہادر غالب جنگ
آن عقیدت نہاد خانہ زاد قدیم الخاندان والا عرضی باین مضمون گذرانیدہ کہ ٹھیکہ پٹہ ربو پورہ
از ابتدای ۱۲۳۵ فصلی لغایت ۱۲۴۴ فصلی واجب تا ده سالہ بنام فدوی دادہ از حضور مقرر است
در این مدت ہفت سال منقضی گردیدہ و سہ سال باقیست ازانجا کہ رعایا مستقیم × و ادہ آباد
نمود از قلت پیداوار یکجا از تقاوی بوصول نیامدہ و زر مشخصہ حضور والا سال بسال
و فصل بفصل بلا توقف و بلا عذر از قرضداران ادا نمودہ زیر باری کثیر برداشتہ ام و آئندہ
تصرف مدتی چہار ہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاہ ہای پختہ صورت فواید و محاصل و گذارہ
این فدوی غیر ممکن باستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پٹہ مذکور بجمع زر مشخصہ شانزدہ
ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام این فدوی مقرر
گردد کہ باطمینان خاطر بصرف زر دیگر از قرضداران پرداختہ این فدوی و فرزندان این فدوی
جمع زر مشخصہ حضور را سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامرہ کردہ باشد لہذا بلحاظ
اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است و در ادای زر مشخصہ و صرف
نمودن زر خطیر وجہ تقاوی و خانہ آبادی مقروض × و زیر بار گردیدہ بمور و تفضلات و
پرورش قدیمانہ پٹہ ربو پورہ بخاص از ابتدای ۱۲۴۳ فصلی بجمع شانزدہ ہزار روپیہ سکہ
کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام × ایشان مقرر
گردید باید کہ آن فدوی با فرزندان پٹہ مذکور را استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن
بتحکیم محکم و مستقل برای علی الدوام بذمہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پٹہ مذکور

را آباد ساختہ * جمع استمرار سال بسال وفصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ باشند کمی وبیشی پیداوار ذمہ خود شناسند واگر خدانخواستہ تصرف وپائمالی زبردست رو دہد بموجب تحقیقات * این حضور انور مجرائی خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار عالی نسبت والا تبار ووزرای ذوالاقتدار وامرای عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات * دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً ومؤبداً در استقرار این حکم مقدس معلی بکوشند ولوجہی من الوجوہ سوای از زر مشخصہ * طلب ننمایند ولوازمہ عہدہ داران وزمینداران ومقدمان چنانچہ مذکور آنچنان کہ بہر آئینہ در اطاعت وفرمانبرداری اہلکاران آنعلیہ بہ پیشکش پرداختہ پیداواری سال * بسال وفصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف وانحراف نورزند بتاریخ بست وہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۲ ام از جلوس معلی زیب تحریر یافت *

(۱۳۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffur Surajooddeen Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,

I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the de-
-mise of His Majesty on this melancholy occasion

with sentiments of sincere and respectful con-
-dolence. I fervently Pray that your Majesty
may be supported and comforted by the re-
flection that all things proceed from the Will
of the Creator, and that it has pleased Al-
-mighty Providence to take unto himself
your Majesty's venerable Father after a
long and happy reign.

When time shall have mellowed re-
-collections of a dear Parent, your Majesty
will call up with pleasure to the remembrance
of the amiable qualities which distinguished
His late Majesty, and by which he will
ever live in the memory of those who had the
honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my
sincere and heartfelt congratulations on your
majesty's succession to the Throne your ancestors.

May you be blessed with a long life,
Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

(ترجمہ) بحضور ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہو نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا ہیں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلّاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (والم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کردے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لئے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آبا و اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی، تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۱۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط مطوّل العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ آلن برا[۱]

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل بہادر ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزائے اورنگ خلافت و جہانداری

[۱] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی ہیں اور بس۔ ۱۲

نخدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت خلد اسمہ ملکہ و سلطانہ ۔

بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مبرہن و منکشف میگرداند چون معین و مامور شدن ارادتمند × در جہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندے شبہہ پذیر نیست × و واسطۂ معمولی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع بجا نامہ اخلاص نگار × می دراردکہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری سنہ ۱۸۴۲ع مطابق × شانزدہم شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۵۸ ہجری بدار الامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و اہتمام امور متعلقہ عہدہ مذکورہ برخود لازم گرفتہ و یقین خاطر خطیر شفقت نظیر × باشد کہ بدارج کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص × عقیدت نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخاندان × سلطنت بنیان و تمنائے ابراز آن ہموارہ بپاس لوازم آسایش و × آرایش منسبان آن دودمان قضیہ کہ از طرف گورنر جنرل بہادر × سابق سمت وضوح یافتہ از تہ دل عقیدت منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام × ماہ و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را بتائیدات غیب الغیب موید و مشید داراد ۔

Ellenborough (الینزا)

نقل خط (۱۲۵)

یہ خط[1] جو ایک بہت بڑے مطلا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ رشوال سنہ ۱۳ جلوس (سنہ ۱۸۴۹ع) کو ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا کے نام لکھا گیا۔

---

[1] یہ مطول اور مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے چونکہ بہت بڑے کاغذ پر لکھا گیا ہے قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کرکے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لفافہ ایک علیحدہ فریم میں ہے اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چندروزہ جدائی کا تصور رہا ہے پیچھے ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھیے کہ ان کے تینوں صاحبزادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش و ثنا نثار پایۂ عرش عظمت و اجلال و قدیمی کہ اوراق
متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار
و خواقین نصفت شعار مجلد و مجموع ساختہ و مظلومان کائنات و ملہوفان موجودات
را بداد رسی و حق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور و خسروان معدلت گستر از تمامی
کامیابی حقوق واجب نواختہ و لآلی متلالی فراوان نیایش و اغتنا ایثار جناب تقدس
نصاب قادر قدیر یکہ از اتحاد و ائتلاف سلاطین و اداگر و بادشاہان والا گہر بہ تشیید
و ترصیص اساس آسایش × و آرایش خلایق پرداختہ و بنا بر ارتباط و روابط محبت و
انضباط ضوابط مودت سروران عظام و حکام عالیمقام طرح انفتاح امن و امان زمان
و زمانیان انداختہ پاسداری عہود معہد مواثیق موثوق بمقتضائے آیہ کریمہ اوفوا بالعہود
و خمیر مایۂ ذات با برکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تا گروہ تابعین
و لاحقین بمجوائے الناس علی دین ملوکہم این طریقہ انیقہ را پیش گیرند و امتناع نقض عہد
و ارتکاب خلاف بموادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تائید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) تشریف لائے اور نہ صرف بیٹھے بلکہ بمبئی اور پونے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت سے ملکہ معظمہ کے لیے دل تو
افروز ہوتے اور اب جو پرنس آف ویلز ولی عہد بہادر کی تشریف آوری کی خبر سے شاد و خرم ہیں۔ یہ فرق قدیم و جدید اور استقلال ارادہ کا ہے
ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھونروں کے پلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف
اتنی سی تھی کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے
کی بات ہے اور نری سخن سازی ہے ورنہ در اصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے
اظہار خلوص و عقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہے جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے
سنہری کام سے لیپ دیا ہے۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور
اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی
اولوالعزمی استقلال ہمت و جرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر و باہر ہے۔ اگر اسی
مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام بکھیڑے اور کھٹراگ سے زیادہ مؤثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں
کہ یہ خط وضع الشئ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند۔ ؎

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش ✤ رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

او تا عموم عوام مرتکب اینحرکت × ذمیم و بادی این فعل وخیم نشوند و در غو دورتا سعود و نقود
محامد و صلوٰة غیر محدود هدیه بارگاه ملایک پناه حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی سلطان العرب والعجم
فخر الانام کهف الامم آفتاب جهانتاب سپهر نبوت سپهر آفتاب علو و عظمت گوهر آبدار
درج هدایت × (حصه دوم) صدف گوهر شهوار شفاعت سید الثقلین سرور
خافقین مسندآرای مقام قاب قوسین شهسوار مضمار لیلة الاسری عارج معارج اقصی صلوٰة
الله علیه علی نبینا و عموماً علی سائر الانبیاء خصوصاً علی مسیح ابن مریم و علی آله الاطهار و اصحابه
الکبار اجمعین × اما بعد تحمید حامد حضرت کردگار و اهدای هدایای سپاس در روزگار سیر دولت
ضمیر قدسی تخمیر اعلی حضرت کیوان منزلت سپهر جناب رخشنده کوکب آسمان سلطنت
جهانداری دری سمای خلافت و شهریاری نجم اکاسره و رشک افزای قیاصره ×
شاهنشاه فلک بارگاه خورشید کلاه ستاره سپاه انجم احتشام گیتی تکریم مکارم انگلشیه
آنکه آوازه کمال معدلتش سرتاسر آفاق فرا گرفته و صیت عنایت مکرمتش باطراف و
اکناف عالم وارسیده از هیبت داورعدلش فلک کجرفتار سرنگون × و از خوف
شحنه سیاستش برق اشرار بارتعاش در درون درمصاف معرکه شجاعتش رستم
دوران ترسان و در میدان نبرد شهامتش مریخ فلک برخود لرزان باتباع احکام
مطاعش سروران نامدار غاشیه اطاعت بر دوش × و بامتثال فرمان واجب
الاذعانش ملوک عالیمقدار حلقه فرمانبرداران انگلستان خلدالله ملکها و سلطانها
و افاض علی العالمین برها و احسانها منطبع ضمیرش می گرداند که نظر بسوابق اتحاد این
دو دودمان از زمان حضرت خاقان گیتی ستان امیر تیمور صاحبقران و جدّاً از زمان
حضرت جلال الدین عرش آشیان انارالله برهانه بآن خاندان عالیشان و القای آن
یگانگت و اتحاد تا این زمان و ظهور اتحاد و عنایت و امداد ازان دولت ابد بنیاد نسبت
باین خاندان عظمت نشان که شمه از کیفیت باین داستان در سابق آوان بذریعه
مکتوب و سفیر بمسامع و مجامع آن سر دفتر شاهان ذی شان رسیده است و
احتمال اضاعت اوقات معدلت گستری و رعایا پروری آن کهف امن و امان × از
تکرار تذکاران بالغ است از سالها اراده ارسال نورحدقه سلطنت و نور حدیقه حشمت
برخوردار کامگار سعادت اطوار رسد و نثار فرزند ارجمند مرزا محمد جوانبخت بهادر که باوجود

صغر سن آثار بزرگی از ناصیه‌اش پیداست و آثار رات بختیاری از چهره‌اش × هویدا
در نیمهٔ یکه شعور کامل نمی‌باشد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضاجوی خلق
و خدمت والدین و رحم بر اهل قرابت و احقاق حق و ابطال باطل و شوق کسب کمال و
اجتناب از خصائل ارازل بدرجهٔ کمال مصروف اند و × دیدن همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر با دولت را در گرو محبت آن نونهال و همیشه جویای ترقی مدارجش در حال
و مآل میدارد و بخدمت سراپا معدلت مکنون بود تا ملاحظهٔ حال آن ستوده خصال
باعث وفور توجه معدلت × پژوه بر حالش شود و نسبت فرزندی که سبب برادرزادگی
هست و عمه را برادرزاده بپاس خاطر برادر شفقتها بیشتر از مادری باشد افزایش یابد
و در زمرهٔ فرزندان دست گرفته کشتبانان با شکوه را پاسداری این بیشتری میشود
منسلک گردد حصه سوم - زیبن حفظ و حمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن وفور محبت و عدم تحمل کلفت مفارقت ازین اراده مانع آمده
درینحال همین مناسب متصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
و ارسال آن نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آن شاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والانهمت منحتم و واجب
خواهد گردید و شاهد مقصود از جلباب تخاسر بعرصهٔ ظهور خواهد کشید × توقع از آن
سر گروه سلاطین والا شکوه انیست که نصبه در نامهٔ نامی حاوی منظوری و قبول این
مامول آگاه فرموده درین عالم ناتوانی و پیرانه سالی از دست برد این فکر طمانیت افزای
خاطر فاتر و ممنون هزاران هزار رشادکامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات برکافهٔ روزگار فواید دادپروری و نتایج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم و مرتسم ساخته از زور بازوی اقبال آن انجم سپاه سینهٔ دشمنان پر غم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خورم و شاداب داشته همواره با بیاری افضال
لایزال گلستان دولت و سلطنت روزافزون سرسبز و ریان چمنستان عدل و
معدلت شگفته و خندان دارا د الی یوم التناد - **لفافه** - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری و رّی سما خلافت و شهریاری

ے هر کس عقل خود بکمال و فرزند خود بجمال - ۱۲۰

محمود اکاب رشک افزائے قیاصرہ شاہ جاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ مجی مراسم سجیہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الطاف بی پایان ہمشیرہ صاحبہ مشفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا و سلطانہا شرف باد۔[۱]

(۱۳۶) ترجمہ خط انگریزی لارڈ کالون صاحب[۲]

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) بہ حضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

میرے محترم اور شاہی دوست۔ حضور کا وثیقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پہونچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدہ داروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی۔ فریقین جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہیں۔ اُن کو چاہیئے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر

۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء

اس۔ آر۔ کالون۔

---

[۱] دراصل یہ خط مرزا جواں بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہو۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی؟۔ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض پنجہ کا چربہ اُتروا کر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا پڑھا آن پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟

آن کہ شیراں را کند روبہ مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج۔۱۲

[۲] اصل خط انگریزی سہواً رہ گیا جو اواخر کتاب میں درج ہی۔۱۲

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مورخہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بفضلِ خدا وارثِ سلطنتِ متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات و متعلقات
جو یورپ ۔ ایشیا ۔ افریقہ ۔ امریکہ ۔ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین ۔ ہرگاہ کہ ہم نے
باعث چند در چند قومی وجوہ کے بصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و عمائد و اکابر ارکان
مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں ۔ ممالک ہندوستان
کی حکومت جو آج تک ہماری طرف سے امانتاً بہ اختیار دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کے تھی اپنے قبضہ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ
اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ
کی عنانِ حکومت ہم نے اپنے دستِ قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری
رعایا کو یہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور صادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشین اور
ورثا کی بنی رہے اور جن اشخاص کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام
کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں اُن کے اختیار حکومت کو تسلیم
کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی دیانت
اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین و اعتبار کر کے موصی الیہ کو ممالک مذکورہ پر ہمارے
ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں دہی کے واسطے زیر ہدایات
اُن احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اُس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت
کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں
اور تمام اُن عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد اور قوانین
کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں
کہ تمام عہدنامجات و معاہدات جو مابین اُن کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے
زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی
پابندی کی جائے گی ۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل و تعمیل کی

امید ہے۔ ہم کو ممالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہے اور درحالیکہ ہم کو
اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کی دست درازی ناسزا اور بدانتظامی مرکوز نہیں
ہے تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسان ہند کے حقوق
و دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی
خواہش ہے کہ وہ اور نیز ہماری رعایا برایا اس خوش حالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو
ہمیشہ اندرونی امن اور حسن انتظام سلطنت سے پیدا ہو سکتی ہے۔ ممالک ہندوستان
کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں انھیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی
دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور اُن فرائض کو بہ عین خداوند تعالیٰ ہم ایمان داری
اور دیانت داری سے پورا کریں گے۔ ہم کو اپنی ذات سے دین عیسوی کا یقین واثق ہے اور
ہم اپنی تشفی کے ہم شکر گذاری کے ساتھ مقر ہیں۔ مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے
یقین کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ
خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ مذہبی رسوم اور دینی عقائد میں بلکہ تمام اشخاص مساوی
قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت اور صاحب اختیار
ہوں گے اُن کو یہ ہمارا سخت حکم ہے کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و یقین
میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ نہایت ناخوشنودی کا معتوب
اور مورد عتاب ہوں گے۔ علاوہ بریں ہماری مرضی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری
رعایا بلا لحاظ نسل و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض
وہ اپنی تعلیم لیاقت و دیانت سے باحسن الوجوہ ادا کر سکیں۔ جو محبت باشندگان ہند
کو اپنے ملک سے ہے جو آبا و اجداد سے متوارث ہے اُس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے
ہیں ایسی اُن کے تمام حقوق بہ پابندی سرکار کے مطالبات جائز کے جو اُس کے متعلق
ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشا ہے کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم
حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔
ہم اُن خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت
آئیں اور جنھوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت
پیدا کی ہمارا کمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

ہماری طاقت کا اظہار ہو چکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑ گئے تھے
اور اب اپنے فرائض کے راستہ پر آنے کے متمنی ہیں معاف کر کے اپنے رحم (و کرم) کا اظہار
کرتے ہیں۔
اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدباب ہو اور ہماری
مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے
اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورنمنٹ
کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص
کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو و رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ (کسی قسم کی)
بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا
تجویز کر دی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے
مذکورہ بالا فعل کو بنظر استحسان سے ملاحظہ فرماتے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں
ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔
ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جن کی براہ راست
شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت
مقتضائے انصاف رحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر
قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن
کی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت
اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد اتار پھینکنے پر آمادہ ہوئے
تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب سہل الاعتقادی
ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لیے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائی ہیں۔ واقع
ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی۔ تمام دوسرے اشخاص کو جنہوں نے
سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے
برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (و تخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے
اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور با امن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط
معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

کہ رحم وکرم اور جان بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جائیں جو آیندہ پہلی جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پہ کاربند ہو جائیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی امن چین پھر قایم ہو جائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے باشندگان کی منفعت کے لئے انتظام وحکم رانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہے اُن کی مرفہ الحالی میں ہماری قوت ہے۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکر گذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہے۔ خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذی اقتداروں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱۳۸) نقلِ اعلان[۱] حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس بات کے کہ جناب رحمت مآب ملکہ معظمہ اُس خطاب و القاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں صادر ہوا ہے اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلاں و آیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعہ سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور اور اشتہار شاہی کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء تابدولت کے حال کے خطاب والقاب یہ ہیں وکٹوریا بفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ کی ملکہ حامی دین عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت حسن انتظام گورمنٹ ہند کے بموجب یہ حکم نفاذ پایا ہے کہ گورمنٹ ہند جو اس وقت تک مابدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

[۱] دربار قیصری کا اعلان یکم جنوری ۱۸۷۷ء۔ ۱۲

امانت تھی مابدولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آئندہ کے لیئے اور قرین مصلحت
یہ ہے کہ نقل وتحویل گورمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس نہج پر ظاہر
کی جائے کہ مابدولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور
اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ مابدولت کو جائز ہوگا کہ نقل
وتحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اس خطاب والقاب میں
جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ
اشتہار مشتہرہ مابدولت مزین بہ مہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو مابدولت
کو مناسب معلوم ہو۔ لہذا مابدولت نے حسب صلاح مشیرانِ پریوی کونسل کے یہ مناسب
سمجھا تھا کہ یہ تعیین واعلان کردیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس
اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ) آئندہ جہاں تک یہ سہولت ہو سکے
تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں مابدولت کے خطاب و القاب مستعمل
ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور
لٹرز پیٹینٹ (مکاتب عامہ) اور گرانٹ (مواہب وعطیات) اور ریٹ (پروانجات)
اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے
باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب والقاب میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں
کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈئے امپراٹرکس
اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپرس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔
اس کے سوا مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کمیشن چارٹر۔ لٹرز پیٹینٹ۔ گرانٹ
ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنی کی گئی
ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے مابدولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے
چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج
ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد مابدولت کے حکم
سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلا لحاظ اُس اضافے کے جو مابدولت کے
خطاب اور القاب میں کیا گیا ہے سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت
اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت
کے اشتہار کی روسے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات رائج الوقت اور جائزالرواج قرار
دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزاء
منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری
ہوں بلا لحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکہ جات جائزالرواج اور رائج الوقت
رہا کریں تا وقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت
کے محکمہ واقع مقام ونڈسر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۸ اپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹)
سال میں صادر ہوا۔"

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعہ ونڈزر - تاریخ ۴ فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث
قرار پائے جو بسلسلۂ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پہونچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی
روسائے با اقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے
کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیر و خوبی ہماری دلی
خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پہونچا دیا
جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت
ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر
کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکہ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان
کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور
ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی کرور ہا رعایا کی طرف سے اُن
کی ذات والاصفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکہ معظمہ کی باشوکت
اور ممتد العہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد روسائے با اقتدار نے

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے مابدولت ہندوستان تشریف لے گئے اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد وامصار سے ذاتی آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا مابدولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود کے لیے ملکہ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکہ معظمہ نے کیا تھا مابدولت بھی اپنے تئیں رعایا کی لازوال خیر خواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ آر۔ آئی " ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا اُس کا جزو ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرما دی تھی جن پر اُن کو ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریاں کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط و ضبط کی طرف مزید رہنمائی کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل ۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۸ اگست ۱۸۷۶ء کو لارڈ لٹن وائسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع کرنے کا ہے تاکہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کر دیا جائے جو علیا حضرت ملکہ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

ہندوستانی رؤسائے با اقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہی یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹننٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُن کے علاوہ وہ عمائد اور اراکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانۂ حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان وشوکت اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان وشوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے یادگار رہے گا کہ اُس میں پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اُس کی بنیاد صاف وصریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس نے ایسی اچھی طرح کہ صرف تحریر ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہوسکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل مل کر جزو سلطنت قرار پا گیا ہے۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقت ور اور خوش دل اعوان وانصار قرار پا گئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔ آپنی سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب والقاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چوں کہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہٰذا اس محل پر اُس کا تحریر کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب وخطاب حسب ذیل ہوں گے :۔

"ایڈورڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ عظمیٰ وآیرلینڈ ودیگر
سلطنت ہائے آں سوئے بحار وحامی دین وقیصر ہندوستان"

(۱۳۰) درباری سپیچ[1] ایڈورڈ ہفتم

اے شاہزادگان والا تبار و روسائے عالی وقار و متوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصائے حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل روسا و امرا و سردار اور جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے اظہار کے لیے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکۂ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ متفق ہیں۔

[1] دربار تاج پوشی منعقدہ یکم جنوری ۱۹۰۳ء میں یہ سپیچ لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ارشاد فرمائی۔ ۱۲

یہ شہنشاہ جن کے اظہارِ اطاعت کے لئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہلِ ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیوں کہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شان دار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیر پا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مقبوضات رعایا کی جاں نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت وفاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے از سر نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزارہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان ازدحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر بیان کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عمل داری کی حدود طول بلد کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توفیق کے لئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۲۳) کروڑ سے زیادہ آبادی کے قایم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس وقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کی جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر السلطنت کے سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

ہی تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری۔ یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد
اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہے اور اُن کے
دلی یقین کا اظہار ہے۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو
حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہے سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہے اور
سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں
انصاف کرنے۔ ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی
ہے اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور
سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہے اور سب میں اہم یہ امر ہے کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر
کردے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہے۔ اب میرا یہ فرض
ہے کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت آں حضرت
نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہے۔ وہو ہذا۔ "مابدولت کو اس بات سے نہایت
مسرت ہے کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ مابدولت کی رسم تاج پوشی
ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسا
اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے مابدولت نے
وائسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا
جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا
موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے
ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہے۔ مابدولت کے خاندان اور تاج و
تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہے وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہے گزشتہ
چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں مابدولت
کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیئے
ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔ مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں
کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادۂ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنسس
آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت
پیدا کریں گے جس کی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

خود اُن کو بھی اس کی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر مابدولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اس لیئے مابدولت اپنے برادرِ عزیز ڈیوک آف کناٹ جن کو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں۔ جب سے کہ مابدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ اول قیصرِ ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت کرکے ہماری مادرِ مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کرلی تھی۔ مابدولت اپنے تمام باج گزاروں اور اہلِ ہند کے ساتھ یہ وعدہ یہ تجدید کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض مابدولت کے مدِنظر ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔" اے شہزادگان والا تبار و اے اہلِ ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسمِ تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اُن کا حرف حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گزار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے شرکار کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالا حکام ہیں درستیِ اخلاق اور توسیعِ مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحقِ آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارنمایاں کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسائے مملکت کی گزشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعثِ مسرت ہے کہ سرکارِ عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گزشتہ قحط کے موقع پر

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہے تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہے کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہے اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہے اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہے کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کر کے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جب وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہے تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہے۔ یہاں اُن رعایتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہے وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امراء عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہے۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہے۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہوگی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

دیکھ کر یقین ہو کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی بہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کرلی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور ان کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے ان کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور ان کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔“

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے۔“

نوٹ:۔ انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلماء ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۴۱)

شاہی اسپیچ

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ ما بدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال علیا حضرت اقدس قیصرہ ہند اور ما بدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی بامسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اس وقت دلی الفت ہوگئی تھی لہٰذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں ما بدولت و اقبال نے اپنے اس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک ویسٹ منسٹر ایبی میں بائیس جون

ف۱ بدربار تاج پوشی منعقدہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء۔ ۱۲

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سر مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہی کہ مابدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہی اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہی۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہی کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہو سکتے تھے اُن کو دہلی میں تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ مابدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت وا ولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہی۔ مابدولت کو قلبی خوشی حاصل ہو گئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہی کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدر دانی کے لیئے مابدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہی کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُن کا اعلان کریں۔ آخر الامر مابدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات برقرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے گی۔ دعا ہی کہ فضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ مابدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیر حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں۔"

(۱۳۲) اعلانِ مراعاتِ شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

"تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں :۔ تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو مودبانہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے بہ اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور درجی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کرکے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کردے۔ اس مقصد کے لیئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً ہی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آیندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ فوج۔ ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کرکے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید بران ملک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران ورزر و فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقررات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ ۲۱ جدید تقرر اور درجۂ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو مذکورۂ بالا آرڈر میں داخل

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یا معافی لگان اُن چند ہندوستانی افسرانِ فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف میرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اِس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تا بعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کریں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر، سردار بہادر۔ رائے بہادر خان صاحب۔ رائے صاحب۔ یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشانِ اعزاز و تکریم اُن کو تمغے عطا کیئے جائیں۔

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن[1] کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اِس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یاحسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد تک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاست ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدّی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار و گجرات و بھومیان و والیانِ ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

[1] چنانچہ بعد میں ان دونوں خطابوں کے لیئے سو سو روپیہ ماہانہ مقرر کیا گیا۔ ۱۲

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔

افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے[1] اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور اُن کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرائط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اُسی جلوس سے ہر میجسٹیز نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ ہر میجسٹیز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

تھا:- "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزرا کے جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دارالسلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانہ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور و اڑیسہ کے لیے نئی لفٹننٹ گورنری اور آسام کے لیے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی ازسرنو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیسا کہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بہ پسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعد ازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سربری

[1] اس فرمان کی رو سے (۱۶۰۶۳) قیدی رہا ہوئے اور نیک رویہ قیدیوں کی میعاد فی سال ایک ماہ کی تخفیف کی گئی اور سو روپیہ سے کم قرضہ کے دیوانی کے قیدی بھی چھوڑ دیئے گئے جن کا قرضہ گورنمنٹ نے ادا کیا۔ ۱۲

اور راحت بڑھ جائے گی"

(۱۳۳۳ھ) ۱۹۱۴ء کا پیغام شاہی من جانب ملک معظم جارج پنجم

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں ورعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے مابدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ ہوم سلطنت کے ہوں یا وراء البحر کے یک دل اور یک جہت ہوکر اُس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہوگئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزرا نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سر توڑ کوشش کی اگر ہیں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرنچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گو یا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیۂ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلاشائبہ شک ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماوراء البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکہ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر انھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی مابدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بہ جانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہونچانے کے لیئے ہی تلے ہوئے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

کینیڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کر دی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔
کینیڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیئے تیار کیئے جا رہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبک دوش کر کے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیئے بے انتہا قیمتی ہوگا۔
نیوفنونڈ لینڈ نے اپنی بحری شاہی رزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کر دیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیئے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔
کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیئے روانہ ہو چکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہے۔
اس طریقے سے میری سلطنت کے ماورا البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستانی رؤسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اُس ولولہ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے (اور نیز) اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش نے جو اُنھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔
اس معرکے میں پیش قدمی کے لیئے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں بخوبی جانتا

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیر سگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد ملا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور نعرہ اور ایک شریفانہ ایفاء اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیہ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۱۲ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمےٰ وآیرلینڈ و مقبوضات برطانوی ماورائے بحر شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے والیسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے ہند بلاامتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ

(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں ۱۷۷۳ء کے ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم و نسق اور عدل و انصاف کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کر دی گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے نشو ونما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اس کے زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ وارانہ حکومت کا راستہ بتاتا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ مابدولت کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ مابدولت تمہیں آج اس امر کی دعوت دیں کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آیندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکہ معظمہ وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین دلایا۔ اُس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ انہی ہمدردانہ اور منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ پھر ۱۹۰۸ء کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔ اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو ان کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔ ۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود مابدولت نے ہندوستان کے والیان ریاست اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں مابدولت نے ان کی وفاداری اور مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیے ہمیشہ انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہو گی۔ ایک سال مابدولت نے علیاحضرت شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو مابدولت کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو مابدولت کے دل میں ان کی بہتری کے لیے ہے، ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں۔ جن سے مابدولت اور ہمارے پیشرو متاثر ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار ہندوستان میں ہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لیے یکساں سرگرمی

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگان کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بار اگران تمام وکمال حیثیت سے اس وقت تک نہیں اٹھایا جاسکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) بادولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روزافزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کر لی گئی ہے۔ تحریک نے آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کر لی گئی ہے + اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر نافرمان لوگوں کے رویہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ اعمال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالعے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام نامکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیئے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں۔ جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ ان کے حلقۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

کیا گیا۔ تا اینکہ اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔
(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ ما بدولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزلِ مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں ما بدولت کی رعایا ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ ما بدولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دیئے جا سکتے ما بدولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزرار پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار رہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے ما بدولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریکِ کار رہوں گے اس کے ساتھ ہی ما بدولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہستگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُر امن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح ما بدولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔

(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو با امن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کر سکیں جن کا انھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

کہ اُس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیئے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے آغاز ہو۔ اس لیئے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے نام پر سیاسی مجرموں پر انتہائی وسعت تک مراحم خسروانہ کا استعمال کریں جو وائسرائے کی رائے میں امن عامہ کے تمنا قصنع ہو۔ ہماری آرزو ہے کہ اس شرط پر اس رعایت کو اُن اشخاص تک وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کے پاداش میں یا خاص فوری قوانین کے ماتحت مقید ہیں۔ یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اُن لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس ترحم کی موزونیت کو ثابت کرے گی اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے لیئے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے نفاذ کے ساتھ ساتھ ہی مابدولت نے بخوشی والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیئے منظوری عطا فرمائی ہے۔ مابدولت کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے والیان کے لیئے دائمی طور پر مفید ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے۔ جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں اور بحیثیت مجموعی سلطنت کے لیئے فائدہ مند ہوں گے۔ مابدولت اس موقع پر دوبارہ پھر ہندوستان کے والیانِ ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات حقوق اور مراتب کو بدستور سابق برقرار رکھا جائے گا۔

(۸) مابدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند دلبند پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان بھیجیں۔ تاکہ وہ مابدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کی افتتاحی رسم ادا کریں۔ مابدولت کی دعا ہے کہ ان لوگوں میں یک جہتی اور اعتماد نظر آئے۔ جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری منحصر ہے۔ تاکہ اُن کی محنتیں بار آور ہوں اور اُن کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے وابستہ ہو۔ مابدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور میں دعا کرتے ہیں کہ اُس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی اور فارغ البالی حاصل کرے اور اُسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۵) نقل فرمان با مہر سلطان علی عادل شاہ کلان بادشاہ بیجاپور

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب خان اعظم حیدر خان نائب غیبت و ملک فتح تھانہ دار آن کہ وکارکنان حال واستقبال معاملۂ بیجاپور آن کہ در ینولا شیخ حسن بن شیخ مخدوم بن شیخ میان قریشی سلحدار گماشتہ سیادت ونقابت پناہ نجابت وہدایت انتباہ شاہ محمد حسینی ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سون ہلی سمت مولوار معاملۂ مذکور وتمرس کلکرنی بدرگاہ عالم پناہ التماس کرد کہ بوقت آمدنی سلطان محمد تغلق وخواجہ سیاہ زمین ویران افتادہ بود جہتہ آبادی موضع مذکور موازی چہاردہ چاور زمین سلطانی شمار کردہ بہ موجب پتر وخورد خط خواجہ سیاہ حق وانعام ودیگر ابواب تعلقۂ موضع مزبور بہ تفصیل ذیل بنام آبا واجد شاہ محمد حسینی ودہندہ میراث کرسی درکرسی مرحمت فرمودہ اند اول برگ وتشریف وہمہ ابواب پان وناگر نشان انعام زمین نیم چاور دوازدہ ٹانک بیٹی وکھونکنی درچاور پنج کیل درکشت یک پشتہ باخوشہ موازنہ دو کیل بہا قبا درچاور پرتاب چون ودیگر ابواب تعلقہ وبہ نسبت چنانچہ پرونگا درود وہون سالیانہ عوض رابطہ پایہ وار دوسوہ پھسکی نقل بھرتی وحاصل روانی راہداری شارع عام بیکاپور از سنک مونکری موضع جمن ہال سمت حویلی معاملۂ مذکور وانآب سبیل موضع ہورکنہلی وبچاوہ کلال وکنجی سنک تا حد کنارہ دون سمت مذکور کہ درمابین ہردو موضع واقع است وتلدام وسندرکہ وگرام دیوتی وہنمنت ودیو کارتک وسہرجی وجرجی دہولی وکوری وکوکل وکاروتی ومشعل ابراماس وجوڑہ پاپوش ودکان بقال وتیلی وتمبولی وچاپ وجولائی ودھنگران وبعہدہ بزرگان نبد با مقرر است بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت نمودہ چہارم حصۂ انعام درسرکار دادہ حق وانعام ودیگر ابواب دہیہ نسبت دوازدہ یاوتہ گیرد چون بزرگان فدوی دررجع رکاب حضور پرنور بودہ اند بجہت لاونی ووصول مبلغ کہندی سہ پاین ملپاین رایبا قوم پنجم را بازوے چپا ساختہ پٹیل لغلی مقرر کردیدین تفصیل حق وانعام وغیرہ ابواب مذکور با اولاد واحفاد او میراث کردہ وہا نیدہ اند چنانچہ بعد بندہ برگ وتشریف وہمہ ابواب پان وانعام زمین نیم چاور نہ ٹانک میٹی وکھونکنی درچاور ۳ کیل درکشت یک پشتہ باخوشہ دوکیل

بہا و قبا در چاور سہ چول و خارج این در جمیع الواب دیہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پاپنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ وادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصہ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیرد و بعد اوتم س کلکرنی
برگ و تشریف و ہمہ الواب پان و انعام نیم چاور نہ ٹاٹک سیٹی و کھونکنی در چاور
ہشت کیل بہا و قبا در چاور سہ چول در کشت یک پنیتہ یا خوشتہ و کیل بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصہ انعام در سرکار دادہ در دیگر الواب
مسطورہ بہ موجب حصہ پٹیل کلان باشد ولکیدا و سوناقوم تیلی پچھوری رعیت مورد ثی
موضع مذکور برگ و تشریف و ہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پٹی و بیگار را ورامعاف
و حق دوازدہ بلودہ تہ کن در آن پولہ و پنیتہ با خوشہ و بندول سٹرک و سال سور و مولہ
ثلاس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنابر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بہ موجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت ......
بنام پٹیلان و سری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا و ثمانین تسعمائۃ روان شدہ آمدہ است بہمان دستور در سنہ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند و از شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد و ہر کہ از ہندوان خلل نماید در دہرم و کاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۸ھ

پر ۱۹ تگی حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ:۔ یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہے
لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ
کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۵۱ھ
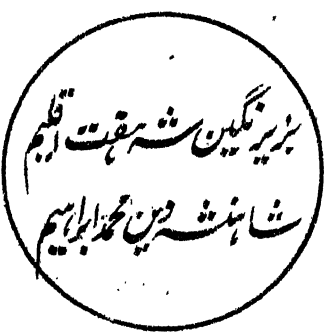
ھو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال و استقبال ودلیبا یان سمت سرگوپہ معاملۂ مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولا مفخر الامثال لکشما تاگتی کنگ گیری از روئے صدق نیت و صفائی عقیدت بدرگاہ والا آمدہ و لعتبہ بوسی سرفراز و ممتاز گشتہ درباب ورتنہ و انعام خود التماس نمودہ بنابران ازراہ مراحم بادشاہانہ و فرط عواطف خسروانہ ورتنہ و انعام مشارٌ الیہا انچہ درسمت مذکور سالاباد چلیدہ است باو دہانیدہ شدہ باید کہ ورتنہ و انعام بموجب سالاباد دنبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند برحکم فرمان اشرف روند تحریری ۴ شہر ذی الحجہ ۱۰۵۱ھ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

بزیر نگین شہ ہفت اقلیم
شاہنشہ دین محمد ابراہیم

۱۰۵۶ھ
۶۱۶ ۴۷۶

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال و سمتھان پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور ستہ وخمسین وللف موضع ہریال وہانیگو پال پرگنہ مذکور در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضۂ منورہ پیر علاؤالدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان اشرف ارسال بادھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محال دار جمیع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محال دار مذکور وا نمودہ بموجب سر رشتۂ قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ وروشنائی روضۂ موصوف مقام برہان پور مقرر ومرحمت فرمودہ وبانیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع گل بابِ وگل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشتر احداث شود خواہد شد وبعد اووبا ولاد واحفاد او جاری دارند واز ہٹانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ حرکت شود مناع الخیر مقید اثیم گردد وہر سال عذرِ فرمان مجدد نہ نمودہ سال بسال برہمین فرمان روا دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ سنہ ۱۰۵۶

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وتھانہ داران وسرسمتان وعاملان ودیسایان ومعاملہ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگاوتی وسمت تولی وپرگنہ منگلور وپرگنہ

کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ یلبرگہ و پرگنہ روڑکنڈہ و پرگنہ مسکی و پرگنہ بنگل کوٹ و پرگنہ گرگنڈہ و
گونوار و میدان رائوکوٹ و سمت سرگپہ و سمت پلکنڈہ و پرگنہ تانور گیرہ و ولایت اناگندی
تا حاندی تنگبھدرا و معاملہ سونڈور و موضع مشتور۔ بھوت گانون آنکہ از شہور سنہ خمس و
خمسین والف درینولا احوال دولتخواہی و نیکو بندگی متقام الاشال امرای اوڑچپا نایک کنگ
گیری کارازمعرفت عزت و شجاعت دستگاہ فراجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدۂ
امرائے کرام نہنگ دریاے مروی و مردانگی گوہرکان فیروزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران رحمت
وآفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کند سپہر اعلی فضل
فضلا دفضل افضل ازہر ملکے بجائے تسبیح آواز برآید افضل افضل خاصہ نیکوخواہان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاہی بدرگاہ معلی روشن گردید بنابران بمراحم بیدریغ شاہانہ و فرط
الطاف خسروانہ نایک موی الیہ راسرفراز و ممتاز گردانیدہ حوالہ خان موی الیہ فرمودہ میراث
دبیکٹ و ناڑ تلوارگی پرگنہ گنگاوتی مذکور و ناڑ گوندگی و ناڑ تلوارگی پرگنہ نولی ندبور و
ناڑ تلوارگی ولایت انیگندی تا حدندی تنگ بھدرا مزبور و قلعۂ کوپل و پرگنہ منگلور و پرگنہ
کوکنور و پرگنہ کشتگی و پرگنہ یلبرگہ و معاملۂ مدگل و پرگنۂ روڑکند و پرگنہ مسکی و پرگنۂ بنگل
کوٹ و پرگنۂ گرگنٹہ و سمت سرگوپہ و سمت بلکندہ و سمت کندکل و پرگنۂ تانور گیرہ مع انعامات
انبلی دیسائی گنگاوتی و دیسوہ ورتنہ وکاولی دوبیہ تلوارگی و انبلی سمت کینر مڑدو موضع
پلکوربہال موضع ارسیبلی موضع ساتاپور و موضع لکشمار پور معاملۂ سونڈور ندبور و موضع مستور
بھونگانون مذکور و بعض حق لوازمات نوبت و بھوگوٹہ سابق بنایک مشارٌ الیہ مقرر و مرحمت
فرمودہ شدہ است می باید کہ حسب المسطور مقرر و مستقر دانستہ تمام کمال برحکم بہوگوٹہ سالانہ
بادونبالہ نایک موی الیہ نمایند و دیگران را دخل شدن ندادہ بعد او باولاد و احفاد روان
دارند عذر فرمان ہرسالہ نمودہ سال بسال بہیچ فرمان جاری سازند وہرکہ از طرف شجاعت و
عزت دستگاہ عمدۂ دولت خواہان و فاکیش قدوۂ ہواخواہان خیر اندیش زبدۃ الصایل
والاخوان خلاصہ الاماثل والاقران رکن الدولۃ القاہرہ مہاراج فرزند شاہجی بہونسلہ
وکسان کہ بنایک موی الیہ خلاف نمایند آنہا بنایک موی الیہ امداد نمودہ بموجب نوشتہ
نایک موی الیہ سرانجام مے نمودہ باشند کہ نایک موی الیہ قدیم کرسی نژادہ دولت خواہ

درگاہ است بہروادی محمد و معاون اویوده باشند نقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا داند
برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۶۵ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۳۹) نقل فرمان سلطان عادل شاہ

الملک للہ

فرمان[1] ہمایوں شرف صدور یافت بہ جانب عزت و رفعت دستگاہ عمدۃ الاعیان زبدۃ الاقران
خان عالی شان سعادت نشان رفیع القدر والمکان نعمت خان حوالدار و کارکنان حال و استقبال
دارالسلطنۃ معاملہ پرلور محمد پور آنکہ از شہور سنہ ستہ خمسین والف از راہ مراحم پادشاہانہ
و فرط عواطف خسروانہ یک چاور زمین سلطانی در سواد موضع منگلی معاملہ مذکور بابت
ردرنا این در وجہ انعام جہت روشنائی و مصحف لوبانی و آب سبیل و وظیفہ پیش نماز و
فراش مسجد کہ در خانہ شریعت پناہ و فضیلت دستگاہ حقایق اینبا قاضی القضات قاضی نقشبند
سید حنیف اللہ مجلس حاکم الشرع معاملہ مذکور واقع است عاطفت فرمودہ دہانیدہ شدہ
است می باید کہ یکچاور زمین سلطانی مذکور و اصل محصول و نقدیات و جمیع لوازمات و سبطی
و بیگار و فرمایش و زرتیلنگی و پاپوش میر پالی و پولیس پٹیل و چنگی و سی سکہ ہمیوں و کار عمارت
و بعضی شبت مبارک منبر کہ معدن الامن منبع السرور و تحصیلی و غلہ لوکہتہ و فرمایش کڑبی و
علف و چرم و اہک و پاچاپ و انگشت و وجہ یکماہہ و دو بسوہ و زکوات تعلقہ ور و تحصیل بجہت
و نیکالو و بہسارہ و دستک و سنکوتی و البامارک و بہی نعلق و کیلیچرچ و کوتہا چہوروالی و افرسکی
و کھونکنی و کیلانہ و شب خانہ و پیرانہ و فقرانہ و پامالانہ و مسکورتی و جال وزکی و ہندورکی
و روغن و تیل و بہت حوالدار مجموعہ دار و سر سمت و لوازمہ سر ولیپائی و دیس کلکرنی و نارگوندہ
و صد بیت و عیدین و موہتی مردمان از ہر دو حصہ بوقت کہیل و برج حصہ بعد از کہیل
و تو فرو کسر و ادت ما باری و چالنکاری و پادری کاری و لوازمہ پٹیل و کلکرنی و دوازدہ
بلوتیان و بیس بندی و پال بہارہ و صادر وارد و موہتی ہشمت و غیر محصول و بید اکری

---

[1] یہہ فرمان سلطان محمد عادل شاہ کے زمانہ کا ہے جس نے [illegible]ھ میں وفات پائی ۱۲

وصاد مک و شرفی و بحصنہ بیگاری و بعض کلباب دکل وجوہات وسایر قانونات آمی و رسمی نقدی
وجنسی آنچہ در دفاتر اعلی ثبت است و بپیشتر احداث خواہد شد تمام دنبالہ قاضی شریف
مشارالیہ نمایند و چاورندکور خارج خانہ و مقاصاے وقصبہ و دیہہا سند لبعد ایشان
جاری سازند عذر فرمان نکرده سال بسال بہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل
فرمان بازدہند تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۰۶۲ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ

(۱۴۰) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الملک للہ

مہر ابراہیم عادل شاہ جگت گرو

فرمان ہمایوں شرف صدور یافت آنکہ زبدۃ الاشباہ والاقران اوزچناپک کنگ گیری کاربعنایات
بے غایات بادشاہانہ و نوازش والتفات خسروانہ سرفراز و ممتاز بوده بداند کہ دولت
خواہی و نیکو بندگی و حلال نمکی و بوساطت عزت و شجاعت دستگاہ مزاج دان کار آگاہ عمدہ
وزرائے عظام زبدۂ امرائے کرام نہنگ دریاے مردی و مردانگی گوہر کان فیروزمندی و
فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار
مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گرعرض کند سپہر
اعلی فضل فضلا فضل فضل افضل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز بر آید افضل افضل خلاصہ نیک خواہان
ملک گیری و کشور ستان افضل خان محمد شاہی دلنشین خاطر مقدس شده بہ نیابت مجراے
او درخدمت سراسر سعادت اقدس گردید باید کہ ہیچ وجہ اندیشہ نہ نموده و قول نواب ہمیون اعلیٰ

شامل حال خود دانستہ بزودی خود را بشرف بساط بوسی برساند کہ انشاء اللہ بعد از آمدن او
بحضور پرنور وزارت مرحمت فرمودہ نوعے سرفراز و سربلند خواہم فرمود کہ محسود اقران
و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانستہ برحکم فرمان اشرف اقدس رود و بعجالت
الوقت بجہتہ مزید سرفرازی او خلعت فاخرہ و خرچ مرحمت فرستادہ شدہ باید کہ باخذ و
لبس آن سرافراز گردیدہ بزودی خود بحضور فرلبور برساند و لمحہ توقف نکند تا داند تحریر فی
التاریخ ۸ رشہر ربیع الاول سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمایون اشرف صدور یافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنلگیری آنکہ از شہور سنہ
سنہ و خمسین و الف حصار مذکور در وجہ مقدم الامثال والاقران اوطرچ نایک بدستور قدیم
مقرر و مرحمت فرمودہ شدہ است باید کہ حصار مذکور بدستور قدیم معہ کاولہ و لوازمہ و نبالہ
نایک مشارالیہ نمایند و در قبض و تصرف مومی الیہ باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف
اقدس ہمیون روند تحریر فی چہارم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۲) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

بنجف علی
مرید
سلطان محمد عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی　سنہ ۱۰۶۶ھ ۱۶۵۵ء

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب حاملان حال واستقبال
ودیسایان پرگنۂ گنجوٹی آنکہ از شہور سنۂ ستین والف چون موضع ہریال و مانگوپال
پرگنۂ مذکور قدیم انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وروشنائی روضۂ منورہ پیر
علاؤالدین اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین　　مقام موضع برہان پور کہ
درین وقت بموجب حاصل امانت نمودہ حوالہ علی محمد خان موضع سنہ نوشت روان
شدہ اکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ دو موضع مذکور در وجہ انعام
ابدی واکرام سرمدی بدل وقف خیرات ولنگر وگل وعود روشنائی روضۂ منورہ
پیر علاؤالدین اولاد موی الیہ بدستور سابق مع کل بابت خارج ٹھانہ دیوہ ویا مارگ زکوۃ
وانعامات مقرر ومرحمت فرمودہ وپایندہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور چنانچہ سابق
دنبالہ نمودہ بدان موجب مع کل باب وکل وجوہات وسایر قانونات رسمی واسمی
انچہ در دفتر عالی ثبت است وپیشتر احداث شود دنبالہ نمایند وبعد او بہ اولاد و
احفاد او جاری سازند عذر فرمان ہر سال مجدد نہ نمودہ سال بہ سال بہ ہمین فرمان
روان دارند وتعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان ہمیون روند
تحریر فی التاریخ ہیجدہم ماہ شعبان سنہ ۱۰۶۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلے

(۱۴۳) قولنامہ سلطان محمد عادل شاہ ۱۰۶۶ھ

کتبہ این قولنامہ در افضل پور پائین قبر چوکھنڈی چنگی شاہ موجود است۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا الحمد للہ حق حمدہ والحمد للہ الواجب الوجود الواحد الصمد المعبود الملک المهیمن الوجود والحمد للہ حمدا کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا هو الاول والآخر والظاهر والباطن وهو بکل شیء علیم یا کبیر انت الذی لا تهتدی الی القول لوصف عظمته ومن بعدہ لعت سید المرسلین وشفیع یوم الدین امام هاشمی ورسول قریشی نبی حرمی وملکی مدنی وا نطحی تهامی اصلہ رومی وفرعہ رازی وحسبہ ابراهیمی ونسبہ اسماعیلی ولسانہ عربی وشخصہ علوی ولقعتہ حجازی ولردہ قمری وقلبہ نورانی ونطقہ مرضی رسول الثقلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واصحابہ اجمعین۔

معروض بر ضمائر انوار انبیا اقبال ارباب افضال واکمال واجلال واضح نمودہ کہ در زمان شہنشاہ سلیمان جاہ سکندر سپاہ غضنفر جنگاہ شمشیر وشمر زہ بندہ این درگاہ عالم پناہ مظہر لطف اللہ ظل اللہ ابو المظفر سلطان محمد عادل شاہ غازی خلد اللہ تعالیٰ ملکہ وسلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ۔ از کرم نیک نظر الٰہی بندہ محمد شاہی پیوسٹ بنا کردہ عزت شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردمی ومردانگی وگوہر کان فیروزمندی وفرزانگی فارس مضمار شجاعت ومبارز میدان شہامت شائستہ نوازان عاطفت وتحسین سزاوار ہزاران مرحمت وآفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران گر عرض کند سپہر اعلیٰ افضل فضلا افضل افضل۔ از ہر ملکے بجائے تسبیح آواز برآید افضل افضل۔ خلاصۂ نیک خواہان ملک گیر کشورستان قاتل متمردان وکافران شکنندہ بتان وکشایندہ بلنار وکرنا ٹکیان مادیر رامی کنندہ شاہ سپس گیرندہ قلعہ و حصاران فاضل افضل زمان فضیلت وشجاعت دستگاہی وافضل خان محمد شاہی در حفظ الٰہی بعد خداہ

ہر آنکس کہ افضل شد اندر ازل — شود افضل عصر در ہر عمل

بر حکم فرمان عالم پناہ خان معز الیہ برالتماس رسید عنایت کرد قولنامہ سعادت نشانہ عنبرین شمامہ وعہد جاودان نمود وقول وقرارے محکم فرمود کہ در پیٹھ مذکور ساکن شود زرگران وکلوان وجوہریان وگوہران وفراوان وجاٹیان وبقالان وکومٹیان وبعضے اقوام خواص وعوام ومقیم ومسافر ومفلس وتجار اگر زین جا کسے را کہ لاولد میت شود خانہ واسباب ویاقوت والماس واملاک واقبال وشتران جمال ودواب وانبار واشجار واثمار وادند اجناس واغنام ودام وغلام وکنیزک ایشان را معاف کردہ مرفوع القلم راندہ باید کہ غلامان دیوان باتفاق قاضی ولس سپستان وسلیتان وبحضور سائر اکابران دانند ایشان مقسوم کردہ وبمادر وپدر وبرادر وخواہر وزوجان وبنات وعمات وخالات و باولاد واحفاد پیرزالے باولعاقبہ بدہند کسے کہ درین حرکت کند اورا برکت نشود اگر کسی وارث نباشد بفقران درماندگان خیرات کنند این قولنامہ صحیح است بتاریخ اول ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۶ھ

اَللّٰهُمَّ احْفَظْ لِنَاظِرِهَا وَسَامِعِهَا مِنْ بَلِيَّاتِكَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ آمِيْن

کاتب افضل خان حاجی سید اسحاق حقانی ابن علی الحسینی القادری مہرکل غفر اللہ ذنوبہ و ستر اللہ عیوبہ مال لاولد وصدہ عالم پناہ کند افضل خان کار بنیاد محمد مندروگی گونڈارا فرمود بمیراث مقدم ودیگست باولاد احفاد وذاتی شالے داد وحسن طور رسوبھجل بادرا بمیراث کلکرنی وادمیشتر کسے تغیر کند اورا لعنت شود۔

(۱۴۴) قولنامہ ۱۱۲۸ھ

این قولنامہ روبرو صدر دروازۂ درگاہ حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ شیر خدا قدس اللہ سرہ العزیز سنگے کندہ ایستادہ است۔

سلطان محمد بادشاہ غازی

در عہد سلطنت صاحبقران ثانی

تحریر یافت

در عہد نصفت ومعدلت نواب ہمایون بنابر التماس خان اقبال توامان سپہ سالار دوران سر آمد نوبیان ملک دکھن دین دار کفر شکن مہبط انوار الطاف الٰہی افضل خان محمد شاہی۔ گرعرض کند سپہر اعلیٰ۔ فضل فضلا وفضل افضل از ہر ملکے

بجائے تسبیح آواز برآید افضل فضل حکم فرمود کہ بعلت لاولدی اموال واستعہ جوہریان
وجمیع اقوام ہنود ان سکنۂ پیٹ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمود
بروارث واران میت بدہند اگر وارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق
نمایند یادگار بر صفحۂ روزگار ثبت باشند این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان
عالم پناہ خان معز الیہ واموال قید معاف کرد بہ تاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۶۷ھ
اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبودھ میں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوہ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ
خاندان رشاد وافاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص
بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بھرور باشند بعدہٗ ہذا
مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کریراسنگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بسعادت
تمامتر فرزند و لشکر واحتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور
الانور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تا حال ازمکان متمکنہ عدول نکردند واحوال اینجا نسبت

نوٹ:۔ یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرۂ قادری جاگیردار آناہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری کلی دار
کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر دستی میں صرف مددیا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ
ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات اواخر زمانۂ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (سنہ ۱۰۶۷ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل
سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خاں اور مسعود خاں دونوں موجود
تھے اور شرزہ خاں کے نام اورنگ زیب کا فرمان سنہ ۱۰۹۳ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ
کتابت کا لگایا جاسکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلق اور کمربند لگ کر آتے تھے اور کمربند پر ایک طرف القاب
اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور حصہ میانی پر نام مکتوب لیا اور پشت پر مہر ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا میرے دیکھنے تک نواب مختار
الملک بہادر سر سالار جنگ اول کی مدار المہامی تک جاری تھا۔ اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کر دیا۔ ۱۲ منہ المصنف

بسم الله الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوه دودمان ارشاد و هدایت خلاصه خاندان ارشاد و

شاه حضرت قادری

نیر جهانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاهری بفیض ایزدی

بهره ور باشند بعد هذا مخفی نماند که سابقا حقیقت رسیدن مغل بموضع کریراسنگی و نیکوته نگارش

نموده بمسارعت تمام فرزند دولت شکر و احتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور پرنور

آوردن نگاشته شده بود اما تا حال از مکان متمکنه عدول نکردند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل در پی

تخریب پرگنه چکندی و تیردل و غیره ملک معموره شده و نبان رفیع الشان شهزده خان را که حکم

نموده بودیم معز الیه راست بدار الخلافه امروز که تاریخ ششم است بمجرد اطلاع [illegible]

رسیدند و مغل در پی مشار الیه میر سید تقی تصور نموده در حالتی که حقیقت مرقومه بمطالعه در آید

مع فرزند دولت شکر و احتشام خان معز الیه را بدار السلطنه پیش [illegible] بیایند و الا رسیدن آن

سیادت پناه ممکن و میسر نخواهد شد [illegible] مشهور است کار امروز بفردا مفکن [illegible]

چون شود روز دگر نوبت کار دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر متصور نیست زیاده آن سیادت [illegible] شاه دانا

کہ لشکر مغل درپے تخریب پرگنہ جمکندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ و خان رفیع الشان شرزہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معزالیہ راست بدارالخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بمجرد اطلاع اخبار حادثات رسیدند و کمک درپی مشارٌ الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالتی کہ حقیقت مرقومہ بمطالعہ در آید مع فرزند و لشکر و احتشام خان معزالیہ راہ دارالسلطنۃ پیش گرفتہ بیایند و الا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

یا الدین محیے ؎ مدد ؎

نقل فرمان

(۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد و ہدایت خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری بفیض ایزدی بہرہ ور باشند بعد ہذا المخفی نماند کہ حقیقت فرور کردانیدن لوکری عبدالمحمد بیرون حصار مدکل و کرانی خاطر خان عالیشان رفیع القدر والمکان مسعود خان بسبب تاکید و امداد سند لور و نوشتہ معزالیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتند و مقدمات دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برائے چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تا حال ہیچ یکے حکم نشدہ .... خاطر خدا شناس جمعدارند و معزالیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ دلاسا و استمالت کردہ فرزند معزالیہ را با سواران و احتشام حضور لامع النور بیارند و بوقت رد و بدل شتافتہ دربارہ سند النور بآن سیادت پناہ آنچہ فرمودہ ایم و مکرر ابعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ معلوم رائے حقیقت شناس خواہد بود معزالیہ بحکم اشرف درام مصدر قیام و اقدام ....

یا الدین محیے ؎ مدد ؎

فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است و بر فدویت ونکو بندگی معزالیہ تعقین تمام است
کہ چون حکم فرمائیم سندور... باشند زیادہ ازین نثار حکم والا خواہند گردد ما کہ بر سر مہربانی بیائیم
صد سند نور را عطا و مرحمت توانیم کرد اما معزالیہ را ضرور ولازم است کہ برین وقت حوادث
وآشوب اظہار فدویت کردہ در دفع ورفع حادثات سلطنت سعی نمایند ودر پی امور سہل
لشکر واحتشام را مشغول نگردانند ویقین تصور فرمودہ بودیم کہ آن سیادت پناہ تا حال فکر
آوردن معزالیہ... مات را مرتفع گردانند وعجب از نوشتہ جات واقوال معزالیہ آمدہ
کہ ہنوز در تردد وتفکر روانگی فرزند نداند وچہار ماہ درنگ وتسویف نمودہ باز شقوق
تازہ درمیان می آرند بر عالمیان ظاہر است کہ انچہ آن سیادت پناہ دلاسا واستمالت
ومہربانی نواب ہمیون باظہار کنند زیادہ ازان ازما بانجام رسانیدن می توانند وہرگونہ
خیالات واندیشہا کہ تکنون خاطر عقیدت ماثر معزالیہ شدہ آنرا بزلال التفات وتوجہات
عالیات مصفا ساختہ وغبار آلودگی را مہر باہیہا ے گوناگون ومراحم روزافزون رفت
روب دادہ سرگرم جادۂ اطاعت وفرمان برداری دارند وانواع تفضلات ونوازشات
کہ دربارۂ معزالیہ مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیہ مع لشکر
واحتشام منصۂ ظہور خواہد رسید زیادہ بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاہ

الملک للہ

مہر
یا علی مدد مہر
شاہی زد مرتضی بر مہر و ماہ
خسرو عادل علی بعد از محمد
بادشاہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان واستقبال وناڑگوڑان ودیسایان
پرگنۂ ریور کندہ آن کہ از شہور سنہ ثمان خمسین والف - درینولا فضیلت مآب عبد الغنی

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنهٔ مذکور بدرگاه معلی التماس نمود۔ از اسناد سابق عهدهٔ قضائت و
خطابت پرگنهٔ مذکور انعام اراضی شش کروڑ زمین و یومیه چهار آنه و معمول عیدین وغیره وسال آیا
و بھگوٹه جاری دارند و نظر عنایت فرموده قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران
التماس او بخاطر مبارک اعلی آورده غلام حسین بن عبدالنبی را عهده قضاءة و خطابت پرگنهٔ
مذکور انعام شش کڑو زمین وغیره حقوق به مطابق فرو سابق به موجب تفصیل ذیل مرحمت
فرموده دہانید شده است و در سواد پرگنهٔ مذکور زمین چهار کڑو و دیگر به موضع سوملاپور
و ایک کڑو به موضع ملکاپور و یک کڑو به معمول عیدین ده روپیه یومیه چهار آنه و تیل چراغ
مسجد روزینه پا و پیکے و ہلکے وغیره می باید که مشارٌالیه را قاضی و خطیب آنجا مستقل دانسته
آنچه و قصه و معامله شرعیه بوده باشد باو رجوع کرده انعام زمین مذکور و یومیه معمول عیدین
و پھکی و ہلکے و تیل و کل باب کل وجوہات دنباله نمایند و بعضی صلاه ادراے نموده باشند
و میراث قضاءت بحسب قاعده از و روان دارند به ہیچ وجه مزاحم معارض نشوند و میراث
بعد مشارالیه باولاد و با حفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد ہر ساله تکرده سال السبال
ہمین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشته فرمان باز دہند تا دانند و برحکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ غرهٔ ذی حجه ۱۰۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظهور اشرف اقدس ہمایون اعلی

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی
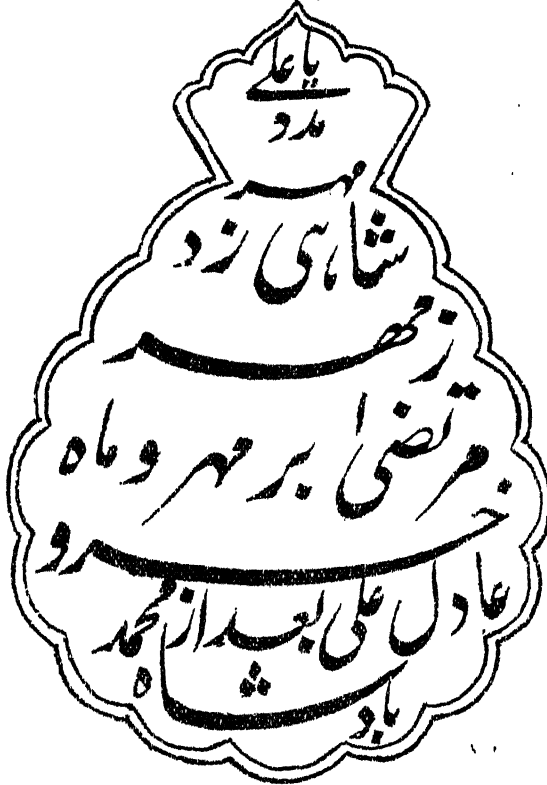
فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت وشجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردی و مردانگی گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت وتحسین سزاوار ہزاران مرحمت وآفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کرعرض کند سپہر اعلی

سلہ مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد ز مہر مرتضی بر مہر و ماہ	خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابوالحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابوالحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

فضل فضلا و فضل فضل اہل از ہر ملکے بجاے تسبیح آواز آید کہ افضل افضل خلاصۂ نیکخواہان ملک کبیر و کشورستان
افضل خان محمد شاہی سرحوالدار و سیادت و نقابت دستگاہ شجاعت و شہامت پناہ سید داؤد
حوالدار و کارکنان حال و استقبال معاملہ ہدگل آنکہ از شہور سنہ ثمان خمسین و الف درینولا
شریعت پناہ قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معاملہ مذکور بدرگاہ معلی التماس نمود کہ در وجہ
قضاے خود بر وجوہ زکوٰۃ معاملۂ مذکور بر محل چھپہ[51] سادیسی و پردیسی ماہنہ مال و منسک پیسکے
بموجب فرمان ما یحتاج و بھوکوتہ[52] سالا[53] یا دسہ صد ہون روانست ابا چیزے نیم سد مطلق بحیرہ دست
دار د از نیم بغایت سرگردان و پریشان عالم نظر عنایت فرمودہ سہ صد ہن تنخواہ قضا کہ روانست
ازیں جملہ دوست[54] ہون مقرر داشتنہ باقی یکصد ہن را بر وجوہ زر ابواب دیوانے دہی سکہ ہمیون و کار
عمارت و بعض بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن منبع السرور ہفتاد و پنج ہن و غیر محصول دبیداگری
و ساونک و شرنے و باقیات با بہابست و پنج ہن مرحمت نمودہ فرمان اشرف عاطفت
شود بنا براں بخاطر مبارک اعلی آوردہ تنخواہ قاضی مشار الیہ بدل قضا بر وجوہ زکوٰۃ سہ صد ہن
کہ روانست ازیں جملہ دوست ہن وجوہ بابہاے زکوٰۃ مذکور مقرر نمودہ باقی یکصد ہن خود
گذاشت کردہ مبادلہ آن بر وجوہ زر ابواب دیوانی و ہر دو پٹی ہفتاد و پنج ہن و غیرہ محصول
و بیداگرے و ساونک و شرنے و باقیات با بہابست و پنج ہن جملہ یکصد ہن دہانیدہ شدہ
است می باید کہ حسب المسطور مقرر داشتہ مبلغ مذکور بلا قصور تمام و کمال سودی سازند ہیچ باقی
و غیرہ ادا ماندن ندہند و عذر فرمان ہر سالہ نکنند و بر قاضی مشار الیہ معتاد عیدین بہاے
قبابست و چہار ہن بر دادنی پٹی روانست اما تمامی ادا می کنند چہ معنی وارد باید کہ بست و
چہار ہن بر دادنی پٹی تمام و کمال سودی سازند و برسانند و پنج[55] چاور زمین و گدہ[56] شالی چہار

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین جنھوں نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی تین مہریں پوری طرح پڑھی نہیں جاتیں -۱۲

۵۱ چھپہ سادیسی - پردیسی - ماہنہ مال - منسک - پیکی ڈھپکی - غلہ کی دکانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج لے لینا) بیداگری ساونک - شرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے ڈھپکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا -۱۲

۵۲ بھگوٹہ یا دھواٹ بمعنی عمل در آمد ۵۳ سالا باد = سالیانہ ۵۴ بضم اول کسر واؤ و یاے معروف بمعنی صد دو از غیاث ۵۵ چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ ۵۶ گدہ - دھنڈی = زراعت شالیزار -۱۲

کٹروانرا سہ چاور در سواد سہ موضع سمت کرڈی[ا] آنرا در موضع بودیہال یکچاور و در موضع کسربادی یکچاور و در موضع ترمری یک چاور و در قصبہ کروکل معاملہ مذکور دو چاور زمین وکدہ شالی چہار کرو مع کلباب بانعام بالاباولادی واحفادی بزرگان قاضی مومی الیہ روان است بدان موجب بقاضی مشارٌ الیہ بہوکوتہ میشود مقاصایان وپٹیلان ودیہاے مذکور ازروے حرکت زمین انعام مذکور کرد کردن نمیدہند درہرباب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش وآزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی مومی الیہ منفرد دانستہ مقاصایان وپٹیلان ودیہاے مذکوررا تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے کرد کردانیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلاقصور ولافتور عاید گردد و بہ رعایاے چاورات مذکور بہیچ وجہ بین الوجوہ مزاحم ومعارض شدن ندھند واگر مقاصایان وپٹیلان ودیہاے مذکور بہ رعایانے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش وآزار دہند وخلل کنند چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند وپنج چاور وکدہ مذکور داخل محصول ولقدیات وجمیع لوازمات وبیت بیکار وفرمایش وزرابواب دیوانی وہردو پتی وبعض باہا وکلباب وکلوجوہات وسایر قالونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی ونقدی وجنسی وکلوجزوی انچہ کہ در دفاتر اعلیٰ ثبت است وبیشتر احداث خواہد شد تمام دنبالہ نمایند دادہ نفرکماندار تہانہ معاملہ مذکور حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہرکہ از امر شرع محمدی تجاوز واہمال نماید اورا تنبیہ بواجبی سازند وامور شرع محمدی مطیع ومنقاد باشند ومسلمانان متوطنان قصبہ ومضافات را تاکید کنند کہ بخمس اوقات براے نماز درمساجد حاضر شدہ بدعاے دوام دولت ابدپیوند اشتغال باشند وعقدانہ اہل اسلام از قصبہ ومضافات بقاضی مومی الیہ بموجب بہوکوتہ سالا باد بدہا نند وبے اذن قاضی عقدانہ نکنند واگر کسی بکند تنبیہ بواجبی نمایند وعذر فرمان ہرسالہ نمودہ سال بسال برہمین متمشی دارند ولبعداو باولاد احفاداو جاری سازند ومعتاد گوسفند بعید اضحی ومیوہ بعید شب برات بموجب سالا باد بقاضی مومی الیہ میدادہ باشند وتعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دھند تاوانند وبرحکم فرمان اشرف روند۔

[ا] بودیہال۔ کسربادی، ترمری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڈکل ذکرکل لنگسور سے دو میل ہے۔۱۲

تحریر فی ۱۲ ماہ محرم ۱۰۶۹ھ

بانتظام سیادت ونقابت دستگاہ مرزا جدان کار آگاہ سید نوراللہ سرخیل ممالک پروانگی حضور پرُ نور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔
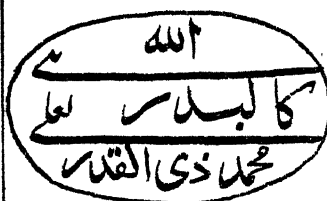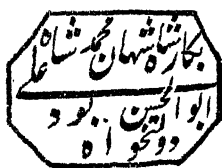
بکار شاہ شہان محمد شاہ علی
ابوالحسین بود دو تحواہ

اللہ
کالبدر
محمد ذی القدر

(۱۴۹) فرمان موسومۂ حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآوردہ در میوزیم دعجائب خانہ بیجاپور نگاہ داشتہ اند۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب غیبت وطاندار و کارکنان معاملہ بیجاپور آن کہ محمد علی حجام بعرض نواب برسانید کہ در معاملہ مذکور از حجامان کلمبوہ[1] وپراد وغیرہ قانون وغیرہ میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیر اند۔ در خراسان وشہر بیدر از کاریگران ہیچ نمیگیرند برحمت پادشاہان تمام معاف فرمودہ بہ النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاہ عالمیان خدمت آستان کردہ بوطن خود آسودہ باشند بنابرین از راہ مرحمت پادشاہانہ کلمبوہ وپراد وغیر قانون وغیرہ تمام معاف فرمودہ شدہ است از کاریگران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند بہ النگ[2] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہرکس کہ منع آید تخلف وتغیر کند لعنت خدا ورسول براو باد۔

[1] آن را می گویند کہ حجامان ختنہ نمودہ چیزے می گیرند وپراد بعضے عدد تہ ۱۲۔ [2] مقطعہ را گویند ۔ ۱۲

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی ۱۰۷۱ھ

فرمان[1] ہمایون شرف صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تانورگیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی ثلثین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے متمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت و مہابت انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت و فرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ و فساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب موحی الیہ را مدد و کمک نمودہ باہنا متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر درین باب عذر و اہمال ورزند آنہا را مستاصل نمودہ خواہند شد دریں باب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بست و ہشتم صفر ۱۰۷۱ ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر

آلہ
زد بتائید
سکہ بر فرمان شاہی
بندہ حیدر علی ابن
محمد بادشاہ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عزت و رفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث ستین والف چون در خانقاہ

[1] اس فرمان پر وہی مہر ہے جو قاضی صاحب مدگل کے فرمان کی ہے قصبہ تادرگیرہ مدگل سے بارہ کوس لنگسگور گنگاوتی کی سڑک پر ہے۔ ۱۲

خلایق آرامگاه قادری به سمن چمن شرافت وسیادت شمع انجمن نقابت وہدایت مہبط انوار محرم اسرار حارث پیشهٔ وحدت دردریائے حقیقت شمع شبستان فیض وتهداگل گلبن ہدایت ونقی بار سیما ارشاد ثمرهٔ شجرهٔ خیر العباد نهنگ بحر اشواق الٰہی محمل التفضل کائنات نامتناہی دستگیر خلائق بحر المعانی والحقائق مرکز دائرهٔ سعادت ونیک اختری مظهر انوار ہدایت وفیض گستری شاه ذیجاه شاه حضرت نبیرهٔ قادری مجلس مولود سعادت اند وحضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذارندهٔ اسرار غیب رسانندهٔ اخبار لاریب شمع معراج نبوت وامامت محرم خلوتیان قرب وکرامت نوباوهٔ چمن صدق وصفا وعرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دوجهانی سلطان الجن والانس قدس سره بیشود لهذا از راه مراحم پادشاهانه فرط عواطف خسروانه سمت آتی ہسور سه دیهاے معامله ندبور روجه انعام ابدی واکرام سرمدی شاه مشارالیه موکل باب مرحمت فرموده وبابنده شده است بیبایدکه سمت سه دیهاے مذکور داخل محصول نقدیات وجمیع لوازمات وبیت بیگار وفرمایش ورزالواب دیوانی وپیچ سکهٔ ہمایون وکار عمارت وبعضے

نوٹ: یہہ سند عطائی جاگیر اناہسور کی ہے۔یہہ جاگیر مع مواضع قندی حال ہینونڈوتہ۔ مرگھنتال۔ چپرنہال بطور مدد معاش جاری ہے۔اناہسو میں آثار مبارک موئے مبارک اور دو پارہ الم وعم نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بخط کوفی ہیں۔جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کنبیٹرہ تعلقہ اتھنی ضلع بیجاپور پیا ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقہ انگریزی جاری وبحال ہے نیز نلنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نوراللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبداللطیف دونوں نلنگہ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے۔ اون کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے اناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش نلنگہ لے جاکر دفن ہوئی۔اس کے بعد کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے۔حیدر شہید صاحب بھی نلنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں۔شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند نصیر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ یوم جمعہ کو راقم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر یہ سند سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ فالج کا ہو چکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت تبرکات کی ہوئی۔سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چوطرف سے لوگ دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہوگئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عمر شریف (۴۵) سال تھی۔ ایسی اچانک موت سے کہ جس کا سان وگمان بھی نہ تھا دل ہل گیا۔ غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی۔ ۱۲ من المصنف۔

بیت مبارکہ مستمرکہ معدن الامن منبع السرور وزیٹیلگی وبہپٹیلے وذریعہ دیسائی ودیس کل کرنی و
ماو گنڈہ پٹیل وکل کرنی ودوازدہ بلوتیان کل ہاب کل وجوہات وسائر قانونات اسمی ورسمی
قلمی وقدمی نقدی وجنسی کلی وجزوی انچہ در دفتر اعلی ثبوت است وپیشتر احداث شود تمامی
وبتالہ نمایند بعد مشارٌ الیہ با ولاد و احفاد مشارٌ الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجدد نہ نمودہ
سال بسال بہ ہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند تحریر
فی التاریخ بستم ماہ رجب ۱۰۷۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان ونارکران پرگنہ گورگنتہ وکو تو ار مشہور
بیدار ونکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات کلکرہ وسمت
بیچال وسردیسائی پرگنہ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود اوریکہ تازہ میدان سر آمد
یردلان منتخب وتنخواہان زبدہ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کردہ ویست
شدہ اکنون از راہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ پرگنہ مذکور در وجہ انعام ابدی
واکرام سرمدی جڑی سوکیا نایک فرزند لنگ نایک شنرہ دیسائی سمت بیچال وقریات

نوٹ:- سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ ہندستان گرگنتہ ضلع رائچور کی اسی
کے زمانے کی ہو سمستان میں (۲۴۸) مواضع محاصلی ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار میں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا
کرتے ہیں سرانی گورنا شنرہ بہادر والیہ سمستان تھیں جن کا انتقال ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنٰی لڑکا جو نواسہ بھی ہے
جڑی سو مپا نایک شنرہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔ ۱۲

ککرہ وسر دلیسائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ رہانیدہ شدہ است میباید کہ پرگنہ مذکور داخل محصول و نقدیات وجمیع لوازمات وبیت وبیکار و فرمالیش وزرا ابواب دیوانی وی سکہ ہیون وکار عمارت وبعضے ثبت متبرکہ معدن الامن منبع السرور وکلیات وکلوجہات دبنالہ نمایند و رقبض وتصرف موی الیہ باز گذارند وعذر فرمان ہر سالہ نہ کنند ونقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند برحکم فرمان اشرف روند تحریرفی التاریخ ۱۷ ماہ ربیع الاول ۱۰۸۶ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وناڑ گیران ودیسایان ودیس کلکرنان پرگنہ سندہنور آن کہ آزشہور سنہ ثمانین والف درینولا شریعت ومشیخت پناہ قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنہ مذکور بدرگاہ معلی واضح نمود کہ خود را خدمت قضائی پرگنہ مسطور قدیم الایام از وقت آبا واجداد مقرر است وبجہتہ خدمت قضارت وجہ معاش چہار چاور زمین ازان جملہ یک ونیم چاور درسواد قصبہ پرگنہ مذکور ونیم چاور درسواد موضع کناری ونیم چاور درسواد موضع سنداپور ونیم چاور درسواد موضع گومسی وربع چاور درسواد موضع بوتل وتی وربع چاور درسواد موضع ہرٹ نور وربع چاور درسواد موضع ناڑ سردار وربع چاور درسواد موضع کنگن ہٹی ومبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازان جملہ مبلغ سی وہفت نیم ہون در قصبہ پرگنہ مذبور ومبلغ شصت ودو ونیم ہون دردیہات

پرگنۂ مسطور از ان جملہ مبلغ ہشت وسہ ہون درسمت علم نور وہشت ودونیم ہون درسمت حویلی ودہ ہون درسمت کونگی وہفت ہون درسمت دحرے سگور بطریق انعام ابدی واکرام سرمدی مقرر است بدین موجب خود در زمین و نقدیات جاری وروانست آنا حکم اشرف منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرموده فرمان رحمت فرمایند تا تقید احکام شرع متین ودین مبین نموده بدعای دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنابران التماس شریعت پناه بہ خاطر مبارک آورده خدمت قضای پرگنۂ مذکور مع سمتہا شریعت ومشیخت پناه شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نموده وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ یک صد ہون نقدیات بہ موجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ ودیہات پرگنۂ مذکور مطابق سابق دہانیده شده است می باید کہ زمین و نقد مذکور را داخل محصول و نقدیات وجمیع لوازمات وفرمایش درزنہ دیسائی ودیس کلکرنی ورز ابواب دیوانی وبعضی کلباب وکل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی وآنچہ در دفاتر اعلی ثبت یافتہ است وبیشتر احداث خواہد شد دنبالہ شریعت پناه نمایند وامور شریعت غرالعہده اش ساختہ محدود معاون قاضی مشارٌ الیہ ہمہ ابواب بوده باشند وچہار پیاده تھانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند وہر سال عذر فرمان مجدد نکرده سال بسال برہین فرمان مع اولاد احفاد او جاری دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازو نہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند۔ تحریر فی التاریخ دہم رمضان سنہ ۱۰۹۰ھ

نوید عزایل حضور خورشید ظہور اشرف اقدس خاقانی سلیمانی

(۱۵۸) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

الدین
یا ـــــــــ محی
مدد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الامثال اوڑچ نایک کناک گیری آنکہ از شہور سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و اہبت انتساب شوکت وجاہت پناہ نصفت وعظمت دستگاہ سلالہ آل طہٰ و یٰس خلاصۂ اولاد سید المرسلین نگین خاتم جاہ و تمکین مدبر اقالیم الارضین .... حاتم شجاعت و نجتیاری آب گوہر شہامت و جانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری و جہانستانی .... آہنگ مہارب فیروز مندی و کامرانی طراز آیین ابہت و اجلال وگوہر دولت اقبال شیردل رزمگاہ تہور و جلالت شرزہ خصال میدان تیغ زنی و شجاعت سپہ سالار سپاہ فتح و فیروزی سرلشکر افواج دشمن افگنی و بہروزی قوت ستان نصرت و کامگاری زور دست فتحیابی و نامداری سرکار وزراے نامدار سردار و امراے عالی مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ..... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصۂ وزراے منیع الشان زبدۂ خوانین زمین و زمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والا نمودہ بود از انجملہ مبلغ پنج ہزار ھن بابت باید کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور والا لسرور بمعرفت عزت و شوکت دستگاہ رفعت و معالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواہ فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستند و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاہ والاجاہ کتبہ کہ پیش خانمعزالیہ است واپس یاود دادہ شود و این حکم علیۃ العالیہ را ہرگز بر ہیچ احدے اظہار ننمایند و پس از وصول زر مذکور صاحب خانمعزالیہ کہ درانحالت بحضور فائض

النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودۂ عالی
بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر ۱۰۹۵ھ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

(۱۵۵) نمونہ کتابت شکستہ

سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی
نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ و الکوا × والنعمۃ و لابہتہ والعظمۃ والخلافۃ والعدالۃ والرافۃ
والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمخان × لازالت عنہ العلیہ ملحا لعاطبہ مادام النسبۃ
سرا بین الکفر و الاسلام صاحب جمال و مطرح آمال حجر رہا × و مخلص صادق الولا الساطع
کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سمان ..... × میر
سحاق الو مان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ..... و بہ ..... راے علیہ .....
ورائے سینہ کہ از کمال خصوصیت × و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول گشت
و ..... مراسم تعظیم و لوازم تکریم مقابل و مقارن داشت ..... چنانچہ شیوہ × مخلصان نیکخواہ و
محبان را ..... انتباہ است صحائف دعوائے اخلاص سعادت عنوان موسس موقع ہذا
کتا ہذا ینطبق الحق × موسح و لطائف سلیمان اعتقاد لیارس فصول نظر ازاں دعا للمخلص
حجاب شد مصحوب داخل صباح و فرو اصل صدق عقیدت دولا تحفہ مجلس
اعلیٰ و محفل اسنی کہ مصداق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد و ہموارہ از حضرت

۱۹ رجب

نوٹ :- یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق روپشت ہے کچھ بھی خطاطی کا ایک بہت پرانا نمونہ ہے جو ایسا کج لپیٹ لکھا ہوا ہے کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہے سلسلہ سمجھا نہیں جاتا جتنا اور جیسا بمشکل مجھ سے پڑھا گیا ہے اس کی نقل کردی ہے اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم ۹۲۳ھ؁ / ۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر و شام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۲۵ھ؁ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۲۶ھ؁ / ۱۵۲۰ء ہے اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کرکے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمانِ اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ بہرحال ہم بتحقیق طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہے ان میں سے کون سا بادشاہ مراد ہے۔ ۱۲

(۱۵۶) **پشت**

صفاتش در آمدن از کمال × محاسن ما برارہ بیش از خیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
جہانی ... از فیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز انہام نزول و وسون
ہمت عالی ×

.... چوں سلیمان لامکان از احاطۂ فضل ... افزون است آفتاب اقطار آفاق
و فلک جہاں بینے است آفتاب وار از فیض اوراتش عرصہ ہا چو عکس
وال احسان بیکرانش برسمہ انصاف اقطار عاطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الٰہی منہ فرا شاہی دولت خدائی گردوں
اساس از سایہ لطف حق نشانے

بہ ایں جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاس آسایش خلق درمیامن شاہی نظلم
... از عدل و کرم معاوضہ عدلش و است اورا برعاجہ احتیاج
و فود العصا و رافع انوار اسلام منکش روس الکفرہ و مناکل الاصنام قامع آثار
والکفرۃ و للیص الحمائی

المواہب من عند اللہ الملک المنان الموافق بجلائل المراتب من حوافز العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامۂ نواب تاج الدین خان
بوکالت سید محمد صلح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام و متصلاً قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا النفاحش والاثام والتما للال
و امالی الانعم الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد خیر الانام علی آلہ واصحابہ الدرر والکلم ارسلہ بالہدی ودین
الحق لیظہرہ علی دین کلہ ولو کرہ المشرکون قال النبی صلعم عن النکاح سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی۔ اما بعد ایں
وثیقہ حجت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ مبنی و ساریت بر آنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ۲
جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و در عقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چغتا

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عزت خان نفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بر صدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بر صدق وکالت او اختیار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذبور بر نفس موکلہ خود را بتاریخ مذکور تزویج نمود و ولی والد ایجاب وقبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول رامی شنیدند و می فہمیدند کابین مبلغ یک کرور بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت و دو نیم لک روپیہ میشوند از انجا ثلث موجل واجب الادا ست و ثلثان موجل الی انتہا نکاح یا من سنت کان نکاحا ان اللہ یفعل یو تیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان چغتا منح محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ جوار دامید شفاعت التفات خان فدوی محمد شاہ رجب علی ابن عبد اللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

لہ نواب تاج الدین خان جو نواب بہادر خان بانی شاہجہاں پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خان سے قرار پایا اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے۔ ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور عملہ پرگنہ کانٹ گولہ سرکار بد یوان مضاف بصوبہ دار الخلافت شاہجہان آباد حال جواز اقراہ شرعا

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہاں پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپکے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبری اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

برینوجہ کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید درحال صحت وثبات عقل بہ مسمی گل بیگم بنت کمال الدین خان
مرحوم و برخوردار رحمت اللہ ازانچہ کہ حق و ملک او بود و درتحت و تصرف بالکانہ خود داشت تا زمان
این تملیک شرعی خالیاعن حق الغیر و عمایمنع جواز التملیک و نفاذہ یکی و تمامی یک منزل حویلی
کہ مشتمل برمنسوبات متعدد و متفقہ مرتبہ مبنی بحثیت پختہ و غیر ذٰلک کہ واقعہ است در قصبہ
شاد آباد محلہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد تابع صوبہ اودھ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی
آں ملاذق است بحویلی حاجی الہ بخش صاحب و حد احمد خان و بنے و غربی آں ملحق است بحویلی
لعل خان و عظمت خان و جنوبی آں متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آں
پیوست بحویلی کلو اتیلی و بھورجی و حد حویلی مددخان و نقیب خان باجمیع حدود و حقوق و
مرافق آں داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و مایضاف بنسب الیہا تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً
و قبض شرعی کرد و مملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن و تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را
در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی و جہی من الوجوہ و سبب من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ
بست و دویم جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر
خلد اللہ ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد (مہر: سید احمد گیلانی) گواہ شد

سید محمد صالح
شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل — شہد بما فیہ مہمند — حافظ جعفر شائستہ خان — (مہر: سید داؤد) — (مہر: سید سلیمان) — (مہر: سید عبد الوہاب)

نقل اقرار نامہ (۱۵۹)

(مہر: سید احمد گیلانی / محمد صالح ابن)

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالیٰ
اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فخر باسم و نسب خود محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی درحالت صحت نفس و
ثبات عقل و جواز تصرفات براجملہ یک قطعہ زمین بابت خرید خود کہ محدود است بدین
حدود اربعہ معروفہ موصوفہ شرقی غربی شمالی جنوبی
خانہ باکو تیلی خانہ سلطان منہار شارع عام
عوض یکقطعہ زمین مشہور بحویلی لشمیر تنبولی کہ مملوک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بنت کمال الدین خان مرحوم است و محدود است بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ
شرقی غربی شمالی جنوبی بمسماۃ
حویلی محمد حلیم حویلی محمد حلیم حویلی محمد حلیم عفت خانہ کو مدن بقال
مرقومہ واو یم و بر زمین معوض عنہ قابض شدیم و نماند مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خریدار
بود دعوی و حقی و خصومتے و کان ذلک بمحضر من العدول و الثقات نوشتہ شد این
خط بست چہارم[۲۴] شہر ذیقعدہ سنہ ۱۱۲۹ہجری۔

(۱۶۰) نقل تملیک نامہ الخانہ اللہ دیئے خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ و قاضی نادر الزمان و قاضی ناصر الزمان و مواہیر خانزادہ سعادت
خان ولد دلدار خان و محمد روشن خان و فتحمعور خان و خرمند خان بن فتحمعور خان مرحوم و
اشرف خان و سعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان و عالم خان و قاسم
خان و ہادی داد خان و حامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم و بمہر خواجہ جواہر و بمہر سید
حمید و بمہر سید فتح محمد و دیگر متمداران شاہ آباد از قرار تاریخ بست و ششم شہر جمادی
الاول سنہ ۱۱۳۷ھ
آنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مسماۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ :- یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ میں انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف ہیں
اپنے باپ بھائیوں کے ہمدوش تھے نور و پور کا علاقہ انکے قبضہ میں تھا مسماۃ فاضلہ خانم نعمت خان
بافرزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ
کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں ملاک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر
کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار وبڑا باغ اور
ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی میں تھی۔ غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر
اشیاء اوس میں شامل کردیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۱۳۷ ہجری میں تحریر ہوا ہے
محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تارین ہیں جو لاولد تھے
جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا ہے ۱۲

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزادہ اللہ دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاہ آباد سرکار خیر آباد مضاف صوبۂ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرار ہا شرعاً بر این جملہ کہ چون سابق موازی بست بسوہ زمینداری در وبست موضع جیٹ پورہ ساحت عملہ پرگنہ پالی سرکار و صوبۂ مسطورہ و دو قطعہ باغ بود ہا و باغ متصل محیندہ تالاب سواد قصبہ شاہ آباد مذکور کہ موسوم بہ باغ چوبے پران ناتھ است و یک منزل حویلی تعمیر پختہ واقع قصبۂ شاہ آباد مذکور کہ مشہور بکوٹھہ بران چوبے است بمسمے محمد علیخان ولد قطب خان نزین کہ ابن الاخت اعیانہ است تملیک بلاعیوض کردہ دا وم حالا موازی چہل بسوہ در وبست موضع نوروز پور و موضع سہاگ پور عملہ پرگنہ پالی مذکورہ و یک محلہ روشن بازار عرف بروا بازار و یک منزل حویلی تعمیر پختہ داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد و یک قطعہ باغ کلان معہ تالاب واقعہ سواد قصبہ شاہ آباد مرقوم کہ منجملہ عیوض زرمہر خود از ترکہ خانزادہ اللہ دیئے خان مرحوم کہ زوج من بود در قبض و تصرف مالکانہ خود تا زمان این تملیک بلاعیوض میداشتم بدین حدود اربعہ معروفہ مذکور کما فصلت۔

بسوہ ہا موضع نوروز پور ۴۰ بسوہ

نوروز پور مسطور المتن بست بسوہ در بست۔ سوہاگ پور مسطور المتن بست بسوہ در بست محلہ روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعہ حدود معروضہ و مطابق مقبوضہ قدیم معہ اراضی آن و یک محلہ باغ کلان معہ تالاب و زمین و اشجار واقع شاہ آباد مذکور۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
پٹی محمد حیات حویلی تعمیر داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازہ	حد باغچہ علاول خانخیل و محاذی یکقطعہ مذکور بدین حدود اربعہ یک منزل حویلی محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	محلہ خضر خان دلازاک و مسماۃ زلیخہ نزاہل حد شرقی دروازہ محلسرائے کمال الدین خان مرحوم	تالاب وغیرہ و باغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آبار و خاص وارتکان و خاکدان و عملہ حویلی مذکور سوے عملہ داخل و لکل قلیل و کثیر و بہا رفیھا وایضاف و لبیب الیھا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر از تملیک بلا عیوض کردہ دادیم کہ قابض و متصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلاعیوض درمیان مملکہ و مملک لہ مرقومین واقع شد و تملیک لہ مذکورہ مملک را در قبض و تصرف مملکہ برآوردہ در قبض و تصرف خود آورد تملیکا صحیحًا شرعیًا جائزًا نافذًا پس نماند بعد از عقد تملیک بلاعیوض مملکہ مذکورہ را و من مقدم مقامہا در ملک مرقوم حقے و دعوے و دستخط تملیک بلاعیوض باقرار مسماۃ مذکور بتصدیق گواہی اشرف خان و قطب خان برادران علاتی مسماۃ مذکورہ و مستحسن عالم خان و قائم خان و ہادی داد خان و خانزادان برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد۔ و کان ذلک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ہا ہریک شیخ غلام معین الدین خان عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظفر الدین و شیخ کریم الدین و مسماۃ نجیب النساء و مسماۃ جان بی بی ابنان و ابنات دانشور خان عرف شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ و مسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی محمد اسمعیل و مسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ محمد داؤد زوجہ ہاے دانشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار ہم شرعًا بدینوجہ کہ منتقرین مذکورین مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جید تمام وزن کہ نصف آن دو صد پنجاہ روپیہ موصوفہ میشوند از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک حصہ چاہ معہ اشجار بارمثمرہ و غیر مثمرہ و محدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغچہ مرزا فاضل بیگ و بعض زمین باغ مذکور	آن ملحق است بباغ بھور نجان	آن ملحق است بباغ میران اللہ	آن پیوستہ است بشارع عام

بر ذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ
رستم خان طلب داشتم آنرا تمام وکمال مبلغ مذکور گرفتہ در تحت و تصرف خود آوردیم من بعد
آن ہیچ حقے و دعوے و خصوصتے بوجہے من الوجوہ و بسبب من الاسباب نیست و نماندہ
بنا بران آن اینچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویسانیدہ دادیم
کہ تا بنگا حال سند باشد کہ بعند الحاجت بکار آید و کان ذالک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ
بست و ششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والا مطابق ۱۱۴۷ھ

العبد　العبد　العبد　العبد
بی بی حبیبہ بی بندہ درگاہ　ظفر الدین بندہ درگاہ　قمر الدین بندہ درگاہ　قطب الدین ولد انشو خان　غلام محی الدین ولد نشو خان حرم
گواہ شد　گواہ شد　گواہ شد　گواہ شد
شیخ محمد طاہر　خیر اللہ　درویش محمد　عبد الباقی　عصمت اللہ فدائی جیلانی

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مجز باسم ونسب خود سید شرف الدین محمد
عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب حموی گیلانی ساکن
قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبۂ خیر آباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودہ
فی الحال بصحیح اقرار شرعاً بدینمعنی کہ منازل محلسرائے قدیم وجدید و حویلیات
درونی و بیرونی توشخانہ و مودیخانہ و دیوانخانہ تعمیر پختہ و کٹرہ مولا گنج
معہ اراضی بست و پنج بیگہ پختہ مدخلہ و مشمولہ منازل و گنج مذکور و موازی
نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور و ہشت
بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع درجنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود اربعہ مفصلۃ
الذیل و موازی چہاردہ و نیم قطعہ باغ ابنیہ کہ از انجملہ ہفت و نیم قطعہ مشتہریہ و پنج قطعہ

نوٹ:- سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولا گنج لب سڑک پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں سنہ ۱۱۲۹ھ کندہ ہیں - ۱۲

گواہ شد اسد علی

گواہ شد عبد الواحد

سید محمد ابن سید محمد زمان گیلانی

سید امین ابن سید محمد داود گیلانی

مرہونہ و دو قطعہ نشاندہ و تعریش کردہ خود واقعہ قصبہ شاہ آباد مذکور کہ تفصیل اراضی
وحدود ات آن در قبالہ جات مشروحاً مندرج و مرقوم است بطریق اشترا و رہن
و تعمیر خود ساختہ تحت و تصرف خود میدارم و الی یومنا بلا اشتباہ سابق الذکر در
قبض و تصرف مالکانہ منفرد بلا شرکت و سہامت غیرے مقرر اند در نیولا حین حیات
وصحت ذات و ثبات عقل و بقا جمیع تصرفات شرعیہ خود کہ جائز و نافذ است
آن ہمہ عمارات و باغات مشتریہ و نشاندہ خود و از رہن باغات مرہونہ مسطورہ
با جمیع حقوق و مرافق داخلی و خارجی من القلیل و الکثیر بدا خلہ فیہا و الخارجیہ عنہا و
ما تعلق بہا و فیہا من الاثمار و الاشجار مثمرہ و غیرہ مثمرہ عقلاً و ارادتاً برضا و رغبت
خود بلا اکراہ و اجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماۃ **خوشحال بائی** منکوحہ خود بوجہ
دین مہر ہبہ و تملیک صحیح شرعی کردہ دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً منزعاً
صالباً عن الشروط الفاسدۃ و عاریاً عن المعالی المطلبیہ و حق الفروعین الفاحش
و عنہما یمنع جواز التملیک و موہوبہ معہ وثیقہ ہبہ نامہ ہذا التسلیم و تفویض ساختہ
مملک لہ را قابض و دخیل گردانیدہ دادم و نیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول
تملیک نمودہ قابض و متصرف گشت قبضاً و متصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست
و نماند مرا احد ہو من المعاقدین حق قسم تملیک و استرداد ان احیاناً من بعد ازین اگر کسے
سہیم یا شریک پیدا شود و دعوے نماید باطل و نامسموع است شرعاً و عدالتاً
کان ذلک بمحضر من العدول و الثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک
و ہبہ نامہ نوشتہ شد کہ عند الحاجت دلیل قاطع و برہان ساطع گردد فقط۔

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ مشتریہ ۷ قطعہ باغ مرہونہ ۵ قطعہ باغ خود نشاندہ

باغ نکری پنجاہ باغ بروا باغ ملکاپور باغ کرم اللہ پور باغ بنگالہ باغ سردار خان باغ چکلہ باغ سمند خان گلاب باغ باغ بیگم سلیمان پور

ایک بیگمہ یک یک یاب یک یک یاب یاب یک یاب

باغ چکلہ باغ عباس باغ محلہ باغ محمود خان لعل باغ باغ دوندہ قریب باغ اعزاز خان

تکیہ سلیمانی ایک نصف

نصف یک یک یک

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ باراضی زرخرید منقر وشاہراہ	ملاصق آراضی زرخرید من است	ملحق بمسجد سید عبدالباسط صاحب	پیوستہ محلہ شیخ دلدار

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ باراضی شیخ دلدار تا حد احاطہ مولا گنج	ملحق باغ حضرت سید عبدالباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولا گنج مذکور	ملتصق فرار و باغ میر محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
متصل باراضی محلہ شیخ دلدار و تالاب	پیوستہ بجانہائے سکونہ رعایا سعادت خان	ملحق مقابر	ملاصق محلہ شیخ دلدار و احاطہ مولا گنج

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ ۱۱۷۸ھ

(۱۶۴۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے قورخانے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شوبگرنے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ و مرقدہ

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم

ازانجا کہ بہ مقتضائے آیہ کریمہ ادای شہادت دلیل سعادت و

کتمانش موجب شقاوت است × لهذا از حضرت سلاطین والاتبار عالی وقار علماء تقوی
وصداقت التیام ومهاذب امور اسلام و فقراء ہدایت وصفا شعار کرامت × وضیا و ثار و
رؤسا ارشوکت وحشمت آب وامراء امارت وابہت نصاب این خاکسار ذرہ بے مقدار
المخاطب بہ فراز خان × سوال میکند واستشہاد حق خود میخواہد بر اینمعنی کہ حضرت عرش
آرامگاہ این سائل را از عمر شیرخوارگی لظل عاطفت وسایۂ ملاطفت مثل
فرزندان پرورش فرمودہ تبقدر علم وادب بہ تعلیم وتادیب × مشرف نمودہ بسن تمیز بتعین
خدمت شایستہ وعہدہ بائستہ اعلیٰ خدمت قورخانہ وجیب خاص وبخطاب حبیب الدولہ
محب الملک افضل الامراء محمد سرفراز خان بہادر شمشیر جنگ در اقران وامثال معزز و
ممتاز فرمودہ سند فرمان × والاشان مزین وسجیل بمہر تزک وطغرا اشعر بمضمون مرقوم
الصدور مصدرہ ششم رمضان المبارک سنہ سی ویکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر
وعطا فرمودند چنانچہ سایل فرمان کرامت ترجمان را فخراً وسنداً بدست × میدارد ونیز تا
زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مفخر وسرفراز
ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین بر صحت ایخال × وصدق ہذا لمقال اطلاعی وآگاہی
باشد حسبۃً للہ مہر گواہی خود برین قرطاس ثبت فرمایند کہ عنداللہ ماجور وعندالناس
مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شہر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشہ وغیرہ کہ بیروزگارہ ہستند آنہا را گرفتہ در پیادہ ہائے
علاقۂ ایشان نوشتہ نوملازم کنانند وغلامان را در سرکار خداداد بیک قلم آزاد فرمودہ شدہ است

نوٹ :- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا
وتحط انگریزی مالک اس طرح [illegible] کرتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند
طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا۔ ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں
ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا۔ صفر اس طرح لکھتا تھا ٥ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا
۱۲۱ سنہ۔ ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ ''حیدر علیخان بہادر'' (سنہ ۱۱۹۲ھ) ہے۔
۱۱۹۵ھ

ایشاں نیز تقید وخبر گیری این معنی دانستہ از آنہا غلامان کہ آزاد کنانند غلامان برضا ورغبت خود پیش ہر کس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختار اند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و دوصد وہشت وچہار مولود محمد ~~[illegible]~~ تحریر"

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

سورنہ شب ۷ رشوال ۱۲۴۱ھ مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہی۔ یہ نکاح نامہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضۂ انگریزی ملا اور مسٹر امری شوئیگر نے (Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

۲ طلعت بھذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام وفصلا قاطعاً تمیزاً بین الحلال والحرام حصناً حصینا عن التفاحش والاٰثام وتمتعاً فی اللیام والایام ❊ والصلوٰۃ والسلام علی من جاء بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء وقال تزوجوا وتناسلوا ❊ وتکاثروا فانی متکاثر بکم الامم یوم العرض واللقاء وعلی آلہ المعصومین واصحابہ اجمعین ❊ امابعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق آراستہ مشعر ومبنی است برانیکہ ❊ بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم ۱۲۴۱ ہجریہ مقدسہ نبویہ علیہ التحیۃ والثنا در محفل عقد حاضر آمد ❊ حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت بالنکاح است از قبل تتق نشین عصمت سماۃ ❊ مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا جمعہ وثانیہما مرزا عظیم الدین بن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ سماۃ مذکورہ بعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰:۔ ٹیپو سلطان کی وفات کے مادّے یہ ہیں ع

نور اسلام و دین زدنیا رفت ع شمشیر گم شد ع نسل حید شہید اکبر شد

۱۲ ۵ ۱۳ ۱۲ ۵ ۱۳ (۱۷۹۹ء) ۱۲ ۵ ۱۳

باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگاپٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی فیاضی سے صرف کیا جاتا ہی۔ ۱۲

سکۂ رائج الوقت کہ ثلث ازان معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح یعنی و زوجیت دوجہ ودودمان سلاطین نامدار × مرزا شہاب الدین بن مرزا لکھو وا دو ناکح مذکور نفس نفیسہ سماۃ ممدوحہ را بعوض کا بین المذکورین × خواست و قبول کرد و درعقد نکاح صحیح شرعی خود درآورد وبینہما ایجاب وقبول شرعی واقع شد × وعقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علی طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذلک فی التاریخ شہر صدر و سنہ الیہ بیص

اس نکاح نامے کے حاشیئے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:-

مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا لکھو صاحب۔ مرزا ملو صاحب۔ مرزا محمد۔ محمود۔ مرزا سربلند بخت

مرزا خداداد۔ مرزا بیو۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتوڑ گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

بر ضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حریات محترمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذات قدسی صفات خویش ازظل الحق دانستہ مخلوق الٰہی را زیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرہ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقہ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید واگر نیت حق طویت ہمی اقتضائی کند بسم اللہ این گوے و این میدان ؂

بیا و نوش کن پیمانۂ چند فدائے مقرمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود اینک رخش ہمت و مردانگی مادر صف و سنجاعت و شیر دلی برکف۔

؂ وقت ضرورت چو نماند گریز دست بگیرد سر شمشیر تیز۔

؂۱ یہ واقعہ ۱۳۰۳ء کا ہے۔ ۱۲

مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ (۱۶۷)

بجواب خط شاہجہان بادشاہ

منت ایزد راست کہ درجہان تکبر ومنی ہیچ کس را نگذاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراورا رسد کبریا و منی — کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلۂ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر و باہر گردید و اظہر من الشمس ہست کہ ما را تاج شاہی و افسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چندروز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند و اساس قدیم را منہدم ساختہ پنجت نونہد۔ خرگوش ہرچند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدی افتد این سخن را از لبطون راہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگذارند آنچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد و الصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ — کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

نقل فرمان سلطان غیاث الدین بلبن (۱۶۸)

اسمہ اعلی وحمدہ اولی

الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر سلطان غیاث الدین	عبارت
یاایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم	مندرجہ
ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سنہ احد	طغرا و مہر

لے یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اسی نہج کا طغرا نما ہی جیسا کہ قطب مینار کا۔ فرمان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرا میں بادشاہ کا نام "ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ شعبان ۶۷۱ھ جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو
(۲۷ فروری ۱۲۷۳ء)
خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی
اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت
دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دارالخلافت
دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش درانجا آباد ہست
درینولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہذا حکم جہانمطاع
آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محلقدیم بدستور
سابق در قبض و تصرف مشارالیہ مقرر و مسلم باشد تاکہ موصی الیہ با فرزندان
موطن مستقل دانستہ پشت بپشت و ظہر لظہر و بطن بطن بمحل آباد باشد و احدی
بعلت انتقال محال و تجبیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرساند و ہر قومی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنۃ در کارپردازان پایتخت
ہند از عہدۂ آنہا معاف دارند الزمست کہ متصدیان حال و استقبال در
استمرار الحکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ
الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

پشتِ فرمان:۔ مقرراً شرح ضمن بموجب التماس سیادت
و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی
در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگوی است درینولا در احاطۂ قلعۂ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر میں" ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی ہے حاشیہ پر چار بڑے
محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت ۔ دیوان اعلیٰ ۔ دیوان وزارت ۔ دیوان صدارت** ۔ کی تصدیقی
شرحیں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہے جس پر صاد صحیح کا طرت
اول کا ہے بالقلم عہدہ دار تنقیح کنندہ ہے اور جتنی شرحیں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور
مواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول
کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر محل شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۲ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۶ھ یا ۶۶۸ھ
میں (دیکھو لون اگزیبشن آف انٹی کوئیٹیز ص (۴۶))۔ ۱۲ سلہ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت
و طرز تحریر فرامین کے لحاظ سے "اصدار یا ایراد" چاہیئے۔ حاشیہ پر جو تسخ لکھا ہے وہ بھی اصل میں نقل معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

حکم جہانمطاع شرف یکاریافت کہ اراضی مذکورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشارالیہ با فرزندان او بحال دارند و درین باب فرمان قلمی سازند فقط

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایون بادشاہ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء

ہمایون بادشاہ بہادر غازی
نصیر الدین محمد

ماھمایولدباشاغازیرا

بفرمان والاشان شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہٗ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بوہیر شیعہ اسمٰعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پر آشوب شہنشاہ ہند از کج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود و از گردش لیل و نہار بصعوبت ریگستان بار وار اتفاق افتاد و بمنازل سفر بیشتر از مردمان بیوفائی ظاہر شد در یکمنزل گروہی قوم بوہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت اطراف ملک فارغ گشتہ بخانۂ خود میرفتند و از نزول لشکر قلیل شہریار ہمی آگاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم کمر خدمتگذاری بجان و دل بستہ بہمہ تن بمہمان نوازی مصروف شدند و خدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ درین سفر مثل آن منزل خوشگوار آسائش و آرام نیافت و چند نفوس معزز و معتبر برائی رہبری و تسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد قلمروی ہندوستان رسانید و امیدوار عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان والاشان ہمین آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا فرمود چون سلاطین نامدار کہ باورنگ مملکت ہند قرار گیرند بلا تعصب مذہبی و پناہ از ایذا رسانی مخلوق و بآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و خدمات شاہی کار دیگر نمی داند و روزیکہ افضال خدا شاملِ حالِ ظلِ الٰہی شود بعونہٖ تعالےٰ نتیجہ بر خدمات شما بہتر از بہتر خواہد شد۔

بتاریخ بست و یکم ربیع الاول ۹۴۸ھ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ:- یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر نسیم سحر، جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط نہایت عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرورِ زمانہ سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے۔ ۱۲

(۱۷۰) نقلِ فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء

اللہ اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہریان راحسب التماس او از روے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیما احمد آباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم او نشوند و بگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گردد و بہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص از رہ گزر مذہب وملت از ممر زکات و سائر تکالیف خلاف حکم و ربست تعرض بحال او و اتباع او نرسانند و خانہائے آنہارا کہ مہر کردہ اند کشادہ بتصرف آنہار اگزارند و جمعیکہ بہ کسب و کار و سواد او معاملہ مشغول باشند مانع نیایند و مراعات حال آنہارا لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند و اگر از اموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد ندرت از تشخیص معاملات آنہا ہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ ہا بسلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمأمن امن واستقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ ذی الحجہ ۹۶۳ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر «نسیم سحر» جبل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲

(۱۷۱) نقلِ فرمان نور الدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ ۱۶۱۰ع

درین وقت فرمانِ واجب الاطاعۃ والاذعان از مسکن عنایت والاحسان

شرفِ صدور و عزِ ورود یافت کہ بوضوح پیوست

کہ چون فضیلت مآب نزاہت ایاب شریعت شعاری طریقت دثاری حقیقت آگاہی شیخ داؤد گجراتی مع اصحاب خود از مردم فضلاء و بلغا کہ بجمیع علوم آراستہ و بہمہ ابواب پیراستہ شد چنانچہ دانشمند و زاہد و عابد متقی پرہیزگار اند مناسب و لائق آنکہ کروریان و جاگیرداران و متصدیان مہمات حال و استقبال صوبہ گجرات احمد آباد امیدوار بعنایت خسروانہ و نوازش پادشاہانہ بودہ بدانند کہ فضیلت مآب مشار الیہ و توابعان و متعلقان او را بہیچ وجہ من الوجوہ مزاحمت نرسانند بمراسم اعزاز و احترام بلا کلام نمودہ قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سند سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام و علماء انام و ساکنان و متوطنان و جمہور سکنہ و عموم متوطنہ سرکار احمد آباد صوبہ گجرات حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عمل نمودہ از سخن صواب کہ ہر آئینہ موافق شریعت غرا خواہد بیرون نرود و بہیچ مذہب پرسش و مشوش احوال او نکنند و گذارند کہ بجان بوجہ بدعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند و ہر کہ ازین امر قدم عدول کند بغضب بادشاہی کہ نمونۂ قہر الٰہی است گرفتار خواہد شد درین باب قدغن لازم دانستہ تخلف نورزند۔ تحریر فی التاریخ ۱۹ شہر جمادی الاول سنہ ۱۰۱۹ ہجری مص

برسالہ فضیلت مآب فصاحت آیات اقبال آثار مولانا علی احمد حکی متبر الحضرت السلطانی بہتابخان نوبت واقعہ نویسی خواجہ تقی محمد سے حصہ

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحری" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں (۱۳) سطریں ہیں خط معمولی صاف نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (۱۰۷۱ھ) جس کی رو سے سو بیگہ آراضی پرگنہ نرولی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

فرمان ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی	مہر شاہی

یا فتاح — یا رافع

مہر کی عبارت یہ ہے:-

ابو الظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۷۰
ابن شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

یا واسع — یا نافع

دریں وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ نرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف سحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ وغیرہ صاحب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہانمودہ بدعای بقاء دولت ابد مدت اشتغال میںمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران وکروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم الاقدس اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ وچک بستہ تصرف آنہا بازگذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدانراہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و مہرانہ

۱؎ فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہوگیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمائش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

وضابطانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی ومقدمی وصدروئی وقانونگوئی وضبط ہرسالہ
بعد تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند
ودرین باب ہرسالہ فرمان وپروانچہ مجدد نطلبند واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا
اعتبار نکنند بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ سہ از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز جمعہ چہارم شہر ذی قعدہ
سنہ ۳ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ہجری......
ماہ الہی برسالہ سیادت ونقابت ونجابت وصفوت دستگاہ
مورد مراحم پادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر
جلیل القدر میرک شیخ ونوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان
درگاہ خلایق پناہ محمد کاظم قلمی می گردد کہ.........
مسماۃ عائشہ وغیرہا مستحقہ وصالحہ اند وازہیچ ممر وجہ
معیشت مقرر ندارند حکم جہانمطاع آفتاب شعاع
واجب الاتباع شرف نفاذ یافت کہ موازی یکصد
بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع......
...... مدد معاش انہا مرحمت فرمودیم واگر در محلے
دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بموجب
پروانگی مہر عصمت پناہ عفت دستگاہ ماہ بانو تصدیق
قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنہ ۳ جلوس والا بموجب
تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت ونقابت پناہ صفوت ونجابت دستگاہ
صدر جلیل القدر میرک شیخ آنکہ داخل واقعہ نماید۔
شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ آنکہ

۱؎ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ متروک سیاہہ ہوگا یا آوارجہ۔۱۲
۲؎ بوقت وور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا۔۱۲

داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است۔ شرح بخط وزارت پناہ کتابت دستگاہ شایستہ اصناف مراحم و تفقدات راجہ رگھناتھ آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکہ روز شنبہ پانزدہم ۱۵ شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک [١٠٨٣] ہجری مقدسہ..........

بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شائستہ اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ آنکہ از ابتدای خریف سحقان ییل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔ سص

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ صدر الصدور میرک شیخ آنکہ بگذارند ص

مشار الیہ	مسماة
سکہ	حفیظہ
	سکہ
مسماة	مسماة
زینب	جانے
سکہ	سکہ

مورخ بیست و دوم ...... ارشاد شد ...... بموجب یادداشت واقعہ فرمان عالیشان صحیح نوشتہ شد
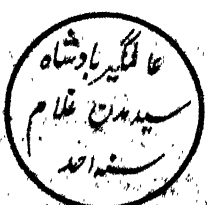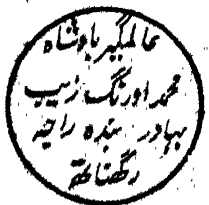
بادشاہ عالمگیر میرک شیخ صدر الصدور	شاہ عالمگیر ضمیر مریدان شد محمد تقی بصدق سنہ احد	عالمگیر بادشاہ سید مدن غلام سنہ احد	عالمگیر بادشاہ محمد اورنگ زیب بہادر بندہ راجہ رگھناتھ
بتاریخ ۲۵ محرم سنہ ۳ جلوس ثبت شد	فی التاریخ ۳ صفر سنہ ۳ مطلع شد	فی التاریخ ۱۲ شہر محرم سنہ ۳ جلوس قلمی شد	فی التاریخ ۲۰ صفر سنہ ۳ جلوس ثبت شد

برسالہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم بادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۳) نقلِ فرمانِ[۱] اورنگ زیب

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ / ۱۶۷۱ء جس کی رو سے اسّی بیگہ اراضی واقعہ موضع ... صوبہ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بخط طغرا	بفرمان ابو المظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی	۱۰۸۱ عالمگیر بادشاہ غازی محمد اعظم بن محمد ...
بخط طغرا	نشان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم	عالی متعالی

عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت .... من مضافات صوبۂ دار الخلافہ شاہجہان آباد از ابتدائے فصل خریف تیکور ئیل در وجہ مدد معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال می نمودہ باشد می باید کہ حکام (و عمال و) کروریان حال و استقبال این امر والا را مستقر و مستمر دانستہ اراضی مذکورہ را پیمودہ و چک بستہ بتصرف او .... (واگذارند) و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار دہ یکی و مقدمی و صدد وئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند و درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر و الظفر سنہ چہار دہم جلوس والا تحریر یافت۔

---

[۱] اس فرمان کا خط نستعلیق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ سطریں باقی ہیں۔ ۱۲

پشتِ فرمان۔ .... دستگاہ مخدوم

.... ل بہ صوبہ دار الخلافہ ....

.... کہ رقبہ الہی پانصد بیگہ است ....

... امر جلیل القدر منبع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ ۱۴ جلوس والا موجب تصدیق ... قلمی شد شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ فضایل وکمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث محمد خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ چہاردہم محرم الحرام سنہ ۱۴ جلوس ہمایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتدا فصل خریف تیکوئیل نشان واجب الا دعان قلمی نمایند۔

باعث سالیانہ بموجب اسناد احکام و
موضع در لبیت
مورا در مولا مرحمت شد ل بیگہ زمین افتادہ

بتاریخ ۹ شہر ..... ۱۴ جلوس
بتاریخ ... عرض ...

محمد اعظم بادشاہ بندہ کلیانداس

منوہر رنگیلے ۱۰۷۰ھ

مخدوم عثمان بن مخدوم عبد اللہ ۱۱۸۱

عالمگیر غلام محمد خان سد دات

فی التاریخ سنہ ۱۴ جلوس والا مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۴ جلوس ۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۴ ... شد

برسالہ فضیلت وصدارت پناہ شیخ مخدوم و نوبت واقعہ رام رائے۔

(۱۷۴) نقلِ فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارک بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلرخان ۱۴ار جمادی الاولی ۳ سنہ جلوس م ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

لایق العنایت وقار خان بنوازش بادشاہی امیدوار بوده بداند که درین زمان × میمنت اقتران فضل وکرم خسروانہ ازراه بنده پروری اورا بمرحمت خدمت × حراست قلعۂ ارک بندر مبارک سورت وعطاے خطاب بیگلرخان از انتقال بیگلرخان حارس متوفی سرمایہ مفاخرت ومباہات بخشید × باید شکر وسپاس عنایات مقدس ومعلی بجای آورده در محافظت قلعہ وتوزوک واحتشام وموجود داشتن ذخیره مطابق ضابطہ مستمره × جد وجہد فراوان بکمال ہوشیاری وخبرداری بتقدیم رساند درین امور از حضور ساطع النور تاکید موفور داند چہاردہم جمادی الاولی سال سیم از جلوس والا نوشتہ شد

(۱۷۵) نقلِ فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضا اللہ

عمدۂ خان پیر خان صدر الصدور
فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاه
بادشاه غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار وصوبہ دار الخلافۃ شاہجہان آباد اعلام آنکہ۔ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور معہ سواد وقصبہ وقریات متعلقہ آن از تغیر محمد تقی محمد رضاء اللہ ولد ناصر الزمان خان مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نموده شد ودر فصل قضایا وخصومت واجراء حدود وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من لالی ولہ وقسمت ترکات وحفظ اموال عذیب وایتام وتعین اوصیار ونصب قوام مساعی موفوره

۱؎ اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل یہ ضابطہ ہے۔ ۱۲

تقدیم رسانیدہ وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشارٌ
الیہ را قاضی وخطیب آنجا دانستہ دست اندازی موما الیہ در امور متعلقہ الخدمات مستقل
دانند و دیگرے را سہیم و شریک او ندانند و محکوک و متخلاف رابہراو شمارند درینباب
قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس والا قلمی شد

(۱۷۶) نقلِ فرمان[۱] عالمگیر ثانی سنہ ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

الٰہی

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ ۶ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ھ ہجری مطابق
برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد
مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفہ الٰہی استظہار

۱؎ مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خاں ولد داؤد خاں قوم افغان برکازئی (شاخ یوسف زئی)
باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان
میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار
مرشدآباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوگئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں چند فرامین دربارہ
انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربار مرشدآباد و انحطاط سلطنت
دہلی انہوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دارالحکومت تھا اور روہیلہ
سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور
مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعاونت ایسٹ انڈیا
کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے
اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رام پور (ریاست) میں آبسے
مولوی غلام جیلانی خاں بہادر بھی یہیں آباد ہوگئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی
بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور اُن کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جنرل بھی تھے (ان کے
یہ تذکرے گلستانِ رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویانِ ہواخواہ عمدہ نو آئینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہاے عقیدت آہنگ رتن سنگہ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خان بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار وخطاب غلام جیلانی خان بہادر سرافراز باشد۔

واقعہ ۳ر شعبان ۱۶ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ط

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴:- بہ فرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں جابجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج براے چندے بمقام دارانگر قریب قصبۂ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی لوچہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رام پور میں (جو کہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی وانگریزی میں نزاع ہوگیا اور نوبت جنگ وجدال تک پونہچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اٹھانا پڑا یہ واقعہ ۱۱۹۵ھ کا ہے (مولوی قدرت اللہ شوق نے جام جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہے) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بناکر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ ۱۱۹۰ھ ہے جو درست حالت میں ہے اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا کھیر کہلاتا ہے اور محلہ دو محلہ میں واقعہ ہے اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہے اور آباد ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور واناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات پر ہے۔ ریاست بجھورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مراد آباد جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں ہیں اور ان میں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف نے

ـــ ہزاری ذات وخطاب

الـــــ سوار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک سنہ ۵

مقابلہ نمایند

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پہونچا تھا مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔
مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت ۔بسالت ۔عفت ۔راستی وراستبازی میں مشہور تھے۔ ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم وفضل شرافت ووجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہی اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہی۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت ۱۲۰۵ھ اور مدفن اُنہیں کے گھر کے اندر کا قبرستان ہی۔

یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین سے ہی :- رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابوالرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند وخطاب یافتہ دہلی سلطنت میں ان دونوں فرمانوں کی بڑی شکر گذاری سے درج کرتا ہوں ۔۱۲ المرقوم ۳۰ نومبر ۱۹۲۵ء

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

والا
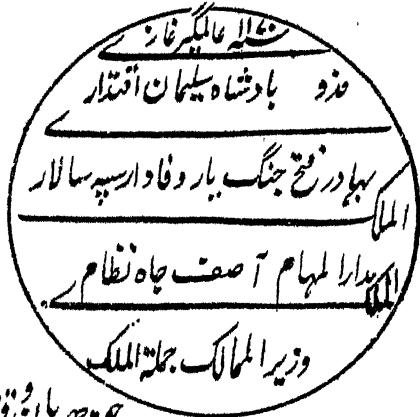
شاہ عالمگیر غازی
فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار
بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار
الملک
مدار المہام آصف جاہ نظام
الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

بدانند کہ بہار صوبہ مضافات

چودھریان و قانونگویان مقدمان و رعایا و مزارعان پرگنہ چرکانوں وغیرہ

چون مبلغ چہار لک و نود ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ من ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بجان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند واز سعی حسابے و صلاح و صوابدید خان موصی الیہ بیرون نروند تباریخ ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت لہا

ضمن دام

مصدر بضمن غلام جیلانی خان از پرگنہ چرکانوں وغیرہ مضاف صوبہ بہار از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل مرحمت شدہ

للعہ لک
لعہ ر

مذکور ار لعہ محمد صالح خان بہادر حویلی بہار لعہ محمد عابد
للعہ لک لعہ ر

دستخط جو پڑھے نہ گئے

(نوٹ :- یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کردئیے گئے ہیں -)

(۱۷۸) نقل فرمان[۱] عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششم (۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء) مشعر عطائے موضع دھیر کھیڑہ پرگنہ ہاپڑ بہ ورثائے ہر سہائے۔

باسمہٖ سبحانہ تعالیٰ شانہ

عبارت مندرجہ مہر مدوّر

طغرا

(اوپر) ہو الغالب ۔ یح ہیں ۔ ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد ۱۱۶۸ھ

فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران۔

درینوقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک و دو صد و پنجاه دام موضع دھیر کھیڑه در بست مع مزرعه عمله پرگنه ہاپور سرکار و صوبه دار الخلافه شاہجہان آباد که سیصد و پنجاه و پنج روپیه کثری حاصل آنست از جاگیر ہر سہائے وغیره در وجه انعام التمغا و متعلقان مشار الیها با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعافی توفیر از ابتدائے ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید که فرزندان نامدار کامکار و الا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً

[۱] اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں۔ ۱۲

وموبد آدر استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکور را در
معہ مزرعہ نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً بتصرف آنہا با فرزندان
بازگزارند وازعوادم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش
صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ
وداروغکانہ بیگار وشکار دہیمی مقدمی وصدد وئی وقانونگوئی مزاحم
ومتعرض نشوند ونوفیر کل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ از حسن
تردد در جمع آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید
اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند واز برلیغ کرامت
تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند بست وہفتم شہر شوال المکرم سال
ششم از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبہ ۲۳
شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ھ ہجری
مطابق غرہ اسفندار برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت
منزلت دانای مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت
فرازندہ لوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت و
عظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت
وکشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی عیش آرائے
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر پادشاہی رمز شناس
مراحل ذی جاہی جوہر مرات حقیقت ووفا فروغ
شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص المحرم خلوت سرائے
صدق واخلاص کارفرمائی سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر
ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ
سلیمان اقتدار وزیر الممالک حجۃ الملک مدار المہام آصفجاہ

بموجب یادداشت واقعہ
فرمان والاشان از نظر اشرف گذشتہ شد

نظام بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری
کمترین بندہ ہائے درگاہ خلائق پناہ لعل سنگھ قلمی میگردد حکم صادر
شد کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیڑہ و بست
مع مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہر سہ ہائے وغیرہ در وجہ انعام و التمغا متعلقان
مشار الیہما با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ
و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد بہ جمع آن بیفزاید فراہم
نشوند بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی
سنہ ہموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانائی مدارج دین و دولت شناسائے مراتب
ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرائے ممالک جہانستانی عیش آرائے
محافل کامرانی و قیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس
مزاجدانی و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع
یکرنگی و صفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے
صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ
خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والانبیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل ہم نکہ مطابق
بر واقعہ کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رساند۔
شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور
جنگ آنکہ ببست و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والاشان قلمی نمایند۔
اسماعیل بیگہ پختہ
مسماۃ اللہ دیا سو روغیرہ
اسمہ بیگہ لایق زراعت
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدس
ربیع نوشتقان ذیل عرضی دستخطی ۱۹ رجمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶
شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔
مقرر اً شرح سیاہہ
ساٹھ بیگہ موضع دھیر کھیڑہ
المصرہ (۶) تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان
مشارالیہما با فرزندان بلا قید و اسامی و قسمت بمعافی
توفیر مرحمت شد۔

ساٹھ بیگہ موضع دھیر کھیڑہ در بست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہا	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
۸ صـ بیگہ	صـ بیگہ	سما صـ ۱۱ر

۸ صـ بیگہ موضع دھیرکھیڑہ دربست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
صـ سما صـ بیگہ	صـ بیگہ	سما صـ ۱۱ر

نقلخط انور آنکہ

سند انعام التمغاء بدہند لہا

شرح عرضی فروگذ رانیدہ بہ سہای وغیرہ مزین بدستخط بمہر عبداللہ خان بہادر رسید کہ یک لک و دو صد و پنجاہ دام موضع دھیرکھیڑہ دربست مع مزرعہ علہ پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان تنخواہ است امیدوار اند کہ در وجہ انعام التمغا متعلقان فدویان با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وانچہ ازحسن تردد وجمع آن بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شوند کہ سند انعام التمغا کردہ بدہند لہا

بست ونہم ذی قعدہ سنہ ۶ ظہر رسید لہا

بار سر داخل سلطان ... مفوض عقول نمودہ شد
بتاریخ بست و نہم شہر ذی قعدہ سنہ ۲۷ ...

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانای مدارج دین ودولت شناسای مراتب ملک وملت فرازندہ لوای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت وکشورکشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمزشناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مرآت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف وقلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنہ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

عالمگیر بادشاہ غازی
عبدالحمید خان بہادر فدوی
محمد ..... سنہ احد

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس   فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م   م   بہبیست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر
عالمگیر ثانی

مورخہ ۱۲ ذی قعدہ ۱۱۷۳ھ ۱۱۷۲ھ سنہ جلوس ششم مشعر عطائے جاگیر موضع دھیرکھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہرسہائے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی سنہ ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمانِ والاشان واجب الاذعان مسطور بیست وہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک مبلغ یک لک دوصد وپنجاہ دام موضع دھیرکھیرہ دربست مع مزرعہ علہ پرگنہ مذکور کہ سیصد وپنجاہ وپنج روپیہ کسری حاصل آنست از جاگیر ہرسہائے وغیرہ من ابتدائے پنج برس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن دروجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت بحالی توفیر مقرر گشتہ باید کہ دامہائے مذکور را موضع دربست مع مزرعہ بروفق فرمان والاشان من ابتدائے مسطور نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما مقرر داشتہ بتصرف عامل اہل انعام واگذارند وبعلت پیشکش صوبہ داری

فوجداری ومال وجہات و اخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغگانہ بیگار وشکار دہ نیمی مقدمی
صدد وئی قانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وانچہ ازحسن تردد وازجمع آن بیفزاید معاف و
مرفوع القلم شمارند دریں باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند وازیرلیغ
کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند تاریخ الحادی قعدہ سنہ ۶ جلوس قلمی شد ۔

سند کی پشت پر:- مقرراً ضمن بموجب فرمان والاشان مرقومہ بست وہفتم [۲۷]
شوال المکرم سال ششم از جلوس والا درینوقت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر
شد کہ مبلغ یک لک ودو صد وپنجاہ دام موضع دھیرکھیرہ دربست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار
وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد کہ سیصد وپنجاہ وپنج روپیہ کسرے حاصل آنست از جاگیر بہرہ ہائے
وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشارالیہا با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت سعانی توفیر
از پنجدہ ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاشان
ووزرائے ذوالاقتدار وامرائے عالی مقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان
مہمات دیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً و
موبداً در استقرار واستمرار انحکم مقدس معلی کوشیدہ موضع مذکور را دربست نسلاً بعد
نسل وبطناً بعد بطن خالداً ومخلداً بتصرف اینہا با فرزندان بازگذارند وازصوادم تغیر
وتبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکشے صوبہ داری وفوجداری مال وجہات
واخراجات مثل قتلغہ ومحصلانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی مقدمی وصدد وئی قانونگوئی
مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ ازحسن تردد بہ جمع
آن بیفزاید معاف ومرفوع القلم شمارند دریں باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند
مجدد نطلبند وازیرلیغ کرامت تبلیغ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح یادداشت واقعہ بتاریخ
روز پنجشنبہ بست وسوم شہر جمادی الثانی سنہ ۵ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق
غرہ اسفندیار برسالہ سعادت نجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانای مدارج دین ودولت
شناسای مراتب ملک وملت فرازندہ ای شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت عضد
خلافت وذریاز دوای اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرائے سعادت جہانستانی عیش آرای
محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاج والی آگاہی جوہر مرآت حقیقت
ووفا فروغ رسم یکرنگی وصفا ہمدم دلکشائی مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق واخلاص

کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ وزرائے عظیم الشان وزیر صائب
تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار
رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نویسندہ واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے
درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد یک لک و دو صد و پنجاہ دام
موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
وار جاگیر بہر سہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا رمتعلقان مشار الیہما با فرزندان
بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد بر جمع آن
بیفزاید مزاحم نشوند بمعافی توفیر مرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۵ بموجب تصدیق
یادداشت قلمی شد شرح و تخط سعادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دارائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ
بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائے اعتماد سلطنت کشور کشائی ظفر پیرائے
مبارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی
و آگاہی جوہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکجہتی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت
سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمدہ امرائے
عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنۃ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ داخل واقعہ نمایند۔
شرح و تخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح و تخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رساند شرح و تخط مدبر الملک
اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بیست و نہم شعبان سنہ ۶
جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح و تخط وزیر الممالک جملۃ الملک
مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
اسمالعرضے بیگم رقیہ

ا‌س ـــ

اسماللعہ شور وغیرہ

لایق زراعت

شرح وستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدس ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ فصلی سنہ ...... سالہ سنہ

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

ساہ ـــ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ الموزہ تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد از جاگیر ہرسہاے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہما بافرزندان بلا قید اسامی وقسمت معافی توفیر حمت شد۔

بنام متعلقان مشار الیہ	خاص	بنام متعلقان بھگوانداس
ساہ ـــ بیگہ	ساہ	ـــ بیگہ

نقل خط الوزر آنکہ

سند انعام التمغا بد ہند

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہرسہاے وغیرہ مزین بدستخط بمہر اسد اللہ خان بہادر

رسید کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ عملہ پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ واہبائے مذکور در وجہ انعام التمغا متعلقان بافرزندان بلا قید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ واگچہ از سن تردد بر جمع آن بیفزایند مزاحم نشوند معافی توفیر حمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

(حاشیہ:) بنام ... [illegible]

ساہ ـــ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ

ساہ ـــ بیگہ ۱ ۱۲۵

بنام متعلقان بھگوانداس بافرزندان

ـــ بیگہ

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سال جلوس (۱۵) ۱۱۸۷ھ / ۱۷۷۳ء جس کی رو سے مرزا محمد جہاندار شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سرفراز ہوئی۔

باسمہ سبحانہ و تعالے شانہ (طغرا)

طغرا
فرمان ابو المظفر جلال الدین
محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

مہر
ہو الغالب

(درمیان میں) ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ھ

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ
ابن عالمگیر بادشاہ۔ ابن شاہجہان بادشاہ۔ ابن جہانگیر بادشاہ
ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ۔ ابن
عمر شیخ شاہ۔ ابن سلطان ابو سعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ
ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحب قران۔

فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوید منصور بختیار والانسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت باقی مبانی معدلت ثمرہ دوحہ عظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رفع لوای نصرت ہزبر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شیر مردی و شیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سید المرسلین مصباح ایوان فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانبان نور چشم راحت القلب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہی میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالی درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را لعنایت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ

ا؎ یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا اکبر بخت صاحبان شہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس نے ۱۹۱۱ء میں درباری نمائش میں مستعار دیا تھا۔ اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں۔ خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے۔ ۵-۱۲

اکبرآباد معہ فوجداریہا حسب الضمن سرمایہ اندوز مباہات ساخت باید کہ شکر و سپاس
این عطیہ بقیاس جناب دولتمآب والا بجا آوردہ در تنسیق و انتظام و معموری آن بلاد و تالیف
و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قلع مفسدان و انہدام و استیصال مواقع متمردان
و اخراج و ازعاج اہل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیل و کوشش فراوان
بعمل آرد و در حسن معاشرت با بندہ ہاے درگاہ سپہر اعتلا و کافہ رعایا و عامہ برایا و منع
منہیات و مسکرات و رفع مفتورات و قطع و فصل عادی و معاملات بر وفق شریعت غرا سعی
ستودہ بکار برد تا عموم ساکنین آنجا با دل امین و خاطر مطمئن بکسب و پیشہ خود ہا اشتغال نمودہ
شکرانہ درگاہ احدیت و ظل صمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و میل تردد لازم کہ مالگذاران
و زمینداران آن صوبہ فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از صلاح
و صوابدید او کہ ہر آئینہ موافق حساب و قانون ابد مقرون باشد بیرون نروند درین باب
تاکید اکید پنداشتہ حسب الحکم اقدس اعلی بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سال پانزدہم
از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت۔
نقل خط النور آنکہ۔

برپشت فرمان ۸۱

مرزا جہاندار شاہ بہادر

مقررہ شرح ضمن بموجب سیاہہ خالصہ شریفہ عرض گذرانیدہ وکلاے مرشد زادہ
آفاق مزین بصاد بدفتر رسید کہ موکل غلام امیدوار فضل و کرم اند کہ خدمت
صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبرآباد معہ فوجداریہا سرفراز شود فرمان
والاشان مرحمت گردد واقعہ ۱۹ شوال سنہ ۱۵ مبارک

ثبت تعلیقہ فرمان والاشان شد
بتاریخ بیست و ہفتم شہر شوال

شرح دستخط

نائب وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آنکہ
موافق صاد خاص عمل آرند۔

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت فرزند لواے شوکت و حشمت طرازندہ بساط
ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانرواے اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیراے معارک
جہانستانی عین آراے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم

ولکت مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق و اخلاص کار فرما سیف والقلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ
فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر
عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان
اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار
آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقل فرمان[۱] اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہری اکبر شاہ ثانی کا ہے جو بزمانہ ولی عہدی ۱۹ جمادی الثانی
کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴) - (۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) میں شائع ہوا
مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یکہزار سوار و عطائے خطاب
غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

ھو الرب الرشید

تباریخ روز پنجشنبہ ۱۵ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۲۰۶ ہجری
مطابق ۵ آذر ماہ ..... برسالہ وکلای نواب قدسی القاب * بلند جناب
عالمیان مآب فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور بختیار
والانسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت * ثمرہ
دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

[۱] یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمائش سنہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرز عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہو گیا۔ یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گرد نہایت نفیس جدول بنی ہوئی آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

نہر بیشہ و لاوری و دلیری شہسوار عرصہ شیر مردی و شیری درۃ التاج × خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقران × بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہان و جہانبانان نور چشم سراحت القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت × ایزد سبحان عالیجاہی صاحب عالم بادشاہ زادہ و لیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زاد آن درگاہ فلک احترام بخشی رام × قلمی میگردد حکم جہانمطاع صادر شد کہ محمد غوث خان بمنصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر × غالب جنگ سرافراز باشد واقعہ ار شہر جمادی الثانی سنہ ۳۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار و خطاب

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ ۱۱ جلوس مبارک معلی

(۱۸۲) نقل سند شاہ عالم بادشاہ[۱]

سورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۹ (مطابق ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۶ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیر خان بہادر کو موضع شیخوپورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی
دولت راؤ
سیندھیا

× × ×

12 The May

حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر قدس سرہ

عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بدانند در بیولا موضع شیخوپورہ عملہ پرگنہ مذکور سوائے × مصارف درگاہ وسوائے املاک و باغات در وجہ جاگیر خانخوانے شان محمد گل شیر خان بہادر × از ابتدائے فصل خریف ۱۲۰۸ فصلے مقرر نمودہ شد باید کہ × تصرف و اختیارش را لیہ واگزارند و بوجہے × من الوجوہ مزاحم و متعرض نشوند در بنیاب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوای وجوہات مصارف درگاہ
وسوای املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۹ جلوس

نوٹ:۔ اس کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

---

[۱] یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش درباری ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور نو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چوتی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دوتی کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔ سند کی اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

(۱۸۳) خط[1] من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خاں و وزیر خاں ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
مسجد لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خان و وزیر خان سلمہ اللہ تعالےٰ

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالےٰ

سابق درباب طلبی آنمہربان بمقام [2] کس کرر
قلمے یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند احوال ہزیمت مقہور
از پیش بہادران عساکر ظفر طراز و غنیمت آمدن توپخانہ و سامان
کارزار و رخت او بار کشیدن او بہ پناہ قلعہ ہانسی بسمع دوستی رسیدہ
احتیاج از قلم دیگر ندارد حالا عزیمت لشکر فیروزی بسمت ہانسی شدہ
مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر
الحال ہم معتبران آنمہربان معہ نشان زر اقساط حاضر شوند۔

Major Louis Bourquin کا

[1] یہ خط عطیہ مہاراجہ صاحب بہادر پٹیالے کا ہے جو صاحب موصوف نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا۔ خط شکستہ کچھ لپیٹ کا ہے نقطوں کا کہیں نام نہیں خط ہے بخشتہ بدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو من وعن نقل کر دیا ہے ۱۲ [2] یہ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ اس خط میں عطاء اللہ خاں رئیس مالیر کوٹلہ اور وزیر خان اُن کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے غنیم کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اُس کی توپیں ہم نے چھینیں اور وہ آخر کار ہانسی کی طرف بھاگا جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اُس کا تعاقب کرکے وہیں اُسے محصور کریں گے۔ اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پونہچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت حسب مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں سنہ ۱۲۱۶ھ ہے جو سنہ ۱۸۰۱ء کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج طامس کے جہاز گڑھ میں شکست پانے اور بجانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور اُس کے تعاقب میں برکان صاحب کے بڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔
اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ نہ سنہ مگر واقعات کے لحاظ سے ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔ ۱۲

(۱۸۴) قولنامہ[۱] جنرل پرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگہ مہندر بہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۲ء

ناظم الدولہ سیف الملک ارجلبند سیین

بسا بیمطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگہ مہندر بہادر سلامت باشند

مہر — نظام الدولہ ناصر الملک جنریل پرون بہادر جنگ ...

قولنامہ ———— آنکہ

فیما بین این جانب و راجہ راجگان مہ اندر صاحب سنگہ بہادر دوستی واحدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن و ریخ و راحت طرفین واحد کوید ...... کہ بوقت واستدعاے راجہ راجگان بہادر فوج بکپور برائے دوستی واسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد. و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد. فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ و سیتیداران شامل شوند. ونیز از طرفین بے راہ بمیان آید و تا عرصہ یک دو ماہ از ہر دو طرف سوال و جواب بمیان نہ آید و اگر کسی الغرض سخنان نوعدیگر نمودہ خلل درانجا دکردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد و بنا بران اینچنین کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد. کہ ثانی الحال سند باشد. و[۲] درمیان اند ہرگز تفاوت نخواہد شد. تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ ع۱۲ جلوس[۳] والا۔

Sd/C.V. Perron

[۱] یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہی جنرل پرون اور راجہ صاحب پٹیالے ہیں۔ جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہی اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہی۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطرین ہیں چنانچہ ادباً ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہی وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہی۔ قولنامے کے نیچے پرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سرِ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ اُن کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہوسکتی ہی۔ یہ قولنامہ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے سنہ ۱۹۱۱ء کی نمائش میں مستعار دیا تھا ۱۲ [۲] یعنی حضرت مسیح ۔ [۳] قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ ۔ ۱۲

(۱۸۵) سند[1] لارڈ لیک مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ ۱۳ مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ بجلدوئے حسن خدمات وقت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۲۵ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:-

در صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرار لیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہ انگلستان و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔

مہر
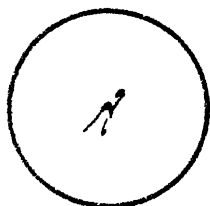
Sd/Lake

عاملان حال واستقبال وچودھریان وقانونگویان ومقدمان ومزارعان پرگنہ کرنال بدانند بہ رحمت خان التماس نمود کہ سابق ازین انچہ ملک در جاگیر بزرگان خانہ زاد بود منجملہ آن قلیلے در تصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد و نیز بہ نظر آنکہ در یورش پنجاب کہ خصومت

---

[1] اس سند پر ایک بڑی مدوّر مہر جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں خط شکستہ مگر واضح اور با لبقری ہے سطریں (۱۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی۔

لارڈ لیک (وائی کونٹ لیک آف ڈیلی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپنے جرمنی۔ امریکہ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور ابتدائی زمانہ بلوہ آیرلینڈ میں جو ۱۷۹۸ء میں ہوا تھا آپنے فوج کی کمان کی جہاں آپ کا از حد ضرورت سخت گیری اور بے قاعدگی پر نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۱ء میں کمانڈران چیف مقرر ہو کر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی۔ ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ زیادہ تر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے چھڑی تھی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا تباہ کر دیا جائے۔ جنرل پرون ایک فرانسیسی سیاح تھا جو مشہور ڈی باین (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کمان پر مقرر ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ میں لگا کر ملک دوآبہ پر بالکل خود مختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

مهاراجه جسونت راؤ هولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواهی گردیده همراه رکاب ظفر انتساب
عساکر فیروزی مانده بجلدوی آن مواضعات رانور وغیره هفت موضع مفصل الذیل
عمله پرگنه مذکور سوای سائر باغات و املاک دائمه × و معافی و روزینه دهن ارتهه که قدیم
معمول و مستمر است از ابتدائی × فصل ربیع سنه ۱۲۱۳ فصلی تا حین حیات بنام جنگ بهادر خان
خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر و مفوض گردیده می باید که انها خان مذکور
را جاگیردار مستقل الشته × پیش نائبان مشار الیه حاضر بوده ادای با لواجب نمایند و دقیقه
از دقایق اطاعت و فرمان برداری مهمل و معطل نگذارند و سبیل سومی الیه × آنکه رعایا و سکنای
آنجا از حسن سلوک خود راضی داشته در تکثیر زراعت × کوشد که موجب آبادی و رفاهیت
رعایا گردد در ینباب تاکید مزید دانسته × حسب المسطور بعمل آرد لها ×

رانور	جمعیت گڈھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
راین لورہ	پیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ سنه ۱۸۰۶ عیسوی مطابق یازدهم شهر ذیحجه سنه ۱۲۲۰ هجری المقدسه

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵:- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا - یہ بات مشہور تھی کہ جنرل پیرون خفیہ طور پر بوناپارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے اُن کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ جب جنرل پیرون کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو اُنھوں نے خود اطاعت قبول کرلی - بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اُس نے ۱۱ ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی - یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اُس میں ہوئی تھی - سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو لسواری میں ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا - لارڈ لیک نے ڈیگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہانِ صلح ہوا - ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور پر پنجاب جا پہنچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی - لارڈ لیک ۱۸۰۴ء میں مرتبہ عالی "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دار فانی سے راہی عالم بقا ہوئے - ۱۲

(۱۸۶) لارڈ منٹو[1] گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیر ہفت مواضع واقعہ
پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی و خیراندیشیہا
موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سر جارج ہلرو بارلو بارنٹ صاحب بہادر
معرفت رفعت پناہ گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب
گردید و دریافت مراتب مندرجہ آن و اظہار زبانی پنڈت مشار الیہ
موجب وفور ابتہاج و انبساط خاطر گشت و ایں جانب از تمامی
مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیر اندیشی و وفاداری کہ آن مہربان
کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت با عالی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند
بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت و عوالیم رتبت ابہت و معالی منزلت
نظام الدولہ سیف الملک ارجلبد سٹین بہادر صاحب جانشین دربار معلے
انچہ احوال پیوستہ ارقام مینمایند بخوبی است کہ از روئے آن مراتب
نیکو نہادی و حسن رویہ و رفتار آن مہربان زیادہ از سابق منقوش
و مرتسم خاطر می گردد دریں صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند
جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ
رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

[1] لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل رہے۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں اُن کی سند دیجائے۔ یہ خط اُسی کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہے کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لیے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہے۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہے جو بہت مشکل اور دقت سے پڑھا جاتا ہے۔ ہم نے سطر بہ سطر بجنسہ نقل کر دیا ہے۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار مزین بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردد بکمال مسرور و ابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آں مہربان
نقل سند اصل مذبور را برائے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب جانشین
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند و اینکہ درباب وجمعی و طمانیت
خاطر آں مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آں مہربان نگاشتہ اند کہ انچہ
مکانات از وقت آباو اجداد آں مہربان مقرر است از ان

پشت پر

رحمت خان ۱۸ر جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقلِ فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول (۲۵) سنہ جلوس مطابق ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو نصیر الدولہ[1] بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱
ابوالنصر معین الدین سنہ احد
مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں

فرمان ابو النصر محمد معین الدین
اکبر شاہ بادشاہ غازی
(طغرا)

دریں زمان میمنت اقتران فرمان والا شان
واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

---

[1] یہ فرمان قابل دید ہے نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلا یا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹننٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے ان کا تعارف کرانا ضرور ہے مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں ۔ جب

بمقتضاے وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدویخاص
عقیدت و ارادت نشان کرنل جمیس اسکنر را[1] بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ بین الاعیان
والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز و ممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار
ووزرای ذو الاقتدار و امرای عالیمقدار و جمیع ارکان دربار جہاندار و حکام ممالک فدویخاص معزالیہ
را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز و مباہی
دانستہ انظار عنایت مابدولت و اقبال را باحوال فرخندہ آل بہادر معزالیہ یوماً فیوماً
متنزاید × و بی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست و پنجم از جلوس ابدمانوس
مقدس معلی زیب تحریر و زینت تسطیر پذیرفت ×

---

[1] ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کہ ملازمت سے سبکدوش ہوئے تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پیرون ہارس نامی رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۹ء میں آپ ہریانہ کے تصفیئے کے معاملہ میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لئے۔ (۱۸۱۴-۱۷ء) آپ کے رسالے کی نفری تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی ۱۸۳۱ء میں آپ مع اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ملاقات کا دربار ہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ جیمس گرجا میں دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.y.O لانسرز (سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب معظم نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,
Abu Nusur Moyeen-ooddeen
Mohummad Akber Shah Badshah Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by Dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William The Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Al-mighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One Thousand Eight Hundred and thirty seven. The late Sovereign by his many ex-cellent qualities, had greatly endear-ed himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

---

[۱] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو۔ ۱۲

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United King-dom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, niece of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information.

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe myself

Fort William — Your Majesty's sincere friend

11th September 1837 — Auckland

(ترجمہ) بحضور ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

میرے شاہی اور والا قدر دوست - اُن مراسلوں سے جو حال میں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوسناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوش اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوار رحمت میں طلب فرمالیا۔

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہی۔ حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈرینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض و تصرف میں آیا ہی جن کے بفضلِ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و حامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جا چکا ہی۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں ہیں نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہی۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your, Majesty's Waseega and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

peace of the city, and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide regarding it.

With sincere wishes of Your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت

خاتمة الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیال خام اور امر محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مرداں مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہر چہ بادا باد کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہے میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال بڑی چیز ہے۔ ع۔ شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست + میں نے ہمت نہ ہاری۔ شعر

مشکلے نیست کہ آساں نشود مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرو ھفتا رہا۔ جاگتے سوتے، سفر وحضر میں یہی خیال پیش نظر تھا

در حقیقت سعی است کلید در روزی شیر از کشش طفل زپستاں بدرآید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آگیا۔ آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

ایک سے دو اور دو سے چار دہلم جرا دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔

ذرہ ذرہ بہم شود صحرا قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دور آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب سلطان غیاث الدین بلبن

اور ہمایوں بادشاہ کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمت غیر مترقبہ سمجھکر بڑے اہتمام سے جمع کیا۔ آمادہ گشتہ ام دگرانیک نظارہ را ٭ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔

تاریخ ہانکے پکارے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیاپے شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم بامسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیئے باعث فخر و مباہات تھا۔ قیس سا بھی نہ اُٹھا کوئی بنی عامر میں ٭ فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی شخص دوسرے بادشاہ جیسے جہانگیر شاہجہاں اورنگ زیب۔

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیئے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہوگئے۔

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔

فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا۔

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے منظر ہرزہ عل

کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیئے ع وہ بات کوہ کن کی گئی کوہ کن کے ساتھ۔

خدا نے جس حال میں رکھا ہے وہ بھی بسا غنیمت اور قابل شکر ہے۔ وہ زمانہ بے شک فارغ البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہے دورِ انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالیٰ کی خاص نعمت ہے ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہے جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں [1] شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعتراف احسان مندی میں کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس　　ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آ جائے گی۔ ؎

شیریں تر از حکایتِ ما نیست قصۂ　　تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان **سینو مٹو گراف** کا سا نظارہ دکھایا ہے۔ آپ برامی العین بادشاہوں کی زندۂ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہے کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین اور فرامین کے فوٹوؤں سے مالا مال ہو۔ مگر ع۔ زر می طلبی سخن دریں ست ✤ بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون ؟ بر بنیم مَالَا یُدرَکُ کُلُّہٗ لَا یُترَکُ کُلُّہٗ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔

آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ ہی گئی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ سان گمان ایک دم فضل و کرم اتم کی ایسی رو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہے کہ منہ مانگی مراد ملی ؎ بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے ✤ وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہے ✤ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشایخ سیرم ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب لوی رضا اسد خان صاحب رئیس رام لوا نے بھیجے جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیل دار ششنز رئیس دہلی نے مجھے تجسس اور جو یا اور طلبگار پا کر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب (Loan Exhibition of Ant

[1] اگر (کوئی چیز) ساری نہ ملے تو (خیر تھوڑی ہی سہی) اس کو سارے کا سارا چھوڑا بھی نہیں جاتا ۱۲۔

Coronation Durbar 1911 (Antiquities دہلی) یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ مغل
میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا" اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ؎ کام بگڑنے کا نہیں ای دل
ناداں کوئی ✢ خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی ✢ اگر اور تگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہونچ گئی ہے۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہے اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ؎ افسانۂ یارانِ کہن خواندم و رفتم ✢ دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم ✢
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہے ؎ یارے کہ بدست آمد و سر باخت بہ یارے ✢ واندر ہمہ
عالم بقدم بود و قلم بود ✢ اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا کہ ؎ رسم است کہ مالکانِ تحریر ✢ آزاد کنند بندۂ پیر
پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ با کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے تیر ہوں، کچھ تو شغلہ چاہیئے ؎
مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو ✢ ایک گونہ بیخودی مجھے ہر آن چاہیئے۔ اب اسی شغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہے اور شام کدھر ؎ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ✢ عمر یونہیں تمام ہوتی ہے۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا شغلہ ہوگا ؏ بریں می زیم بر ہمیں بگذرم ✢ ؎
رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق ✢ اولاد سے رہی تو ہی دو پشت چار پشت

دہلی جمادی الثانیہ / جنوری سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء میری قدر کر ای زمین سخن / تجھے بات میں آسماں کر دیا حررہ خاکسار حقیر بشیر

بدین مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد	ای تکیہ دار تن و جانِ تو اللہ الصمد
لم یلد یارت و لم یولد ہمہ جا دستگیر	دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں منتشکل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانۂ شاہان اولو العزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیئے اگر مناسب موقع و محل ہے تو لامحالہ ایسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہے جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ؏ قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری ✢ ہر کس و ناکس ما و شما
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشئ فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظر غائر چوطرف دوڑائی ہر میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ؎ ارباب کمال چل بسے سب ✢ سو میں کوئی ایک رہ رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہے۔ ہر پھر کر مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود باجود ملجا و ماوائے بیکساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہانِ سلف

کی جیتی جاگتی باعث و فخر و ناز بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار ہی اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین
مغلیہ کا نام نامی اور اسم گرامی چار دانگ عالم میں مثل آفتاب روشن و پرتوفگن ہی وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و
برکات لاتتناہی ذات اقدس اعلی حضور پرنور بندگان عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و
جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصف جاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہ دکن خلد اللہ ملکہ و
سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ کی ہی۔ ذات اقدس و ہمایوں کے اس علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ
اور کون ہی؟ ؎ خاصان حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو + مثل نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔
اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلی سے خصوصیت خاص ہی۔ وہ میرا آقا۔ میرا بادشاہ۔ میں ایک ونی بندۂ بارگاہ پشتینی نمک خوار
اور دیرینہ دعاگو میں نے جوش عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم
کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہی کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و
قبولیت کو پونہچی۔ خلوص نیت کا ثمرہ ملا۔ شرف منظوری اور خلعت قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا ؎
حاتم کا کرم بخل ہی فیض و کرم ایسا + گردوں کا حشم پست ہی جاہ و حشم ایسا + زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان
عطوفت نشان کا شکریہ بیچ میرز کیوں کرادا کرسکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہی منہ مانگی مراد پائی
آرزوئے دیرینہ باحسن الوجوہ برآئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدر فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہی تبرکاً بجنسہ ذیل میں
درج ہی۔ میرے نزدیک اس کتاب کے لیے خاص کر اور میرے لیے بالعموم یہ موقع بڑے فخر کا ہی وکفی بہ فخراً۔ اس کتاب کے لیے اس سے
بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہوسکتی۔ یہ کتاب جس بحر ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پونہچی۔ یہ اس کے لیے بڑی فال نیک ہی۔
؎ سالے کہ نکوست از بہارش پیداست + خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمی بادشاہ ذی جاہ کو دیرگاہ ہمارے سروں پر
سایہ فگن اور سلطنت دکن پر باخیر و خوبی خوشی واقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

نقلِ فرمان

رنگک کوٹھی — اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

یکم ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ — مہر طلائی میں سب کے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہی مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہی۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad
Deccan

مہر کے بیچ میں ہی دفتر پیشی صدرالمہام حضور پرنور خلد اللہ ملکہٗ

بخدمت شریف جناب مولوی بشیرالدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقدار (مقیم دہلی)

فرامین سلاطین مغلیہ و عادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام فرامین سلاطین "اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۵ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہو اُس کے متعلق حکم اقدس شرف صدور پایا ہی کہ اسکی آپ کو اجازت دی جاتی ہے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کر سکتے ہیں۔

شرح دستخط احمد حسین امین جنگ

خطِ تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

صدر المہام پیشی

وارث الادب مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو لٹریچر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کیے ہیں، یقیناً آپ اُن کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف **فرامین سلاطین** ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت **حضورِ نظام** کی علم نوازی بھی قابل شکر گزاری ہے کہ انھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ **سلطان العلوم** ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے مغل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو **حسن نظامی**

---

۵۱ جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو **وارث الادب** سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں ۵۲ یعنی جناب شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ **نذیر احمد** صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی او ال۔ مرحوم و مغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے ۵

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیئے جیئے جیتا ہو وہ جو مر چکا انسان کے لیئے۔ ۱۲

(تمام شد)

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

1st Edition. 1,000 Copies.

Price without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

" with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

" " Bound " 14.

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
۲۲	رسم الخط۔ املا نویسی کے قواعد لڑکوں کے لیے بہت ضروری تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۳۲	۶ر	۳ر
۲۳	مبادی الحکمۃ سلیس اردو میں عربی منطق کے قواعد تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۳۲	عہ ر	۴ر
۲۴	ما یغنیک فی الصرف صرف نحو کی بہترین گرامر اردو میں تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۶۸	۱۳ر	۴ر
۲۵	لکچروں کا مجموعہ دو جلدوں میں تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۱۹		

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	(۴۴) لکچر ہیں دونوں جلد	۸ر	۱۴ر
۲۶	مطالب القرآن۔ قرآن شریف کی تفسیر کا پہلا حصہ جتنا لکھا جا چکا تھا چھاپ دیا گیا۔ تقطیع ۲۲×۲۹ صفحہ ۱۴۸	۸ر	۵ر
۲۷	امہات الامہ ازواج مطہرات کے حالات (زیر طبع)	۸ر	۵ر

مجھ ناچیز کی تصانیف

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
۱	اقبال دلہن حسن معاشرت اصلاح معیشت مجلد ۱۰ر مجلد ۱۰ر مجلد ۱۰ر تحفۂ جگر دو حصے، فغان اشرف — یہ پانچوں کتابیں مجلد ۱۱ر ۵ر ۱۸×۲۲ تقطیع کی ہیں مراۃ العروس کے طرز کی ہر عمر کی عورتوں کے لیے از بس مفید ہیں نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ پر گورنمنٹ سے انعام بھی ملا ہے		
	تعلیم نیک کرداری کی کتابیں۔ حرز طفلاں بچوں کے لیے	عہ ر	۴ر
	نشاط عمر جوانوں کے لیے	۸ر	۵ر
	عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے لیے	عہ ر	۴ر
	شمع ہدایت سب کے لیے	۱۲ر	۵ر
	بچیوں سے دو دو باتیں لڑکیوں کے لیے	عہ ر	۴ر
	مثنوی درد دل سچا اور دردناک واقعہ	۸ر	۳ر
	عزم بالجزم۔ استقامت ارادہ پر ایک دلچسپ قصہ	۴ر	۳ر
	دیوان بشیر۔ مع مصنف کے فوٹو اور (۲۲۳) دلچسپ نظموں کے مجلد	۸ر	۵ر
	انشائے بشیر جس میں نہایت بکار آمد نثر و خطابیں عورتوں کے لیے مجلد	۱۲ر	۸ر

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	تاریخ بیجاپور دکن کی مکمل تاریخ مع (۶) فوٹو ۳ حصے مجلد عـہ ر	عـہ ر	۸ر
	تاریخ دہلی۔ تین حصے۔ قدیم زمانے سے آج تک کی تاریخ قابل دید فوٹو (۹) عمارتوں کے قلمی نقشے (۲۰۹) مجلد	صـہ	۸ر
	لطائف عجیبہ۔ تین حصوں میں فی حصہ	عہ ر	۵ر
	حکایات لطیفہ تین حصوں میں فی حصہ	عہ ر	
	مختال الامثال (زیر طبع) محاورات مثلوں۔ پہیلیوں چیستانوں۔ دوہوں کی نہایت مشرح مبسوط لغت دو جلدوں میں تخمینی قیمت مجلد عـہ ر	عـہ ر	
	لطائف عجیبہ اور حکایات لطیفہ کا اگر پورا سٹ لیں تو قیمت میں فی سٹ چھ آنے کی رعایت کی جائے گی۔		

نوٹ

جلدیں بہت خوبصورت اور نفیس سنہری چھپے کی ہیں۔

ملنے کا پتہ

بشیر الدین احمد تعلقہ دار کھاری باؤلی دہلی